

5.2.01











چونکہ بعد از وفات کا میرزا محمد حسن شیرازی اعلیٰ اللہ تعالیٰ رحمہ اللہ اکثر خواص عراق  
و عجم مسائل تقلید یہ میں سرکار شریعت مدار حجتہ الاسلام فقہ الفقہاء الامام  
جناب لکھنؤ حاجی میرزا محمد حسین طہرانی النجفی نظام الدین و الامام حاجی  
میرزا خلیل موسیٰ اور بعض مومنین اہل ہند نے سرکار موصوف  
سے خواہش کی کہ اس سالہ کو جسکو بعض مومنین نے موافق رائے سرکار  
مذرا و شیرازی مرحوم کے منجبت کیا تھا موافق اپنی رائے شریف  
کے قابل عمل فرمادین لہذا سرکار موصوف نے اس حقیقہ کو امر فرمایا کہ اس  
سالہ کو موافق رائے شریف سرکار موصوف کے اردو و لہجہ سے سالہ  
باحواشی مطابق رائے شریف جناب موصوف کے ذریعہ واضح رہے کہ  
رائے سرکار موصوف کی یہ ہے کہ جن مسائل میں تقلید کسی تہذیب یا جماعت  
کے کر چکا ہو یعنی جن مسائل کو بقصد عمل اخذ کیا ہو بعد مرنے اس  
تہذیب کے ہیں بنسبت او نہ ہیں مسائل کے اوسے کی تقلید پر باقی متنا  
حرمہ اقل الطلبة السید کلب باقر الہندی و فقہ  
المراضیہ و جعل غنیمتہ فیہ

میزرا حلیل

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والتمسوا على خير خلقه محمد المصطفى  
شبه الانبياء وخاتم المرسلين على وصيه سلى الميرضى  
امير المؤمنين وعترته الماهرين الى يوم الدين اما بعد  
پس مخفی نہ ہے کہ ہر تکلف پر علم سائل دین و احکام رب العالمین واجب لازم ہے  
غرض خلق عالم است عبادت خدا ہے اور عبادت بدون معرفت احکام دین و علم  
سائل شرع بسبیل پر نہیں سکتی پس ضروری کہ عمل سید کا اجتہاد ہو یا بتقلید  
یا اجتہاد اور علم سائل اجتہاد واسطی عامۃ سونین اور اکثر سکلین کے  
ممکن نہیں اور جاننا تھا اجتہاد کا تصحیح اکثر محققین کا مجتہد ہے اور ہر شخص  
عوام سونین سے اسکی لیاقت نہیں کہتا پس حق میں اکثر سونین کے سوا تقلید کے  
کوئی طریقہ عمل کا باقی نہ رہا اور سلسلہ تقلید میں اختلاف ہو کر آیا تقلید پر مجتہد کی  
کافی ہے یا ضرور ہے کہ جو شخص ضرور مجتہد میں تو عالم و انصل ہو اسکی تقلید  
لازم ہے اکثر محققین نے تقلید علم کو واجب جانا ہے اور یہی موجب لائق باجتہاد  
ہے اور اس زانی میں بشہادت ثقات و عدل سونین حکم شریعت استفاضہ علی ہر حق

[illegible]

میں علم و اکل ذات کلی صفات تمام عالی مقام قدوة العلماء الاعلام اسوة الفقہاء الکرام  
نخبۃ الجمعۃ من الفقہاء فقیہ البیت علیہم الصلوٰۃ والسلام ناشر شرائع الاسلام ناشر  
خیر الانام العالم العالم الفقیہ کا اعلیٰ العرع الصحاح الموثق کتب الحاج جناب میرزا  
حسن شیرازی دام ظلہ العالی بدوام الایام والالیالی میں ثابت و مستحق ہر اور و جناب  
کے فتاویٰ و احکام شہرہ نام اور عقیدہ علیہ خاص عام میں اور بلاد ہند میں چند سالہ مفت  
فتاویٰ بنجاموں کو مستعد ہیں لہذا حقیر اپنا حقیر نے نظر بافتادہ مونسین ہر سال احکام  
طہارت و صلوٰۃ و ہوم میں کتبہ سے موافق فتاویٰ جناب ہر خصوصے منتخب کیا گیا ہے اور جا بجا  
رسالہ عربی سببی بحاجۃ العباد ذکر کردہ بھی موافق فتاویٰ جناب ممدوح الاتقاب ہے  
کچھ مضامین اس پر زیادہ کئے گئے ہیں چھپوایا تاکہ نفع او سکام اور فائدہ عام ہو اسید  
خداوند عالم سر بہرہ مونسین کو توفیق علی اس سالہ ہو اور یہ کہ میں بھی اخل نو اب و احسن  
یوم احسن ہو و اللہ العلی و العزیز مقصد اول بیان مسائل طہارت میں اور مفسرین  
نئی بحث میں بحث پہلے بیان مسائل و فتاویٰ و فصل اول میں ہر اور اس بحث میں تین باب  
میں باب اول احکام و ضوابط اور یہاں تک کہ فصل پر فصل اول واجب  
و فتاویٰ اسطر نماز ذکر اور فتاویٰ واجب کے اور بحث میں دو کو شرط یعنی نماز و فتاویٰ  
صنیم ہر بلکہ نماز سنت میں بھی فتاویٰ شرط اور اس بطرح و فتاویٰ واجب ہر اسطر جو شرط  
قرآن کہ اگر چہ نماز و قرآن کا مکلف ہر مذکر و غیر مذکر و انہما ہو و اگر نہ واجب ہو گا اگر نہ و منو  
کہ جنات قرآن مطلقاً حرام ہر فصل دوم و فتاویٰ باطل کرنا ہر اول غائب و رتاج خود  
سنگین آواز ہو یا نہ ہو اور فتاویٰ ایسا کہ دیکھ کر اور سے خود ہو جائے اور جنوں اور  
اور فتاویٰ اور طہرہ جو قبل استبراء وقت استبراء آوے اور بول ہو یا و سکا شکوہ  
پیشاب میں اور طہرہ کرانے میں بہت فاصلہ ہو یا نہ ہو اور اسکا فقہاء و کثیرہ و کثیرہ  
اور غیر و نفاس و سبب و جنابت پس بعد ہر ایک کے ان اور میں و فتاویٰ واجب ہو جائے

میں کتبہ میں اسکا شکوہ  
میں کتبہ میں اسکا شکوہ  
میں کتبہ میں اسکا شکوہ



کون سی کو چھینا اور اس طرح جینے پاپ اور طرف کر نیوالی براہ کی ہر مثل کٹی کر اور ردی  
 اوگیا ہوا اور کٹی اور سناہ چلا اور بال اور کہاں اور کف دست غیر کہ طہارت اس کے  
 با شرا طہانہ کدہ ہو سکتی ہے البتہ جائز ہیں ہر طہارت کرنا ساتھ اس چیز کے جو ملک غیر ہو بدو  
 اذن بالک کی ساتھ اور یہ کے حکم استعمال مقرر ہو اگرچہ سو اور کونی چیز ممکن ہو  
 اور ساتھ شہر نجس کے اور اس کے اور سرگین اور ہڈی اور جو چیز واجب التعمیم ہوں جنک  
 پاک اور در قرآن و عادت طہارت نہیں حاصل ہوتی استعمال سے نجس کے حتماً اور  
 اس طرح ہر اس میں اس کے اس کے ذکر کئی گئیں میں علی الاحوط اور مستحب ہے  
 زنا بول اور غیر اوسطا بہرہ بیکہ بیخ ذکر کمین مرتبہ سوتے پیر دمان سے شفق تک  
 میں تہ سوتے اس طرح طہانہ پچھو کہی اور کلوٹھا اوپر کرا اور زور کو دیا اور  
 کو طہانہ حشفہ کے کینچروں راتین تہ پورے پس مجموعہ افعال اسبیر ہو تے ہیں جتنی  
 سونا خرچ غلطی اصل میں اور تین مرتبہ اصل ذکر سے حشفہ پیر دمان کی ہر عرض میں  
 اس کے مرتبہ پچھو طہانہ و باہمی اور تین مرتبہ پچھو حشفہ کا اور زنا یا استبراکا یہ ہر جو  
 فطرہ مشتبہ بہ بول اور اس طرح ہوگا اور وسطی وضو ہوگا اور مرتبہ استبراک  
 اس کے حکم میں گناہت و زنا ہو اور کثرت حرکت یہاں تک کہ یقین ہو اس کا کفر  
 اور بول کا یقین نہ رہا و استبراک سے سو تو نہ کر نہیں ہے لیکن طہانہ مشتبہ یہاں پاک ہے  
 یہاں سے اس کے خارج ہو و فصل پہلے بیان حقیقت وضو میں اجزاء  
 وضو میں ہونا ضروری ہے چنانچہ اس کے تمام بات میں کہ تاکہ آخر تک طول میں اور  
 جس میں انگوٹھی اور بیچ کی اونٹنی میں آجا عرض میں اور نہ ہا تو نہ کا کہی سے اوگلیوں  
 کے سے تک اور ہونے میں ہونے کے کچھ یا ہر طرف سے تاکہ یقین تمام واجب کے وہو جانکا  
 اصل ہو جاو وضو وضو میں کیونکہ معرفت ہر عرض کے تحقیق نہایت مشکل ہے خصوصاً  
 واسطی عوام کے اور ہونے تاکہ یہ بھی چاک کہنی کے کچھ اور سو دھوا اسی عرض سے اور

یہاں حقیقت وضو میں  
 وضو میں ہونا ضروری ہے  
 چنانچہ اس کے تمام بات میں  
 کہ تاکہ آخر تک طول میں  
 اور جس میں انگوٹھی اور بیچ  
 کی اونٹنی میں آجا عرض میں  
 اور نہ ہا تو نہ کا کہی سے  
 اوگلیوں کے سے تک اور ہونے  
 میں ہونے کے کچھ یا ہر طرف  
 سے تاکہ یقین تمام واجب کے  
 وہو جانکا اصل ہو جاو وضو  
 وضو میں کیونکہ معرفت ہر  
 عرض کے تحقیق نہایت مشکل  
 ہے خصوصاً واسطی عوام کے  
 اور ہونے تاکہ یہ بھی چاک  
 کہنی کے کچھ اور سو دھوا  
 اسی عرض سے اور



اور بائیں ہاتھ کے ترقی کو بائیں پاؤں کا اور کس امتیاز کو ترقی کو اور بائیں نہیں لینا چاہیے  
 و اس طرح کہ باقی اعضا و عضو سر اگر ترقی ہاتھ میں باقی ہوں تو اس سے قدامت و اہمیت کی وجہ سے  
 ہولی ہو اور اگر ترقی ہاتھ کی خشک ہوئی رہے دینے میں لینا پانچا اور اعضا اس کے جوقہ و اہمیت کی  
 ہوئی ہو اور اس کے باقی اگر سر کے اس سے ترقی ہو بھی جائے اس کا شکل ہے اور احوال ہے کہ منہ کے  
 میں گدائی ہو تو اور اعضا سر کے اور احوال ہے کہ ترقی ہاتھ میں خشک ہو اگر دوسرے ہاتھ میں  
 ترقی ہاتھ کی محل سے ترقی ہو جاوے اور اگر ترقی ہو تو ترقی ہاتھ کے مقام سے کہ سر کے بائیں  
 اور ضابطہ نہیں ہے کہ ہاتھ میں ترقی زیادہ ہو یا نہ کہ اگر بائیں محل سے ترقی ہو  
 ترقی کو پہلے نہیں ترقی ہو گا نہ ترقی ہو گی نہ اور بائیں میں ترقی کرنا جلد پر بلکہ کافی ہو گا  
 پر ہی لکن اگر بل کے ہونے میں قدامت محل سے کہ بائیں یا دوسرے ہاتھ میں ترقی  
 اور جتنی محل سے کہ اندر میں اور ترقی کر سکتا ہے اور شرط ہے سر میں نہ ہونا حاصل کا اگر مقام  
 ترقی ہو تو ترقی ترقی اعضا و عضو میں وضو واجب ہو خواہ سنت اضطراری وضو  
 ہو مثل جب جبر کر یا اختیار یا عالم ہو وضو کرنا الا یا ناسی اور مراد ترقی ہے سر کے سر  
 سو نہ ترقی بعد اس کے دینا ہاتھ بعد اس کے بائیں ہاتھ بعد از ان سر کا سر کرے  
 بعد اس کے دوسرے ہاتھ کا بعد اس کے بائیں سر کا اور اگر سر پہلے اس ترقی کے واقع ہو تو  
 جس مقام سے خلاف ترتیب ہو اور وہاں سے ترقی دوبارہ کرے اگر اعضا خشک نہ ہوئی ہو  
 والا از سر نو کرے یا جو ترقی حروف و آلات کے درمیان اعضا و عضو کے ترقی ہو اور بعد اس کے  
 وضو باطل ہے اور مراد و آلات سے پہلے ہر ایک اعضا کے وضو کے دوسری وضو کو توڑ دے  
 بعد تاخیر ترقی کے اگر ترقی ہو جائے کہ اعضا و عضو ترقی ہو جائے یا سر کے ترقی شروع  
 کرے یا اگر ترقی ہو جائے تاخیر کرے کہ جتنی تاخیر میں اعتدال افضل ہے اعتدال  
 سابق خشک ہو جائے میں خلا یہ ہے کہ سوالات میں اعتبار ترقی و زمان تاخیر کا ہے  
 ترقی و زمان تاخیر کا اعتبار ترقی میں ہے کہ اعضا و عضو ترقی کر دی جائے کہ

[illegible]

مجلس ۱۰۰

پیشانی

جی جی کر خفا خفا: از بزرگ ابیہ



بمقدور نہ ہو تو غصہ میں خلل نہ ہوگا اگرچہ طرہ رعایت بقا طرہ ہے جیسا کہ از سر نو  
وضو کرنا احوط ہے دعوہ ترکیکہ دھونے میں ایک عضو کے ماقبل اسکا خشک ہو جاوے  
اگر ماقبل کا قبل نہ ہو اور میرا حقیقہ ترک کیا ورنہ احوط یہ ہے کہ وضو از سر نو کرے اور وضو  
بہی کہ جیت تری باقی ہو سب کثرت آب وضو با احوط ہوتی ہو اگر تاخیر نہ دے بار نہ کرے  
ہو جاوے لکن اگر اعضا خشک ہو جائیں سبب از احوط ادا ہو یا حذر ہے کہ نہ تاخیر نہ دے  
نہ ہونی تو از سر نو وضو کرنا لازم نہیں اگرچہ احوط ہے چہرہ شرط مباشرت ہی یعنی مکلف کا وضو  
کرنا بدون شرکت غیر کے حالت اختیار میں اور اس میں طہاں اور طہاں از ناسی و غافل  
وضو اور غسل از تیمم و دھونا اور مسح کرنا سب برابر ہیں پس ہر گاہ دوسرے کی شرکت ہی تمام  
طہر ہو تو یا بعض کو عمل میں لاو یا دوسرے شخص وضو کرے یا بعض افعال او کو رد کرے یا نہ کرے  
بلکہ اگر وضو نہ ہو اکیلے نیت میں شرکت کرنا غیر کا داخل ہو تو بھی وضو باطل ہے اگرچہ اتفاق شرکت  
نہ ہی ہو ستائون شرط مطلق ہونا یا نیکیا باین معنی کہ عرفا او کو کو پانی کہنا بدلتی کہ ہی  
صحیح ہو نہ یہ کہ بقید او کو پانی کہنا صحیح ہو اور فرق نہیں ہے اس حکم میں آب شور و شیرین  
آب برف و آب دیا و بارش میں بلکہ اگر کوئی چیز اور بھی پانی میں ملجا و جب تک اطلاق باقی  
رہے یعنی بلا قید پانی کہنا صحیح ہو نہ نہیں ہر آہوین شرط اگر آب وضو پاک ہو اور مستعمل از الاستی  
میں نہ ہو اور بلکہ احوط یہ ہے کہ رفع حدث اکبر یعنی غسل میں بھی مستعمل نہ ہو اور پس اگر وضو آب  
نجس سے کرے اعادہ کرنا لازم ہوگا بلکہ اگر بقصد تشریح کرے تو گنہگار ہوگا اور فرق  
ہائیں ہر مطلق ہو نہیں وضو کہ آب نجس و آب متعاسر در میان اس امر کے کہ مطلق ہو یا نہ  
یا مطلق ہو اور ہوں گے یا نہ ہوں گے یہ قول سنا کے باز جاننے کے مطلق ہو و قہین یا نہ  
کے تو بن شرط مباح ہونا یا نیکیا باین طور کہ پانی مباح الاصل ہو تو پانی کے یا مکلف وضو کرنا  
کہ ہو یا جائز ملک کی ہو خواہ اذن میرے یا قرآنی یا شاہد حال سے اور حوطہ شاہد حال  
یہ کہ جب یقین اجازت او سے حاصل ہو تب استعمال کریں لیکن خبریں جو واقعہ ہوں

نکات احتیاطی در وضو

در اجازت از کسی کی شرکت  
در وضو اگر کسی کی شرکت  
در وضو اگر کسی کی شرکت  
در وضو اگر کسی کی شرکت  
در وضو اگر کسی کی شرکت  
در وضو اگر کسی کی شرکت  
در وضو اگر کسی کی شرکت  
در وضو اگر کسی کی شرکت  
در وضو اگر کسی کی شرکت  
در وضو اگر کسی کی شرکت

اور ششوں میں ہوتی ہیں استعمال ذکر پانی کا جائز ہے جب تک کہ مالک کی کوہت ثابت نہ ہو اور احتمال ہونا اس بنا کا کہ مالکوں میں کوئی صغیر یا مجنون ہو منقطع ہوا اگر طحاوی وغیرہ صبیح اس طرح کہ احتیاطاً بالکل جائز ہو اور قابل قسمت اور قیمت ہے بہ سبب کہ غلطی ہو تو بھی جائز ہو تا صرف کا اوہیں محل اشکال ہے بلکہ حیات پر کرہ و جمل کرنے اجازت مالک کے وضو اس سے درست اگر شبہ ہو آسباج ساتھ غصی کے تو وضو اس سے صحیح نہیں ہے و ششوں میں غلطی ہو کر پانی کے استعمال میں ہوا جو وضو کا یا پیدا ہونے مرض کا یا زیادتی کا یا طول غرض کا یا تنگی وقت کا یا اپنی یا اپنے رفیق کے پیاس کا جسکے مفارقت سے ضرر متصور ہو چند وہ کا فر ہو یا ضرر متصور نہ ہو لکن وضو نفس مجتر ہو یعنی جسکا ہلاک کرنا حرام ہو یا کسی حیوان کے پیاس کا جس کے مرید ضرر ہو پس من ہر ایک صورت میں ان صورتوں میں اگر وضو کرے باطل ہو گا اور یہ شرط اور شرط سانی یعنی اباحہ اس وقت میں شرط ہے جب آگاہ ہو پس اگر آگاہ نہ ہو وضو باطل نہ ہو گا کیا یہ شرط ہے کہ جہاں وضو کیا جاوے جگہ صبح ہو غصی نہ ہو اور اس شرط میں اشکال ہے لکن توفیق کو موافق احتیاط ہی ان اگر وضو کے بعد غصیت مکان سے آگاہ ہو وضو بلا اشکال صحیح ہے مگر مالک کر ایذا وضو کرنا لے پر لازم ہے اگر عرفاً کرایہ ہوتا ہوا اور بے ہنوی کو آخا ہی کر ایذا ہوا جتنا کرایہ نفس کے مثل نقصات میں ہوتا ہے اور بعض علما نے یہ بھی شرط ثانی ہے کہ ظرف اور وہ جگہ جہاں پانی وضو کا کرے صبح ہو اور یہ احوط ہے اگر انحصار کسی طرف میں اور بھی جگہ میں نہ ہو اور اگر طرف آب وضو وہ جگہ پانی کرنے کی منحصر ہو غصی میں قیم میں ہے پس اگر وضو کرے گا وضو باطل ہو گا اگر وضو کرنا منوط ہو کرانے پانی کے زمین غصی ہو بلکہ اگر توقف نہ ہو بلکہ وضو کرنا بغیر کرنا ان میں جہاں پانی گرا ہے شمار کیا جاوے تو صحیح وضو باطل ہے بارہویں شرط یہ ہے کہ اعضا وضو طہر ہوں غماض سے پس اگر آگاہ پانی ڈالے اور طہری محل وضو

بجائز ہے کہ وضو کرے

بجائز ہے کہ وضو کرے

اور انالہ نجاست بھی کرے کافی نہ ہوگا اور اگر انالہ نجاست نہ کرے تو کافی نہ ہوگا  
 بدو جہاں الی ظاہر ہے اور شرط نہیں ہے صحت ضو میں طہارت غیر محل وضو کے اور لحد  
 یہ ہے کہ نہ کرے استنجہ قبل وضو کے فصل چہ شیعیان میں حکم جہاں کے  
 ہے اور جہاں وہ لکڑیاں ہیں جھوٹی ہوئی بڑی پر باندھی جاتی ہیں انھیں ہولہ اگر کسی  
 شخص کے بغیر اعضاء وضو میں نہم یا پتھر ہو مسئلہ زخم توار اور تھری کے اور زخم  
 پتھر کے اور مثل اس کے یا ٹوٹ گیا ہو اور اوپر اوپر ہو سکر جبیر اور بہا یا نہ ہو اور دھوڑے  
 اور مس کر نیسے اس کے مرنہ ہو اور ظاہر ہو یا نجس ہو لیکن پاک کرنا اس کا بدون ضرر  
 ممکن ہو خواہ آب سرد سے یا گرم سے اور آب گرم موجود ہو یا موجود  
 نہ ہو لیکن گرم کرنا ممکن ہو تو وہ صرف پرنہ ہو یا ہو لیکن قدر متعارف پر رکھنا ہو تو لازم ہے  
 کہ پاک کرے اور وضو کرے اور اگر وہ نہیں نہ ختم کے مرنہ ہو کافی ہے دھونا اور اگر  
 کھارو نہ کا جو صحیح میں اگر مسج کرنا خاص اس پر ممکن نہ ہو اور اگر ممکن ہو تو وی بہرہ  
 اس مسج کرنا اس پر لازم ہے بلکہ اگر مسج ممکن نہ ہو تو یہی احتیاطیہ ہے کہ زخم پر کوئی چیز  
 پاک رکھ کر اس پر مسج کرے اور یہ احتیاط ترک نہ ہوے اور یہی حکم ہے اور شیعی  
 کا جو ٹوٹ گئے ہو اور ان پتھر و نکا جبکہ اوپر بہا یا نہ ہو لیکن بصورت امکان مسج  
 جراحہ کے اور اس طرح اس صورت میں کہ کوئی اور چیز ظاہر جراحہ پر رکھ کر  
 مسج اس چیز کا ممکن ہو یا ہو یا نہ ہو کہ کرنا تیمم کا اور اگر بعض مقامات میں نہ ہو  
 کی جبیر ہو اور ممکن ہو پانی پہنچا یا اس طہارت کو جو بھی جبیر کے خواہ جبیر اوٹھ کے  
 اور نہ خواہ مکرر پانی ڈالنے سے یا پانی میں وضو ہو و فستق ڈوبنے سے اس طرح سے کہ پانی  
 پہنچے تک پہنچ جاوے اور جلد دھوئی جاوے ان سب صورتوں میں پانی پہنچا یا طہارت  
 جس طرح جائز و واجب ہے لکن جو طہارت ہے کہ اگر جبیر کا اوٹھنا ممکن ہو اوٹھا کر  
 ماتحت اوٹھا دھو یا جاوے اور اگر ممکن نہ ہو تو مکرر پانی ڈالیں یا عضو کو بائیں دھوئیں

۱۰  
 سید محمد نجف  
 صاحب

سید محمد نجف  
 صاحب

تاکہ وہ جو کچھ اور اگر ممکن نہ ہو ہونا جلد کا مسح کرین اور پھر حیر کے اور جیکہ حیرہ مقام  
 مسح میں ہو پس اگر حیرہ تمام محل پر نہ ہو بلکہ اتنی جگہ کہ پانی ہو سکے اور مسح کرنا کافی ہو کتنفا  
 یزین اس کو مسح ملے اور اگر تمام مقام مسح پر حیرہ ہو پس اگر ممکن ہو اور ٹھانا حیرہ کا اس  
 غدار جو کتنی مسح واجب میں ہو سکتی ہے اور ہٹانا واجب ہو گا اور اگر ممکن نہ ہو مسح  
 کرے حیرہ ہر ایک اگر ممکن ہو ہو پھر پانی یا نیکی حیرہ کے اور ضرر نہ ہو اور تمام پاک  
 ہو واجب ہے مگر رانی و الناب حیرہ پر پانی ٹپک کر پانی تمام مسح پر ہو پھر حیرہ یا پانی میں  
 ڈبوے اس طور کہ جلد تک پہنچ جائے اور احوط اس صورت میں حیرہ کے حیرہ کے  
 اوپر ہی مسح کرے اور پھر حیرہ کے پانی ہو چکا ہو دن قصد ہونے تک اور تمام مسح  
 کا حیرہ میں اگر پاک ہو نہ پاک کرے اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہ ہو واجب ہے  
 تیمم اور کتنا تیمم ہر نہ کرے بلکہ تیمم بھی کرے اور حیرہ ہر کوئی چیز پاک رکھ کے  
 اس چیز پر مسح بھی کرے اور فرق نہیں ہے اس امر میں کہ حیرہ بعض عضو پر  
 یا تمام عضو پر بلکہ جمیع اعضاء پر لیکن ہر صورتیکہ حیرہ تمام عضو پر ہو احوط جمیع درمیان  
 وضو اور تیمم کے ہو اور اسے طرح فرق نہیں ہے اس امر میں کہ پانی حیرہ کے پاک ہو یا  
 نجس اور نہ اس میں کہ جراحت خود اس شخص کے قصور سے ہو یا نہ اور حکم جیائے میں ہیں  
 وہ پٹیاں جو زخموں پر اور چوڑوں پر باندھے جاتی ہیں اور دوائیں جو ان پر  
 لگائی جاتی ہیں اور جو چیز بدون حاجت کے بدن میں چسپائی گئی ہو اور وہ چیز  
 میں اس کے اذیت ہو تو احوط ایہ ہے کہ وضو کرے جس طور سے حیرہ میں کیا جائے  
 اور تیمم بھی کرے اور جیکہ مسح کر نہیں جلد پر ضرر ہو اور اس کو اور پھر رکھنے کو کوئی  
 چیز نہ ہو یا حیرہ اور مثل حیرہ پر مسح کر نہیں ضرر ہو اور سو یا حیرہ کے اور کوئی  
 حامل نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ سو یا محل ضرر کے باقی مواضع کو وضو کرے اور تیمم بھی کرے  
 اور اگر کسی عضو میں مواضع وضو سے سوائے ہمارے ہمارے اور ٹھٹھے جگہ ٹھٹھے

[illegible]



واجب ہو گا باب دوم سر بیان غسل میں ہے اور اس باب میں کئی فصلیں ہیں  
 فصل پہلی مروجیات غسل میں یعنی وہ امور کہ غسل واجب ہوتا ہے چہرہ میں  
 جنابت حیض نفاس استحاضہ چھوٹا میت کا اور ثبوت اور ہر ایک ان اغسال  
 میں سو غسل سیرت کے واجب ہوتا ہے واسطے نماز واجب کے اور شرط ہر صحت نماز  
 واجبی اور سنتی دونوں میں اور اس طرح واجب ہوتا اور شرط ہر طواف واجب  
 کے لئے اور کہیں واجب ہوتا دوستو میں بھی کہ جب چھوٹا حروف قرآن کا واجب ہو  
 واسطے اصلاح خطی کے مثلاً اس سبب کہ چھوٹا حروف قرآن کا مٹو تو طہارت پر  
 اور بدول طہارت کو حرام ہے اور اس طرح واجب ہوتا حیض و نفاس  
 واسطے تلاوت اون سوروں کے جن میں سجدہ واجب ہے خواہ تمام سورہ پڑھے خواہ  
 بعض آیات اور اس طرح واجب ہے واسطے داخل ہونے مسجد الحرام اور مسجد نبین  
 اور واسطے توقف کے باقی مساجد میں اور واسطے کہ کسی چیز کے مسجد میں نہ بیٹھ سکے  
 ہر ایک ان امور سے سبب نذر وغیرہ کے واجب ہوا اور استحاضہ حکم میں جنابت وغیرہ  
 نفاس کے ہر وجوب غسل میں واسطے امور مذکورہ کے بنا ہر احوط بلکہ شرط ہوتا ہے  
 خالی قوہ سہ نہیں ہے اور اس طرح واجب ہوتا غسل جنابت اور غسل حیض و نفاس  
 واسطے روزہ واجب کے مطلقاً لکن سوئے رمضان وقتاً رمضان کا اور روزہ  
 میں بنا ہر احوط حکم غسل استحاضہ واسطے روزہ کے مذکور ہو گا کتاب الصوم میں  
 اور شرط ہر غسل جنابت چہرہ میں جو حروف اسماء یعنی لفظ اللہ کے جگہ چھوٹا  
 جمیع اقسام اور اسما والہی اور لفظ اللہ کا جہاں نام غیر خدا میں ہو مانند علیہ السلام وغیرہ  
 اور اسما و انبیاء اور ائمہ السلام کا ہر غسل کے احوط ہے بلکہ اختیار کرنا غسل کا  
 روزہ نہیں ہے اور واجب ہو گیا ہر غسل یہی نذر ہے اور عہد سے اور قسم سے اور  
 واجب نہیں ہے کوئی غسل نفی بلکہ سبب نفی ہے

باب اول غسل میں  
 فصل اول مروجیات غسل میں

فصل اول مروجیات غسل میں  
 فصل اول مروجیات غسل میں

فصل اول مروجیات غسل میں  
 فصل اول مروجیات غسل میں

بیان حقیقت غسل میں واضح ہو کہ غسل تمام بدن دھونیکا اور بالوں کا دھونا واجب نہیں ہے اگرچہ حوطہ ہر ایک پر ڈھلے جو نرم بدن میں تھوہیں ہاؤنکو جو پورنا چھوڑا اور اگر سوچو دھونا جلد کا بالوں کے دھونے پر البتہ دھونا اور نکاح اس حالت میں ضروری اور کان کا اور موصفہ کا اور زناک کا اور ہلکونکا اور سوراخ احلیل کا اور نائند اسکر دھونا اندر ضروری نہیں ہے اور سیطیح ضروری نہیں دھونا اور سوراخ نکاح کان میں واسطے زیور کے جیسے جاتی ہیں اگر تھک ہوں کہ باطن اسکا دکھائی دیتا ہو لکن دھونا حوطہ ہی اور اگر باطن دکھائی دیتا ہو واجب ہو گا دھونا اور سیطیح سوراخ تنہوں کو اور یہی حکم ہناک کا اگر تھک جاوے اور چاہے کہ دھونا بد نکاح بار تمام ہو یا بہ ترتیب اور مراد ارتماس سے یہ ہے کہ نکاح بدن یکہ دفعہ محسب عرف کے پانچیں ڈوب جا یعنی عرف میں کہیں کہ دفعۃً تمام پانچیں ڈھلے اور ضروری نہیں ہے باہر دھونا تمام بدن کا پہلے سے بلکہ اگر انوکھ یا کمرنگ یا سیدہ تک پہلے سے پانچیں ہو تو بھی ضروری نہیں ہے لکن اسکو نکاح الدنیا بدن کا پانی سے بعد اسکی نیت کے غوطہ لگانا اور اگر کوئی جزو بدن جھوٹ جاوے کہ ہو یا نہ گیا ہو کٹنا ہی کہ ہو اور بعد پانی سے مکمل نہ معلوم ہو عاودہ کرنا چاہیے غسل کا اور مراد ترتیب سے ہے کہ پہلے سر گردن دھو و بعد ازاں داہنی طرف بعد اس کے بائیں طرف اور حوطہ ہی دھونا داہنی طرف لگ گردن کو ساتھ داہنی طرف بدن کے اور بائیں طرف گردن کا ساتھ بائیں طرف بدن کر اور فرق نہیں ہے ترتیب کے شرط نہیں در میان اور شخص کر جو سیدہ جاتا ہو اور اس شخص میں جو نہ جاتا ہو یا سہول کیا ہو واجب نہیں ہے ترتیب ہر ایک عضو کے اخیر میں اور حوطہ ہی دھونا نکاح اور عورت کا دھونا طرف اور بائیں طرف دونوں کے ساتھ اور دھوئیں سر گردن کے اور داہنی اور بائیں طرف کی ہر ایک میں تھوڑا تھوڑا حد سے زیادہ دھونا واجب ہے تاکہ یقین قندہ دھونا کے دھونا جائیگا حاصل ہو جاوے اسطورہ کہ کہہ بدن گردن کے ساتھ دھوے اور گردن کے

کے پانچیں ڈھلے اور ضروری نہیں ہے باہر دھونا تمام بدن کا پہلے سے بلکہ اگر انوکھ یا کمرنگ یا سیدہ تک پہلے سے پانچیں ہو تو بھی ضروری نہیں ہے لکن اسکو نکاح الدنیا

بدن کا پانی سے بعد اسکی نیت کے غوطہ لگانا اور اگر کوئی جزو بدن جھوٹ جاوے کہ ہو یا نہ گیا ہو کٹنا ہی کہ ہو اور بعد پانی سے مکمل نہ معلوم ہو عاودہ کرنا چاہیے غسل کا اور مراد ترتیب سے ہے کہ پہلے سر گردن دھو و بعد ازاں داہنی طرف بعد اس کے بائیں طرف اور حوطہ ہی دھونا داہنی طرف لگ گردن کو ساتھ داہنی طرف بدن کے اور بائیں طرف گردن کا ساتھ بائیں طرف بدن کر اور فرق نہیں ہے ترتیب کے شرط نہیں در میان اور شخص کر جو سیدہ جاتا ہو اور اس شخص میں جو نہ جاتا ہو یا سہول کیا ہو واجب نہیں ہے ترتیب ہر ایک عضو کے اخیر میں اور حوطہ ہی دھونا نکاح اور عورت کا دھونا

طرف اور بائیں طرف دونوں کے ساتھ اور دھوئیں سر گردن کے اور داہنی اور بائیں طرف کی ہر ایک میں تھوڑا تھوڑا حد سے زیادہ دھونا واجب ہے تاکہ یقین قندہ دھونا کے دھونا جائیگا حاصل ہو جاوے اسطورہ کہ کہہ بدن گردن کے ساتھ دھوے اور گردن کے

طرف بائیں طرف کر سائہ دھو اور کچھ دایہ طرف سے بائیں طرف کر سائہ دھو اور  
 اس طرح سے کچھ گروں کی جو بخاڑی دونوں طرفوں کو ہے چاہئے اوس طرف  
 میں داخل کرنی جاوے بلکہ طرف سے کچھ زیادہ داخل کرے اور سوا آٹھ غسل کرے  
 میں ضرور نہیں ہے لیکن غسل استحاضہ میں احوط سوا آٹھ ہے اگر مرض استحاضہ کا باقی ہو  
 الا یہ اشکال ہو آٹھ ضرور نہ ہوگی اور یہی حکم ہے مسلوں اور مسطون کا پس اگر کوئی  
 مقام نہ دھویا گیا ہو اور بعد غسل کے معلوم ہو تو از سر نو کرنا غسل کا ضرور نہ ہو بلکہ  
 فقط اوسی مقام کا دھو لینا کافی ہو گا لیکن اگر گزر گروں سے کوئی جرح پوٹ گیا ہو بعد  
 اوس کے دھونے کو دایہ طرف اور بائیں طرف کا دھونا ضرور ہے اور اگر دایہ طرف سے  
 چھوٹ گیا ہو تو بعد دھونے اوس جرح کے بائیں طرف کا دھونا ضرور ہے اور اگر  
 بائیں طرف سے چھوٹا ہو تو سوا اوس جرح کے جو دھویا نہیں گیا اور کسی جرح کا دھونا  
 ضرور نہیں ہے اور نیت نزدیک دھونے سے کرنا چاہئے اور اگر شک کرے  
 کسی عضو کو دھو نہیں بعض غسل کی کچھ اور بعض مال کرے اگر غسل تمام ہو چکا ہو اگر اس  
 جگہ سے جہاں غسل کیا ہے حرکت نہ کی ہو لیکن اگر شک جزا آخر میں ہو اور اسے شک  
 سے حرکت نہ کی ہو تو احوط یہ ہے کہ اگر اور کسی شغل میں مشغول نہ ہو اور غسل  
 کو مدت دراز نہ ہوئی ہو تو جو جرح شک کی کو دھو اور قبل تمام ہونے غسل کے شک ہو  
 کسی جرح میں تو اوس جرح کو دھوے اور اگر کثیر الشک ہو خیال نہ کرے خواہ مکان غسل  
 سے حرکت کرنے کو بعد شک ہو یا قبل اور مراد کثرت شک سے یہ ہے کہ عرف میں  
 اوس کو کثیر الشک کہیں اور مطلق ہونا یا نیکا اور صاب ہونا اور پاک ہونا اور پھر  
 کا بائیں ہونا یا کثرت اور بائیں رہنا نیت پر اثر ہوگا اور صاب اثر یعنی خود  
 تکلف کا حکم ان سب کا غسل میں دہی حکم ہے جو وضو میں اکٹا تھا پس اگر  
 ہو کہ خود غسل کرنا تو دوسرے کو شریک نہ کرے اور اگر نہ ہو کہ تو امانت کر دے

حکم استحاضہ  
 اگر کسی عورت کو  
 حیض یا نفاس ہو  
 تو اسے غسل کرنا  
 چاہئے اور اگر  
 شک ہو تو اسے  
 وضو کرنا چاہئے

۵۰

۲ اوس کا



فصل فی غسل

در غسل و طہارت و وضو و نماز و حج و عمرہ و غیرہ

مطلوبہ

شخص کے غسل کے جس طرح ہو کہ وضو میں گذرا افضل تیسری بار یا چوتھیں  
 چیزوں کے جسے غسل واجب ہوتا ہے اور اس غسل میں کسی مطلب میں مطلب  
 پہلا بیان جنابت میں جنابت دو طرح کی ہوتی ہے اول غول غنی ثانی  
 ہونا حشفہ کا قبل میں عورت کے یا دبڑ میں عورت یا مرد کے اور حاصل ہوتی ہے  
 جنابت اس سے دونوں کے لئے **مطلوبہ** دو قسم کا نکلا سنی کا مرد ہو یا عورت  
 سنوڑ میں نکلا یا جاگتہ میں یہ سبب جماع یا بے جماع باختیار یا بلا اختیار زیادہ ہو یا  
 کم اور حکم سنی میں مرد و عورت مشتبہ کہ بعد خروج سنی کے اور قبل منیاب کر شیکے  
 نکالے اور فقط حرکت کرنا سنی کا اپنی جگہ سے سو جب غسل نہیں کر سکتا یا نہ نکلاؤ  
 اگر شک ہو خروج سنی میں تو یہی غسل واجب نہ ہوگا اور اس طرح اگر خواب بیکو کہ  
 محکم ہو اور بعد جاگنے کے اثر اوسکانہ ہو غسل واجب ہوگا اور اگر عورت کے فرج سے  
 سنی مرد کی بعد غسل کے نکلی تو اس پر غسل دوبارہ واجب نہیں ہے اور اس طرح  
 اگر شک کرے کہ سنی مرد کی ساتھ سنی خود اس کی بھی نکلی یا نہیں بلکہ اگر ٹھنڈ  
 بھی اس بات کا حاصل ہو کہ سنی اس کی بھی ساتھ مرد کے سنی کے نکلی ہے تو یہی  
 غسل واجب ہوگا اور اس طرح اگر شک کرے سنی میں نہ آیا مرد کی جو یا خود  
 اس کی لازم نہیں ہے غسل بان اگر علم یقین بات کا ہوئے کہ سنی نکلا ہوگی  
 ہے یا مخلوط ہے مرد کے سنی کے ساتھ اعادہ غسل کا واجب ہے **مطلوبہ**  
 اگر غسل مس متیت میں ہو واجب ہو تا ہی غسل چھوئے سمرودہ کہ وہ مرد ہو تو  
 کے اور قبل پہلا سکر اور حکم متیت میں مرد نہ کر اجن انسان کا جس میں  
 بڑی ہو خواہ حیوان ہو زندہ ہے خواہ مرد ہو کر اور واجب ہونا غسل کا چھوئے  
 سے استخوان بڑگوشت کے فعل اشکال ہے اور غسل کرنا احوط ہے اور چھوئے  
 سے بالون کر واجب نہ ہونا غسل کا ظہر ہے اور اہل کے چھوئے نہیں وجوب

مطلوبہ

تیسرا باب

میں انکمال ہے مطلب **حجۃ** احکام ہوا میں ہر اور اس میں بھی ہیں  
 بحث اول بان غسل میں ہر اور اس میں دو فصلیں ہیں **فصل پہلی** پہلا باب  
 کا واجب کفائی ہے یعنی سب مکلفین پر واجب ہوتا اور ایک شخص کے گناہ اور  
 وجہ سابقہ ہو جاتا ہو اور تمام امور میت میں شوہر بہ نسبت اپنی زوجہ کے اولیت ہے  
 اور بعد شوہر کے اگر کنیز ہو مالک مقدم ہے غیر مالک ہر اور بعد مالک کے اقارب بلی ہوں  
 اور مقدم ہیں اجنبی ہر اگرچہ ہاشمی ہی ہو اور اگر غسل دیا جاو میت کو بلا اجازت  
 اولیاء کے غسل باطل ہے اور یہی حکم ہے نماز کا اور شرط ہے کہ غسل دینا اولائیت  
 کا شیعہ اثنا عشری ہو اور یہی شرط ہے کہ غسل دینا لامرد ہو اگر میت مرد ہو  
 عورت ہو اگر میت عورت ہو مگر شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کو اور عورت کو کائنات  
 برس کا اور مرد لڑکی تین برس کی اگر نہلا دی نہلائے نہیں ہر اور اس طرح اگر میت  
 محرم کو اور مرد عورت محرم کو نہلاؤ حالت فرودت میں ہو سکتا ہے اور غیر ضرورت  
 میں احوط ترک ہے بلکہ خالی رجمان سے نہیں ہے اور آقا کنیز کو نہلا سکتا ہے اور کنیز  
 احوط ترک ہے اور واجب ہے غسل دنیا میت مومن اثنا عشری کا اور حکم میت میں  
 سینہ اور وہ ٹکڑا جس میں سینہ ہو پس غسل دنیا اس کا واجب ہے بلکہ کفن دنیا او  
 نماز پڑھنا بھی واجب ہے اور واجب ہے غسل و کفن اور جنوہ اور سر کے کھینچ  
 پڑی ہو اور میت سے جدا ہوا ہو اور جو کلا زندہ سے جدا ہوا ہو او میں اور جو  
 بے گوشت میں احوط ہر اور محل چار مہینہ کا اگر ساقط ہووے ہر غسل و کفن اور غسل  
 اور دفن اس کا لکن نماز واجب ہے اور نہ سنت اور چار مہینہ سے کم کا اگر نہلا  
 ہے اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کرنا اور دور کرنا نجاست کا بدعت  
 سے قبل غسل کے اور چھپانا اس کی عورت کا نامحرم ہو واجب ہے اور واجب ہے  
 سو بقید کرنا میت کا حال اختصار میں اس طور سے کہ چپ اس کو نہلا دیں کہ نہلاوے

پہلی فصل میں  
 ہر اور اس میں  
 دو فصلیں ہیں  
 پہلی فصل  
 پہلا باب  
 کا واجب کفائی  
 ہے یعنی سب  
 مکلفین پر  
 واجب ہوتا  
 اور ایک شخص  
 کے گناہ اور  
 وجہ سابقہ  
 ہو جاتا ہو  
 اور تمام امور  
 میت میں شوہر  
 بہ نسبت اپنی  
 زوجہ کے اولیت  
 ہے اور بعد شوہر  
 کے اگر کنیز ہو  
 مالک مقدم ہے  
 غیر مالک ہر  
 اور بعد مالک  
 کے اقارب بلی  
 ہوں اور مقدم  
 ہیں اجنبی ہر  
 اگرچہ ہاشمی  
 ہی ہو اور اگر  
 غسل دیا جاو  
 میت کو بلا  
 اجازت اولیاء  
 کے غسل باطل  
 ہے اور یہی حکم  
 ہے نماز کا اور  
 شرط ہے کہ  
 غسل دینا  
 اولائیت کا  
 شیعہ اثنا عشری  
 ہو اور یہی  
 شرط ہے کہ  
 غسل دینا  
 لامرد ہو اگر  
 میت مرد ہو  
 عورت ہو اگر  
 میت عورت ہو  
 مگر شوہر زوجہ  
 کو اور زوجہ  
 شوہر کو اور  
 عورت کو کائنات  
 برس کا اور  
 مرد لڑکی تین  
 برس کی اگر  
 نہلا دی نہلائے  
 نہیں ہر اور  
 اس طرح اگر  
 میت محرم کو  
 اور مرد عورت  
 محرم کو نہلاؤ  
 حالت فرودت  
 میں ہو سکتا  
 ہے اور غیر  
 ضرورت میں  
 احوط ترک ہے  
 بلکہ خالی  
 رجمان سے  
 نہیں ہے اور  
 آقا کنیز کو  
 نہلا سکتا ہے  
 اور کنیز  
 احوط ترک ہے  
 اور واجب ہے  
 غسل دنیا میت  
 مومن اثنا عشری  
 کا اور حکم میت  
 میں سینہ اور  
 وہ ٹکڑا جس  
 میں سینہ ہو  
 پس غسل دنیا  
 اس کا واجب ہے  
 بلکہ کفن دنیا  
 او نماز پڑھنا  
 بھی واجب ہے  
 اور واجب ہے  
 غسل و کفن اور  
 جنوہ اور سر  
 کے کھینچ پڑی  
 ہو اور میت  
 سے جدا ہوا ہو  
 اور جو کلا زندہ  
 سے جدا ہوا ہو  
 او میں اور جو  
 بے گوشت میں  
 احوط ہر اور  
 محل چار مہینہ  
 کا اگر ساقط  
 ہووے ہر غسل  
 و کفن اور غسل  
 اور دفن اس کا  
 لکن نماز واجب  
 ہے اور نہ سنت  
 اور چار مہینہ  
 سے کم کا اگر  
 نہلا ہے اس کو  
 ایک کپڑے میں  
 لپیٹ کر دفن  
 کرنا اور دور  
 کرنا نجاست کا  
 بدعت سے قبل  
 غسل کے اور  
 چھپانا اس کی  
 عورت کا نامحرم  
 ہو واجب ہے  
 اور واجب ہے  
 سو بقید کرنا  
 میت کا حال  
 اختصار میں  
 اس طور سے  
 کہ چپ اس کو  
 نہلا دیں کہ  
 نہلاوے

میت میں  
 شوہر بہ نسبت  
 اپنی زوجہ کے  
 اولیت ہے

اگر میت  
 محرم کو  
 اور مرد عورت  
 محرم کو نہلاؤ  
 حالت فرودت  
 میں ہو سکتا  
 ہے

پیر قبلہ کی طرف ہو جاوین اور واجب ہر باقی رکھنا اور سکار و قبلہ تحقیق و کمال  
 ملک اور احوط تا دفرق ہر اور فرق نہیں ہر اس حکم میں درنیا مرد و عورت و بالغ  
 و نابالغ کے فصل دو سری کیفیت غسل میں واجب ہے غسل دنیا میت  
 کو پہلے آب سرد پر آب کافور سے پہر آب لعل سے اور فرق نہیں ہر اس حکم  
 میں در میان میت جناب اور حائض و غیرہ کا اور احوط ہر غسل دنیا میت کا  
 بطریق غسل ترتیبی اور طریقہ غسل کا بیان وہی ہے جو غسل جنابت میں گذرا اور  
 نیت تینوں غسلوں میں شرط ہے اور نیت ہر غسل کی نزدیک شروع و اسی غسل کے  
 کرے اور اگر آب سرد اور آب کافور اور آب خالص کوئی ایمن ہو جیسے پیر  
 تین تیمم و نیت بقصد قربت مطلقہ علی الاحوط اور اسید طرح اگر خوف ہو غسل  
 میں دوست یا کوشت میت کے جدا ہو جائیگا تو تیمم بقصد قربت مطلقہ کرنا  
 واجب ہے اور چاہے کہ تیمم دینے والا میت کا اپنے ماتہہ سے تیمم دے میت  
 کے ماتہہ سے اور اتوی یہ ہے کہ مکان غسل مباح ہو بحث دو سری بیان کیفیت  
 میں واجب ہے تکفین میت کی مرد ہو یا عورت یا خنثی یا خواجہ سہل میں یا چوہ  
 ایک کڑا ایک رنگ ایک ستر اصرے اور شرط ہے کہ مرتے میں کہ شانہ سے آدنی  
 نہ ہو بلکہ کٹے مانگے اور رنگ میں یہ شرط ہے کہ ناف سے زانو تک ہو اور ستر  
 میں یہ شرط ہے کہ دیت کے قدم سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندہ سکین اور  
 عرض تمام کہ ایک طرف دو کپڑا جاوے اور احوط یہ ہے کہ کہ نہ قدم ہو اور رنگ  
 سینہ سے قدم تک ہو لکن احوط اور اظہر یہ ہے کہ زائد مقدار واجب ہے بدین  
 عورت کے نہ بجاوے لکن اگر در نہ میں کوئی نابالغ ہو تو اس کے حصہ سے زائد  
 واجب ہے نہ لیون اور اگر قدرت تین پارچوں کی نہ ہو جتنا مقدور ہو چہر  
 انگشتا کرے خواہ ایک پارچہ ہو خواہ دو پارچہ ہوں بلکہ اگر مقدور نہ ہو مگر

ہر غسل  
 دنیا میت  
 کا

عشرت عورت اسے قدر واجب ہوگا اور کیفیت کفین یہ ہے کہ پہلو لٹکی باندھے  
 اوس کے اوپر کرتہ پہناوے اوس کے اوپر سے سر تا سری لپیٹے اور احوط یہ ہے  
 کہ ہر ایک پارچہ اثنا دینے کو کجاوہ کی تیج ہے چھپ جاد اور جائز نہیں ہے  
 کفن غصبی اور نجس اور کفن حیر محض اور پوست حیوان ماکول اللہم یا نہ ہو  
 اور تذکیہ مواہو یا نہ ہو اہو اور احوط یہ ہے کہ کفن نہ کریں اوس کپڑے میں کہ جو  
 بانوں سے بنا گیا ہو اگر مال ماکول اللہم سے ہوں اور اگر غیر ماکول اللہم سے ہوں  
 تو بنا بر شہور جائز نہ ہوگا اور کفن واجب دیا جاد کا اصل مال میت سے  
 اگرچہ میت قرضدار ہو مگر عورت کہ کفن اوس کا شوہر پر واجب ہے اگرچہ عورت  
 مالدار ہی ہو اور واجب ہے بعد غسل کے خوط کرنا اور خوط کے معنی یہ ہیں کہ کشت  
 عضو بر جن پر سجدہ ہوتا ہے کافور ملنا اور کافی ہے سسما مسح اور قبل غسل کے  
 خوط کرنا کافی نہیں ہے اور مرد اور عورت اور غشی اور خواجہ سرا درجہ اولیٰ و ثانی  
 سب کا خوط واجب ہے مگر جو شخص احرام میں مرا ہو اوس کا خوط کرنا نہیں جائز  
 ہے اور غسل ہی آب کافور سے بننا ہے بلکہ کوئی خوشبو نزدیک اوس کے  
 نہ لیجانا چاہئے بحکم کچھ روز نماز میت میں اور اوس میں دو مصلین میں  
**فصل پہلی** واجب ہے نماز پر شیوہ اثنا عشری پر اور وجوب نماز میں ستر پہننا  
 مال ہے **فصل دوم** سری نماز میت واجب کفائی ہے ہر مکلف پر مگر  
 صحت نماز میں ہوں اثنا عشری ہونا نماز پر ہنر والیکا اور سقوط میں بانی  
 مکلفین پر مانع ہونا اگر کھڑے ہو اگر طفل میں نماز پڑھے صحیح کی لکن اور مکلفین  
 سے بچنے پر ساقط نہ ہوگی اور اولیٰ بہ نماز وہ شخص جو اولیٰ تبغیل  
 ہو اور تفصیل گدزی اور جائز نہیں ہے نماز میں پردہ و اذن ولی کے  
 بغیر نماز نہ جماعت اور اگر ولی اذن نہ دے تو کسی کی جماعت کی اذن



ممکن نہ ہو کسی طرف میں مثل مشہور کے رکھیں اور موہنہ او سکا بند کرین  
 اور دریا میں ڈال دین یا یہ کہ پیر میں انوح کے یا کر میں یا اور کسی جگہ کوئی چیز  
 سنگین مثل تپر کے باندھیں اور دریا میں ڈالیں لکن احوط طرف عین رکھنا ہر  
 بشرط امکان اور اگر میت زن غیر مسلم ہو اور حاملہ ہو دراصل کسی یوسن کا ہو  
 واجب ہے او سکا پشت قبیلہ دفن کرنا کہ یہ جو پیش میں ہر دو بقبلہ ہو  
 اگر جان او میں بڑھ چکی ہو اور حرام ہے کہ ہونا قبر کا اگر چند موتوں میں او اسید  
 حرام ہے لیجان میت کا دفن کے ایک نہر سے دوسرے نہر میں گرنا نہ شرف  
 میں بلکہ مشاہد شرفہ میں یہی بنا بر مشہور کے حرام ہے اور حرام ہے چھاپنے  
 مارنا موہنہ ہر اور نو جنا موہنہ کا اور بانو نکاروت اقربا اور غیر اقربا میں اور  
 اسید طرح بہاڑا کر و نکاروت میں سو آب پاز بہائی کے باب تیسرا  
 احکام تیمم میں او میں کئی فضلیں میں فصل پہلی میانین اولی امور کے  
 ہے جس کے سبب سے بدلی وضو اور غسل کے تیمم واجب ہوتا ہے واضح ہو  
 سبب تیمم کا ممکن نہ ہونا وضو اور غسل کا ہے اور یہ کئی اردن سے  
 ہوتا ہے پہلی اتنا پانی نہ ہو کہ وضو یا غسل کے لئے کافی ہو اگرچہ اتنا پانی ہو  
 جس سے بعض افعال وضو یا غسل کے ہو سکیں اور اگر اتنا پانی ہو کہ ازالہ نجاست  
 میں کافی ہو اور وضو یا غسل کے لئے نہ بچر چاہے کہ ازالہ نجاست اس  
 پانی سے کرے اور عوض وضو یا غسل کے تیمم کرے بشرطیکہ نجاست بخونہ  
 ہو اور جن چیزوں پر تیمم کیا جاتا ہے موجود ہوں ورنہ وضو اور غسل کو ازالہ  
 نجاست مقید کر کے پانی تک رسائی نہ ہونا بہ سبب جانو ورنہ  
 کے یا چور کے یا غصب جانتا ہو خواہ مال کا خواہ آبرو کا یا  
 بہ سبب میسر ہونے ڈول یا رستی یا مقرر اس کے جنسی پانی نکالا جائے یا آگ یا

فصل پہلی  
 میانین  
 اولی امور  
 کے

لکھی اور مانند اس کے جنبے پانی گرم کیا جاتا یا محتاج ہو و دام دم کا جس سے  
پانی خردا جاتا ہو اور دیر نہ ہو اوس شخص کو اور اگر مقدور ہو مول انہی پانی کا  
یا اون آلات کا جن پر نکالنا پانی کا موقوف ہو مول کیونکہ بشرطیکہ مول فیہ سے  
متضرر نہ ہو یعنی بحسب حال اوس کے نقصان شدہ نہ ہو قیمت کران ہو یا اگر  
اور اگر ممکن ہو کہ ان کو نہ برون ششہ کر یا پانی نکالنا کہ طبعی نقصان  
شدہ یک یا اور بطرح سی ہو ترک کرتے ہیں کہ یہ استعمال میں پانی کے  
فرد ہو و ہلاکت کا یا بیماری کا یا طول مرض کا یا دشواری علاج کا اور مثل  
اس کے اون امور ہی جس کا تحمل شاق ہو عادتاً اور کافی ہے خوف ضرر میں  
حاصل ہو ناظرین کا تجربہ سے خواہ قول طبیب عادل سے بلکہ قول غیر عادل سے ہی  
اور اگر ظن ضرر نہ ہو بلکہ احتمال ہو فقط لکن بیش خوف ہو تو احوط اس صورت  
میں یہ ہے کہ وضو اور تیمم دونوں کرے اور منجملہ ضرر کے ہی شستن یعنی طہ کیا  
شق ہو جانا اور خون نکلتا اور ترک تیمم البتہ اس حالت میں مکرر اور وضو کرنا  
اگر احتیاطاً منظور ہو تو کرے اور منجملہ اذکار کے جس سے تیمم مباح ہو تاہ  
تشنہ ہو اگر اشد تشنہ ہو لکن غلظہ آئندہ ہو جائے کار کتنا ہو اور در صورت شک احوط جمع ہے  
وضو اور تیمم اور از جملة اذکار کے ہی ستازی ہونا شری ہو اسی یا گرمی سے  
پانی کو اور کوئی تدبیر نہ ہو سکتی ہو اذکار نہ ہو نہ پانی کا مکلف ہو اگر  
مکن ہو و کوئی ضرر و ممان نہ ہو اور یقین پانی نہ ہو یا کا اندر اوس کے جہان تک  
تیمم پانی کا کرنا چاہو نہ کرنا ہو اور وقت گنہائیں نہ کہتا بلکہ رد طلب کی ہیں  
پست و بلند یا ہموار میں کہ حسین حجار و استجار یوں مست ایک تیر کہی  
جو شخص معتدل القوۃ کماں معتدل سے مملو ہو و اگر ایسا نہ ہو تو بعد از  
دو تیر و کچ کے پانچوں طرف میں اور اگر ترک طلب کرے اور غلطی ہو تو بہت

اگر احتیاطاً منظور ہو تو کرے  
وضو اور تیمم دونوں کرے  
اور منجملہ اذکار کے جس سے تیمم مباح ہو تاہ

اگر احتیاطاً منظور ہو تو کرے  
وضو اور تیمم دونوں کرے  
اور منجملہ اذکار کے جس سے تیمم مباح ہو تاہ

اگر احتیاطاً منظور ہو تو کرے  
وضو اور تیمم دونوں کرے  
اور منجملہ اذکار کے جس سے تیمم مباح ہو تاہ

ہیں تو بعض صفحہ نماز باطنی عبادت کا غیر کر دی بہانہ کہ وقت تنہا ہو جاوے نماز  
جمعہ کو فصل دوسری خالص مثنوی پر تیمم کرنا اور اشکال صحیح ہو اور اگر ممکن نہ ہو  
مثنوی پر تیمم کرنا نہ تو یہ غبارِ حقیت باندہ یا بال سب پر ہے اشکال صحیح ہو اور اگر کوئی ایسی  
جگہ ہو کہ تیمم نہ ہو بہ اشکال صحیح ہو اور اگر دستیاب نہ ہو تہرہ اور غبار ہو کہ پڑھ لیں اور زمین  
پر اعدیل ہر ایک چیز پر زمین و آسمان پر کہ ہمیں غبارِ برہی کر دی اور تہرہ برہی اور تیمم غبار  
غبارِ حقیت اور غبارِ حق سب برابر ہے جس خاک پر چاکر کر لیں ان سب میں معتبر ہے جمع کرنا  
غبار کا نام ہے کہ کھڑکویا سب چیز پر غبار ہو اور اگر غبار اصلاً ہم نہ ہو تو تیمم اور تہرہ کی وجہ سے  
اگر غبار قبیل خاکستر وغیرہ تیمم ساتھ اور نہ کرے اور اگر کوئی چیز ان میں دستیاب نہ ہو  
اور گیلی مثنوی پر تیمم اسی پر کرے بطریقِ حقیت خشک کرے یا پاؤں نہ ہو یہ سب بھی وقت وغیرہ  
کے اور اگر تہرہ اور گیل دونوں میں جو جامع ہو دینا تیمم کے تہرہ پر یا دھو گیل پر اور جب دینا تیمم  
کرنے پر یا دھو خاک کے احوط ترک کرنا غیر خاک کا ہی بلکہ خالی قوہ سے نہیں ہے اور اگر کوئی چیز  
انہیں سے نہ ملے ساقط ہو گا تیمم اور نماز چندیہ میر ہو چ کہ جس سے وضو و غسل نہ کر سکیں اور  
بعض فاضل جو ہیں ساتھ وضو یا غسل کے بیچ سے اور طرد ہو اور غسل کرنا یا نہ کرنا اور اس کا اعتنا  
وضو یا غسل ہے اگر چہ جریانِ حال ہو اور بعض فاضل جو ہیں تیمم کے اور پہلو اور احوط جمع  
ہو در میان وضو یا غسل اور تیمم اور فضائل اور فرق نہیں ہے خاک غرض و سفید وغیرہ میں  
خاک ہو اور جائز ہو تیمم کرنا اور اس مثنوی پر جس کا استعمال تیمم میں ہو چکا ہو اور خاک قبر  
پر جبکہ علم اوس کو نجاست کا نہ ہو اور جائز نہیں ہے تیمم کرنا خاک غرضی پہلو وغیرہ میں  
پر مثل اشنان اور آر کے اور معدن پر مثل ہزال اور سرسوں کی اور خاکستر وغیرہ میں پر  
اور احوط و اقویٰ تمک کرنا تیمم کا ہی خاکستر زمین پر اور زمین دیک اور گچ پر کھڑکویا  
کے اور کردہ ہو تیمم کرنا زمین شورہ زار پر فصل تمہیری لیلیا میں کہ بفت تیمم  
کر ہے واجب ہے مازاد و لو کہ دست کا پہلو کے اور اس پر طرح واجب ہے جمع کرنا

۱- در هر یک از این موارد که در بالا ذکر شد  
 ۲- در هر یک از این موارد که در بالا ذکر شد  
 ۳- در هر یک از این موارد که در بالا ذکر شد  
 ۴- در هر یک از این موارد که در بالا ذکر شد  
 ۵- در هر یک از این موارد که در بالا ذکر شد  
 ۶- در هر یک از این موارد که در بالا ذکر شد  
 ۷- در هر یک از این موارد که در بالا ذکر شد  
 ۸- در هر یک از این موارد که در بالا ذکر شد  
 ۹- در هر یک از این موارد که در بالا ذکر شد  
 ۱۰- در هر یک از این موارد که در بالا ذکر شد

۱۲

[illegible]



پیشانی کا نہ ہونے کا یہ ہے بالآخر کے ابتدا و تک اور احوط داخل کرنا چاہیے گاہی  
اور مراد جینین سے و طرف پیشانی کے من اور اسطرح ہی داخل کرنا و نو  
برسوں کا اور واجب ہے مسح کرنا پشت کا ہر ایک ہاتھ کے بند دست سے اور انگلیوں کے  
کناروں کے دوسرے ہاتھ کے باطن کو دست اور اگر ممکن ہو مسح کرنا باطن کے  
مسح کرے پشت دست سے اور واجب ہے مسح کرنا تمام پیشانی اور تمام ہاتھ کے  
مسح کرنا تمام باطن کو دست واجب نہیں ہے اگرچہ احوط ہے اور ہر ایک عضو کو  
تیمم سے زائد اولیٰ دوسری جہاں تک مسح واجب ہے کناروں سے کہ چھ اور داخل کرے  
تاکہ یقین حصول قدر واجب کا ہو جاوے اور واجب ہے تیمم میں نیت قربان  
احوط ہے نیت وجوب یا مذہب اور استحبابہ عمل جسطرح سے وضو میں بیان ہوا  
ان نیت رفع حدیث یہاں اطلاق احتیاطاً بلکہ معقول نہیں چونکہ تیمم رافع حد  
نہیں اور احوط ہے نیت کا عوض وضو یا غسل کے لکن اگر تیمم بدل وضو  
غسل و نو کرے نہ مکلف پر ہو جب ہے معین کرنا کہ تیمم عوض وضو کے کرتا ہے  
یا عوض غسل اور احوط یہ کہ نیت کرے اسطور سے کہ تیمم کرنا ہوتا میں واسطے  
مباح ہے نماز کے عوض وضو کے یا غسل کے واجب یا مستحب قرینہ الی اللہ اور احوط  
ہے کہ تیمم خواہ عوض وضو خواہ عوض غسل جمع کرے یک منزل اور دو منزل  
میں اگرچہ ایک مرتبہ ہاتھ زمین پر رکھے اور مسح پیشانی اور دونو ہاتھوں کا کرے اور  
پھر دوبارہ تیمم کرے اسطور سے کہ ایک مرتبہ ہاتھ مارے اور فقط پیشانی کا مسح  
کرے اور پھر ہاتھ مارے اور دونو ہاتھوں کا مسح کرے اور واجب تیمم میں ترتیب  
اسطور سے کہ ہاتھ مارنا زمین پر قبل مسح پیشانی کے عمل میں لاوے اور مسح پیشانی  
کو قبل مسح دست کرے لاوے اور مسح داہنے ہاتھ کا قبل بائیں ہاتھ کو کرے  
لکن یہ یک منزل تیمم میں ہے اور دو منزل میں بعد مسح پیشانی کے ہر ہاتھ میں

مسح کرنا باطن کو  
مسح کرنا تمام باطن کو  
مسح کرنا تمام باطن کو  
مسح کرنا تمام باطن کو  
مسح کرنا تمام باطن کو  
مسح کرنا تمام باطن کو  
مسح کرنا تمام باطن کو  
مسح کرنا تمام باطن کو  
مسح کرنا تمام باطن کو  
مسح کرنا تمام باطن کو

مارسے قبل مسح کوئے نالوں کے اور اس طرح واجب ہے تیمم میں پاک ہونائی  
کا اور خود بجالانا افعال تیمم کا جس طرح وضو اور غسل میں مذکور ہوا اور واجب ہے  
مواالاتیمم میں اگرچہ بعض غسل کا ہوا اور مرد سواالاتیمم میں پے درپے کرنا افعال  
تیمم کا ہے عرفاً اور اس طرح واجب ہے کہ در میان ہاتھ کے اور سر کے اور بائیں  
اور بائیں کے حامل ہونا اور تیمم قبل وقت نماز واجب ہے صحیح نہیں ہے اور وقت نماز واجب  
میں صحیح ہے جب تک ہو اور وسعت وقت میں اشکال ہے اور جو نماز خیر کرنا ہر صلیق  
وقت تک خواہ اسید زوال عذر کے رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو چہند  
اظہر حوازی تقدیم ہے اول وقت میں اگر علم رکھتا ہو کہ عذر بوقت  
نہ ہوگا آخر وقت تک اور فرق نہیں ہے جواز تیمم میں وقت تنگ میں دینا  
نماز واجب سنت و یومہ وغیرہ میں ہر گز وجہ شغور نماز پر ہے اساتہ تیمم صحیح کر دیا  
نہیں ہے اور حق اعلیٰ نماز کا حصر میں جو با سفر میں وقت میں خارج وقت ہو گیا ہے چاہے  
یا نیک یا نایاب یا لب جانتا ہو یا نہ اور اگر تیمم ہو یا نہ فریضہ حافر کے بعد اس کو سکا پاؤں  
نماز نہ لگا جائے اس تیمم سے اول وقت میں اور واجب نہیں ہے انتظار کرنا آخر وقت کا  
بلکہ زطل عذر سے یا سچی اور سنا ہے اسید زوال عذر کرنا خیر حوطی اور اگر قضا نماز کی  
ذمہ پر کسی شخص کے ہو اور زوال عذر سے یا سچی تیمم اس نماز کے لئے جب ادا نہ ہو چکا ہو  
رکھتا ہو اور سنا ہے اسید زوال عذر کی شکل ہے جیسے کرنا اسید میں جبکہ ادا قضا  
پڑھ لیا حال میں نہ کہتا ہو تیمم بقصد نماز قضا نہیں کر سکتا ہے اور اگر بعد تیمم کے او  
قبل شروع کرنے نماز کے پانی مل جائے اور ممکن ہو استعمال کرنا اس کا اور لکھنا  
کند حاکم کہ جسم وضو یا غسل ہو سکتا ہے تیمم باطل ہو جائے گا اگر ادا کرنا نماز میں  
پانی مل جائے یا طلع ہو جائے تیمم نہ پڑھوئی جو جسمیں وضو یا غسل ہو سکتا ہے  
یا نہ پڑھوئی ہو اور جو طالع نماز کا اور قضا یا ادا ہو سکتا ہے لیکن قبل رکوع اگر کانی

بسم الله الرحمن الرحيم

اور استعمال ممکن ہو از سر نو نماز پڑھنا خالی قوت سے نہیں ہر اوپر سے تھوڑا  
 تیمم کے وسعت و قوت میں، لیکن ثابہ طول ثانی کے یعنی یہ تیمم جابر نہیں ہے  
 مگر وقت تنگ میں واجب ہونا اتمام نماز کا باعث کمال ہے اور اگر کوئی شخص تیمم کرے تو  
 غسل کے بعد ازاں چند اعضاء صابر ہو واجب تیمم کے عوض غسل کے اور اگر وہ  
 کہ جمع کرے در بیان وضو اور تیمم کے اگر قدرت رکھتا ہو وضو پورے در بیان تیمم کو اگر  
 قدرت نہ ہو ایک عوض وضو کا اور دوسرے عوض غسل کے لیکن اگر تیمم عوض غسل چاہے  
 ایک تیمم بنیت مافی الذکر کفایت کرے اور فصل چوتھی واجب ہوتا ہے تیمم  
 پر واسطہ نماز واجب اور طواف واجب کے اور شرطی ہر نماز میں واجب ہو یا سنت  
 بشرطیکہ ممکن ہو وضو یا غسل اور ممکن ہو تیمم اور اس طرح واجب ہوتا ہے تیمم  
 جن چیزوں کے لئے واجب ہوتا وضو یا غسل مثل روزہ رمضان اور اسکا قضا  
 کے اور تیمم واسطہ داخل ہونیکہ مسجد حرام میں اور مسجد نبوی میں اور واسطہ  
 توقف کرنیکہ باقی مساجد میں اور واسطہ سر کتابت قرآن کے اگر انہوں کو  
 واجب ہوں مثل وضو کر من باب المقدّمہ واجب ہے اور جو شخص مسجد میں یا مسجد  
 میں قلم ہو واجب ہے اور سپر تیمم مسجد سے باہر آنے کے لئے جب غسل ممکن ہو واجب  
 نجاست مسجد کا ہو اور جب غسل ممکن ہو اور زمانہ اسکا کم زمانہ تیمم سے باہر ہو  
 اور سبب نجاست مسجد کا نہ ہو وجوب غسل اس حال میں خالی قوت سے نہیں ہر اور  
 حلاز حائض اور نفاس کو بھی مثل جنب کر گزانا ہے وجوب تیمم میں باہر آنے کے  
 لئے اور عمل قبل پڑھنا ہے اور واجب ہوتا ہے تیمم تدریجاً سو ہی اور اگر  
 کے ساتھ کہ کتاب تدریس مذکور ہے میں سبب طہ و طہر میں نجاست اور  
 طہارت اور احکام طہر میں ہے اور اس میں کن بائین باب اول اقسام نجاست  
 میں ہے اور وہ بارہ قسمیں ہیں قسم اول ثانی بول و غایہ ہر حرام و حلال کا

فصل چوتھی تیمم

تیمم کی وجہ و حکم و اقسام و شرائط و وجوب و کفایت و قوت و وسعت و قوت میں

جو خون چہندہ رکھتا ہو یعنی رگ کا سچے میں خون دھار دی اور غرق ہیں ہر اس  
 حکم میں انسان اور جانور ان صحرائی اور دریا اور پہنچاؤ اور چرند اور جنگاؤں وغیرہ  
 میں اور نادون جانور میں جنگا کہا نا اصل میں حرام ہے اور اون میں جنگا کہا نا اصل  
 میں حلال ہے مگر کسی سبب یا جی کو حرام ہو گیا ہو مثل اس جانور کے جو حلال یعنی گندہ خواہ  
 ہو یا دودہ یعنی زکراؤں سے اسبابا ہو جس سے استخوان میں توت آتی ہو اور شلن بہائم وغیرہ کے  
 جنہر طائی آدمی شکی ہو فرج میں یا دوبرن تیسرے منی انسان کی اور اون جانور کی جو خون  
 چہندہ رکھتا ہو اگرچہ حلال ہو چو پتھر خون انسان کا اور اون جانور کو جو خون چہندہ رکھتا  
 ہیں ماکول اللحم ہیں یا نہ ہوں زیادہ ہو خون یا کم رگ سے نکلیا اور جگہ سے مگر جو خون باقی  
 رہ جاتا ہے ذبیحہ ماکول اللحم میں بعد سچا خون کے بقدر عائد طاس ہو لکن جو خون سچا ہو  
 اور ان اعضا میں جو اعضا ذبیحہ کہی حرام میں مثل تلی کے اجتناب نفس سے اور حوطہ اور خون  
 مشتبہ جسکا پاک ہونا یا نجس ہونا نہ ملو احتمال ہوں محکوم طہارت ہے یا نجس آدھ پتھر  
 سے ہو کہ صحرائی اور اسبی طرح اجزا اور اون کی اگرچہ حیات ذوائن میں حلول کیا ہو  
 مثل بال اور ناخون کے ساتوں مردہ جانور جو خون چہندہ رکھتا ہو مگر میت آدمی کہ سچا  
 او سکی بعد سرد ہو کر اور قبل طہارت کے ہونی ہر یکہ قبل حرق ہو گیا ہی بعد نہ کیا برقی  
 اور حوطہ کر اور اجزاء میتہ نجس کے نجس ہیں خواہ جدا ہو ہی ہوں نجس یا نہ ہو میتہ  
 کے وما جزا کہ میں حیات حلول کرتی ہے اور جدا جزا کہ جلد ہی انسان کے جدا ہو تو میں  
 چھوڑ چھوڑے لکھ طہارت اون کی ہے اور حوطہ اجتناب ہے آتھوں کا فرائضی ہو یا حشر  
 حشری ہو یا ذی منی مثل ہمد و نصار وغیرہ کے اور یہی حکم اون کی اجزا کا ہے اگرچہ حیات کا  
 حلول ان میں نہ ہو اور کافروہ شخص ہے کہ انکار الہیت کا یا رسالت کا یا کسی امر  
 کا فو رباتہ میں کر کے اور فو ای اجتناب ہے اولاد کفار سے قبل یونہی کہ اور حوطہ  
 اجتناب ہے سوسے لکن طہارت انکی اقویٰ ہے لکن ظروف اور کثرت کفار کے

اجتناب اجتناب ہے  
 منہ

پاک میں جب تک علم نجاست کا نہ ہو اور مطلق منظر حکم نجاست میں کافی ہو  
 تو بہ شراب اور جو چیز نشہ کرے اور خود بینی والی ہو اگر وہ خشک ہو  
 اور شہو بہہ کر آئے ہو یہی بدو جوش آئے گا اور بعض کو تیز کیا جاتا ہے جو شہو کے  
 جوش میں تو اگلا ہوا ہو جاوے حکم شراب میں، اور اظہار اور احوط اجتناب ہے اگر نشہ  
 نہ کرے والا حکم نجاست در اشکال ہو گا دسویں فقاہ اور وہ ایک قسم شراب کی  
 کہ جو شہو بنائی جاتی ہو لکن ہمارے حکم نجاست میں اسم فقاہ پر ہر قسم کو غیب ہے  
 میں فقاہ کہیں وہ نجس ہو گی کیا رہوین نجس ہے کا حرام سی خواہ وقت حصول نجاست  
 کے آوی یا بعد مرد کا پوچھا ہو اور نکاحا نہایت زنا سے حاصل ہوئی ہو یا لواط  
 یا وطی بہائم سے اور پیش ان صورتوں کی اور جن صورتوں میں حرمت وطی کی ذاتی  
 ہے بلکہ جہان عرضی ہو پیش طعی جائز اور وطی معلوم اجنب اور طہار میں و تبیل  
 افکارہ دیگر کے وہاں ہی اتوی اجتناب ہے پسینہ بارہویں لایہ میں اخلاص کا جو  
 جگہاں ہو یہی گندہ خواہ ہو بلکہ مطلق حیوان جلال علی الاحوط باب ۲ و ۳  
 احکام نجاست میں واجب نہیں ہے دور کرنا نجاست کا لہذا نفسہا بلکہ مستحب ہے اور  
 ہے پاک کرنا کپڑوں کا اور بدن کا نجاست سے صحت نکاح اور طواف میں بشرط امکان اگر  
 معفو نہ ہو اور جگہ میثانی رکھو کی سیدہ میں افراط کا جب بر طوبت اور کا استعمال  
 کرنا ہوا دن امور میں جو منسوط بہ طہارت میں مثل کہانی اور بینی اور دھواؤ غسل  
 وغیرہ کے اگر استعمال کا سند تقویٰ ہو تو ہو کہانی کی چیزوں کا کہانی کے لئے اور اجنب  
 انداز کرنا نجاست کا مساحہ اور قرآن اور جو چیز مخصوص ہے تہہ اور کسی سو مثل جلد کے  
 اور خلیج مقدسہ سے اور ہر گرد پوشش ہو بنا بر احوط اور حکم نجس کرنا مستحب  
 اور نہ خودی خون ترویج اور جروح کا جب بالکل بند نہ ہو جاوے وقت جاری ہو  
 یا نہ ہو بدن میں ہو یا کپڑے میں بشرطیکہ لہذا خون کا یا بدن یا کپڑے کے کھنچا

۲۰۰  
باب اول احکام خدایتین

عقل و حقیقت کا ہونا ہر احوال و کمالات میں لٹکا کافی ہر کثرت میں یکائیت کہ  
 ہونا ہر نماز کے لئی یا ہر روز ہونا دشوار ہے اور اگر ممکن ہو ہونا خوشگوار ہر روز ایک مرتبہ  
 تو بیکر نہ کرنا اسکا احوال ہو گا اور اسطرح معفو ہر دہا پنے خون معفوسی بخش  
 ہو جاوے جس غالی ہونا انسان کا بہت کم ہوتا ہے اور یہ حکم عینی متنا ہونا خون  
 جروح اور زخموں کا مخصوص اسی شخص کے ساتھ ہے جس کا بدن جروح یا مقروح ہو  
 اگر کبھی خون آلودہ زخمی کے اور مقروح کردہ شخص صحت میں نہ تو اسکی حق میں  
 یہ نجاست متنا نہ ہوگی اور متنا نہیں ہے تو ان قبضہ جسا کوں جروح یا قروح ہونا  
 مشکوک ہوا اور متنا ہونے کا حکم مقدار درہم کر کے میں بلکہ بدیمین ہی دور نہیں ہے  
 کہ معاف ہو اگرچہ احوال اجتناب ہے لکن یہ حکم خون حیض و نفاس استعمال کا نہیں ہے  
 بلکہ خون نجس العین کا اور غیر کول اللہ کا بھی متنا نہیں ہے علی الاحوط بلکہ خالی رحمان  
 سے نہیں ہے اور احوط مقدار درہم میں لکھنا ہے مقدار ہر ناخن ابہام شمار کے  
 اور اظہر یہ ہے کہ مقدار درہم برابر تھیلی کے گڑھے کے ہے اور احوط  
 ناخن ابہام سے ناخن انگولی کا ہے اور اسطرح متنا ہی نجاست اس کے برابر  
 کی جہیں تینہا نماز نہ ہو سکے اور نہ محل میں ہو اور جو محل میں نہ ہو اور وہیں اشکال ہے اور  
 اسطرح غیر لباس میں اور اتوی اجتناب ہے عمامہ سپید نجس سے اور تبا  
 نجس کا کہ کہ جب میں رکنا اس سے اجتناب احوط ہے اور ہر درش کرنا یہ دھبی  
 کے اگر ایک کپڑا کہتی ہو کافی ہے ہونا اور سکا دن بہر میں ایک مرتبہ جست جاہی ہے  
 بول سول لکن احوط یہ ہے کہ غلجہ حکم جو لوگوں کو بھالانا اسکا ساتھ طہارت اس کی  
 کے جسکو پاک کیا ہے یا خیر اس میں نہ کری اور صبیحہ کے مرہم میں اشکال ہے اور دنیا  
 ہے پاک کر نہیں کہ شے اور نہ کی نجاست بول سے دور نہ ہونا اگر طہارت  
 آب خیر جاری کر کے حتیٰ کہ احوط بلا اتوی بول طفل خیر خوارہ مسلم میں بھی نہ

دہونا، لکڑی جاری میں ایک تہہ کافی ہے اور آب کو میں دوسری تہہ جیٹا دھونا ترک کر کر  
 اور سوکھانے اور کپڑے کے اور بول کے اور سب نجاست میں اجڑا یہ کر کے دھونا ہو سوکھنا  
 کر کے انہیں میں تہہ دھونا چاہئے، ہر نجاست سے لکڑی میں جو ہر جا دھونا شراب کی گئی ہو  
 یا کتے یا سور کے چاٹا ہو کہ انہیں میں تہہ دھونا کافی نہیں ہے بلکہ احوط شارب دھونا اس  
 برتن کا ہر جسم جو ہر امر و خصوصاً شوشنی ہر چند ظاہر غیر شوشنی شنی میں کھانا  
 مرتبہ کی ہے اور اسید طرح شراب میں احوط شارب مرتبہ ہے ہر چند ظاہر میں مرتبہ کافی ہے اور  
 اگر طرف اس کا چوٹی یا سفالی غیر دغنی یا کدو کا ہوا حوط اجتناب ہے اس سے  
 ہر چند اقویٰ قبول قطبہ سطح ظاہر ہے اور وہ برتن جس کو سور کے چاٹا ہوا ہو سکا  
 مرتبہ دھونا واجب ہے اور احوط ہر مٹی لٹا قبل ستا مرتبہ دھونے کے اور اس احتیاط کو ترک  
 کرنے اور جس کو کٹھن نے چاٹا ہو تو میں مرتبہ دھونا واجب ہے، ہر چند احتیاط کا یہ ہے کہ ستا  
 مرتبہ دھونے لکڑی کا کہ پہلے مرتبہ دھونے میں مٹی سے یا نجی اور احوط یہ ہے کہ ایک مرتبہ  
 نجاست ہر خشک شنی طین اور دوبارہ مٹی کو یا نہیں ملا کے محل نجاست کو اس سے  
 دھونے بعد از ان مرتبہ آب الص سے دھونے اور اگر کھلے اور چونے اور کھانسنہ  
 اس کے عوض مٹی کے کافی نہیں ہیں اور موقوف ہے قطبہ اور چیزوں کی جنہیں پانی  
 نفوذ کرنا ہی بخوڑنے پر اگر آب قلیل سے طہارت کی جائے مگر بول وضع کلاس میں  
 حاجت بخوڑنے کی نہیں ہے، اور آب جاری اور کربن انصاف ہی احوط بخوڑنا ہے  
 بلکہ اشتراک خالی قوت سے نہیں ہے اور واجب ہے قطبہ نجاست میں دور کرنا میں کجا  
 کا اور رنگ اور بول کا جاتا رہنا فرو نہیں ہے جبکہ موضع کجا مشتبہ ہو اگر ایک کپڑے میں  
 دھونا ہو یا بول سبغات کا جنکی نجاست محمل ہو اور اگر اشتباہ کسی کپڑے میں  
 یا خلیا میں ہو پس اگر محصور ہو کلا دھونا واجب ہے اور اگر نامحصور ہو کلا کیا  
 دھونا واجب نہیں ہے اور اگر ممکن نہ ہو دھونا کلا کجا ناز کے لئے جائز ہے اور اگر

کجا  
 دھونا  
 واجب  
 نہیں  
 ہے

اور جو طہر کہ نماز برہنہ ہی پڑھے اور جامہ نجس میں بھی اور اگر برہنہ ہو نماز ممکن ہو  
بہ سبب سردی وغیرہ کو تو نجس کثر نہیں نماز پڑھیں اور اعادہ اور قضا و سبب ہے  
اور اگر کثرت ایک نجس ہو اور دوسرا پاک ہو اور مشتبہ ہو اور ممکن ہو تیسرا کثرت اور  
نہ دھونا اور کثرت نماز پڑھیں دونوں میں اور جب نماز پڑھیں نجس کثرت وغیرہ نجاست  
بہ بینہ اور علم نجاست کا کہتا ہو واجب ہے اعادہ وقت میں اور قضا بعد وقت کا اور  
اگر سہول گیا ہو پاک کرنا اور بعد نماز کے با آدوی اعادہ اور قضا واجب ہے اور اگر ایسا  
نماز میں یا آدوی اعادہ واجب ہے اور اگر وقت اعادہ کا باقی نہ رہا ہو نماز تمام کرے اور  
احتمالاً یہ قضا ترک نہ کرے اور اگر بخانا ہو نجاست کو پس اگر بعد نماز کے معلوم ہو آدوی  
وقت گزر گیا ہو قضا و سبب نہیں ہے اور اسے طرح اگر اندر وقت کے معلوم ہو اور اگر  
علم تھا نماز میں حاصل ہو باطل ہے نماز اور واجب ہے اعادہ نماز کا جبکہ معلوم ہو  
نجاست کا قبل نماز کے ہونا اور اگر قبل نماز کے ہونا معلوم ہو اور ممکن ہو پاک  
کرنا بعد فعل سنائی کے تطہیر کرے امد نماز تمام کرے اور اگر ممکن نہ ہو نماز باطل ہے  
اور واجب ہے اعادہ نماز کا اور اگر علم نہ نجاست وقت تنگ میں حال ہو تمام  
کرے اور اعادہ نہیں ہے یا بقیہ سطرہات اور دیگر احکام میں ہے اور اس میں  
کئی فصلیں ہیں فصل پہلی حکم میں پانی کے پانی یا مطلق ہے یا منقطع  
اور دونوں پاک ہیں جبکہ کوئی نجاست خارج سے آئی تک نہ پہنچے لکن منقطع  
آب مطلق ہے پس آب منقطع نہ زرع حدت کرتا ہے اور نہ زرع خبثت اور نجس چیز  
بہ موجودات نجاست اگر بہ قدر زیادہ یا زیادہ کرے اور آب مطلق پاک کرتا ہے  
پہر چنیو کو مکروہ جو قابل پاک ہونے کی نہیں ہے اور اگر سہو بخور اس کی نجاست  
اوسکی کہی متعین ہوتی ہیں قسم پہلی آب جاری یعنی وہ پانی کہ جو زمین  
سے باہر آتا ہو اور پینا ہو زمین پر اور اس کے حکم میں وہ پانی کہ زمین

باب بیستم در بیان طبع و خلق آدمی

فصل پہلی میں

51



سویا ہوا دی اور نہ ہی اور کھانا اور چیز صادق ہوا ورنہ جس میں ہوتا ہے  
طافات نجاست کی حرکت رنگ یا بو یا مزہ اوسکا بہ سبب نجاست کی متغیر ہو  
خواہ بمقدار کم یا نہ ہو مگر وہ پانی کے خویش سے باہر آتا ہو اور پتیا نہ ہو احوط  
بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ بجز طافات کے نجس ہو جائے اگر کسی کم ہو اور پاک ہو جائے  
اسطورہ سے کہ پانی اوسکا کم کر دین تاکہ تازہ پانی اس سے اوپر اور لغیر  
نجس میں مخروج ہو اور جو من تمام کی جو بمقدار کرنہوں نکلن متصل  
بمادہ ہوں حکم آب جاری میں ہیں پاک کرنے میں اور نجس نہ ہونے میں  
بہ مجرد طافات نجاست کے مگر شرط یہ ہے کہ متصل مادہ سے ہو اور پانی مادہ کا  
کر بہر ہو لیکن اگر آب جو من تمام متغیر بہ نجاست ہو گیا ہو تو اوسکی تطہیر میں  
شرط ہے کہ مادہ میں پانی مقدار کر سے اتنا زائد ہو کہ بعد طرف ہونے  
تغیر کے بہ سبب منہج اوس پانی کے ساتھ کسی مقدار کے آب مادہ سے لفظ  
کر باقی رہے اور اس حکم میں تمام اور غیر تمام یکساں ہے قسم دوم  
آب باران اور حکم اوسکا اور حکم آب جاری کا ایک ہے یعنی نجس نہ ہو جائے  
نجاست اور پاک کرنا ہو اور چیز کو موقوف بارش کے بہرہ جاری نہ ہو مگر  
بعض ملاک اور احوط اعتبار ہر باران بہرہ ورنہ زمین میں جمع ہوا ہو یا پرنالے  
سویا دی اور بہت ہو یا کم خود بخود نجاست تقسیم ہو چکی یا ہوا اوسکو اسی سمت میں  
ہو جائے اور اگر ظاہر ہر پانی بارش کا پڑنے باطن بھی یا ہو جاوے گا اور حجت  
بجوڑ نیکی اسمین تہر ہے کہ ایک بعض ملاک لیکن احوط ملکہ اقویٰ یہ ہے کہ جو پڑنا  
واجب ہے قسم تیسری آب شادہ اگر بقدر کثرت زیادہ نجس نہیں ہو جاتا  
مگر جب رنگ یا مزہ یا بو متغیر ہو جائے نجاست کے خواہ تمام متغیر ہو یا کوئی خاص  
اوس سے اور مراد تغیر سے تغیر جسے ہی یعنی متغیر ہو اس طور کہ رنگ

او کی اگلی سے اور زربان سے اور گردن سے دریا ہوے اور اعتبار نہیں ہے اور  
 صفات کا سوا رنگ اور ذوا و راس کے لئے ان صفات کا اگر شخص کہو خواہ اصل یعنی  
 خواہ سبکی صفت ہو یا دوس میں بھی حاصل ہوئی ہو کسی اور چیز سے سوا نکات کے اور  
 نہ اعتبار ہے بلکہ اس تغیر کا جو سبب مجاورت نکات کے ہیں صفات میں ہوا اور نہ اس  
 تغیر کا جو تقدیر ہی ہے یعنی اگر اوصاف نجاست میں نفی کے مجاورت ہے بر تقدیر تحقق اوصاف کو رتقہ  
 پائینا لازم ہوا اور اگر پانی میں خود سبب کسی عارض کے ایسی صفات پانی جاوین کے اگر صفات  
 نہ ہوتی تو تغیر طبع ہو جاتا مثل اس کے کہ پانی سرخ ہوا اور سبب اس کے رنگ خون کا زمین  
 طائر ہو تو واسطہ انصاف میں حکم یہ نجاست کے بلکہ خالی قوت سے نہیں ہے اور اگر نجاست کے  
 بارہ طور میں علقی ہوتا ہے سبب کہ بجا اب اذنان متعارف کے ان بلا و ہند میں  
 جیسا کہ جناب علی بن کمال طاب ثراہ نے در وصف الاحکام میں لکھا ہے بقدر سارہ ہی اصل  
 من بختی سے کچھ نہ یاد ہو گیا اور بجا اب اس حد کے ساتھ ہر تین بالشت طول اور اس  
 عرض و عمق ہو چکا اور اگر طول و عرض و عمق کا مختلف ہو چکا کہ کبیر یا لیس یا  
 اور سات ثمن ایک بالشت کا یہ متعارف بالشت سے پس اگر پانی بقدر کہ نہ ہو اگر تقدیر  
 قلیل کم ہو تو بھی نجاست ہو جاوے گا بحد ملاقات نجاست کے اگر چہ نجاست پر پانی طبع  
 یا نجاست ایسی ہے کہ ہر چیز اس سے ممکن نہ ہوش سرسوزن خون سے اور اگر  
 شک کرے کہ پانی متعارف کہ تک پہنچا یا نہیں ہو چکا تو بنا اسپر کرے کہ نہیں ہو چکا تو  
 اگر شک کہ متعارف کہ زمین یا آسمان ہو یا نہیں ہوا بنا اسپر کرے کہ متعارف باقی سماوی  
 عناصر سے ایک اور معنی میں جو متعارف نجاست سے نجس ہو اور طبع ہے منروج جزا آب طبع اور  
 اتصال کا فی نہیں ہوا قسم حوتی آب چاہا اور نجس نہیں ہوا جو نہ ممکن ہے کہ نجس ہو چکا  
 اگر کوئی نجاست کو قسطنطنیہ پر ہے بلکہ بعض غیر نجاست میں بھی اور ماعطو عدم نجاست  
 معصوم جبکہ پانی کرے کہ ہوا اور مشروط حال کیلئے فہمین میں اول کہ نجاست ہوا چکا

و نجاست  
 و نجاست

و نجاست  
 و نجاست

کہ پہلے یا سب سے پہلے کہ اگر ایک طرف اس کا پڑی تیس قتل کاغذ میں چند افضل کتب  
 تمام ہائی کا ہے اور اس طرح سنت پر کہ پہنچنا تمام پانی واسطو منی اور خون میں  
 نقاسی استخاضہ اور بیس لگ کر مر جاوے اور نہ نر ہو یا ماو یا اور اب انکو صبر میں لکھا پڑو  
 و دولت جلی نہ ہوں اور عرق جنبہ کراہم اور پسندہ شہر جلال کا اور واسطو سنگہ شوک کے  
 اگر زندہ باہر آویں بنا ابرو اور واسطو فضلہ اور بول غیر مکرول اللہ کے حتیٰ اگر ان کی  
 ہول صبی اور مرد اگر وہ استعجاب تمام پانی کہ پہنچنا نہیں ہی خوب ہے اور اس طرح واسطو  
 بول اور فضلہ اور خون نخل العین کے اور واسطو کرنے قیل اور کافر کے جلیس میں جلیو  
 یا زندہ باہر آوے اور واسطو اون نجاست کر جتنا ذکر احادیث میں نہیں ہو اور اگر ممکن ہو  
 کہ پہنچنا تمام پانچا یا تشرم مشقت ہو یہ بدت کزت آب کے جاوے بار بار بار بار بار بار  
 مکر کہ پہنچنا مکر طلوع صبح صادق سے مغرب تک اور ہیکہ لکھا یا کہ کہ پہنچنا قتل  
 صبح صادق کر کرن اور مکر بعد مغرب کے اور اگر اخلاص عمل میں ہو مثل کالی اور سستی  
 یا بعض اوقات مشغول ہوں کہ پہنچنے میں اعادہ کرنا چاہو دوسرے کہ پہنچنا ایک کر پاسنگا  
 موت قاطر اور الاغ و ادا و گاؤں کے تیرے کہ پہنچنا شہر ڈو لو نکا واسطو سلطان  
 مرد ہو یا عورت یا بالغ ہو یا طفل جو بچے کہ پہنچنا پر ہاں ڈو لو نکا واسطو کرنے مفسد کبر کے  
 خون طاہر العین سے سو کھون حیض نقاسی استخاضہ کے اور خون ذبح کو غنڈ  
 میں اکٹھا تیس اور چالیس خوب ہے اور واسطو پر از انسان کو جو تر ہو یا لکڑی  
 ہو گیا ہو اور صورت ثانی میں اکٹھا چالیس پیر خمب ہی لکھن پچاس دل کہ پہنچنا اوجہ  
 یا جو کہ پہنچنا لیس ڈو لو نکا واسطو کرنے بول مرد اور مر جائی اور سید اور نور  
 اور خرگوش اور کتا اور مثال جانور دن کی چھٹی کہ پہنچنا میں ڈو لو نکا واسطو کر  
 آب باران کے جس میں بول اور غایط اور فضلہ لگ ہو یا ایک تین سو یا توین  
 کہ پہنچنا دنس ڈو لو نکا واسطو پر از خشک اور خون قلیل کے اگر ہو کہ پہنچنا شاتل

کا واسطے مرتبہ چند جانور کے جو کہ مقدار میں کم و بیش سے چھوٹے اور بڑے تر منہ سے چھوٹے  
 نہ ہوں اور واسطے مرتبہ نموش کے جب اجزا کو سکرا لگندہ ہو جاوے یا ہول جاوے  
 اور واسطے مرتبہ از جنب کے یا فقط داخل ہو جاوے اسکا باقی میں کہ واسطے گرد گئے  
 کے جب زندہ نکلے تو اس واسطے ہول داخل مانا یخ کہ بعد اسکا کہ کبھی کبھی لگے اور مرتبہ چپکے  
 کہ جب ہول جاوے تو بہت کمینچنا یا بچ ڈو لو نکا اور اگر فضلہ نکلیں گے بالکل بیکہ مطہر ہوا ہوا ہو  
 و شوش کمینچنا میں ڈو لو نکا واسطے سینڈک اور بھو اور سا اور واسطے طح واسطے موت  
 موش کو اگر موش نہ ملو یا بخر ابر لگندہ ہو تو موش بکبار ہوں یا کبے دن واسطے گرد پوسٹ  
 و زغہ یعنی سینڈک کے کہ جو اس کی زندگی میں جلا ہوا ہو اور واسطے ہول شہ بخوار کے  
 جسکا سن و سال سے زیادہ ہو اہو اور مرنے کبھی نکالے یا تھنڈا سکے اور ڈول میں لہر جاوے  
 کرنا سب سے ستم کے کوئی نہ ہو اور بھاد او تنی ڈول سے کمینچنے کے دیسی کتب میں ہو  
 لکن اگر چنانچہ اس کو کوئی بچہ نہیں ماسی نسبت اس ستم کو تو کوں کے بڑے ڈول سے کمینچنے کی بات  
 ہوتو احوط بلکہ اتنی مراعات اسکی ہے اور اگر بچا چھوٹے ڈول کے طری ڈول سے کمینچنے  
 ہی اور ڈول کے بچہ نہیں طریق شمار کا اعتبار اور کمینچنے میں تمام یا نیو کوئی ڈول شرط  
 نہیں ہے کہ کمینچنے والی میں حالت اور سلام و مرد ہونا اور قصد اور نیت متغیر نہیں ہونا  
 حیوان اور انسان میں یہی فرق نہیں ہے اور جمیع اقسام نجاست میں بعد کالہ میں نجاست  
 کے جو مقدار میں ہر نرغ کی اد نجاست میں کمینچنا چاہا مگر حیوان تمام ہائی کمینچنا حکم  
 ہے ان گشتا و نرغ میں یہی نجاست نکالی جاوے تو بھی کافی ہو اور اگر سب نرغ کی مقدار  
 ہوں مثلاً دو چوہ کو بن مچاویں حکم یہی متعدد ہونگے اگر باقی تو بن مچاویں باقی کے جزا  
 ایک دیکھ سکتے ہیں ہون تھنڈا سکے کہ وہ چوہ کرکین یا ایک جودہ کے کرکین ہوں مثلاً اس کے کہ  
 ایک چوہ اور ایک بلی کرکسہم یا چوہین چھوٹا پانی یعنی جسکی یا نیو کسی می یا چوہ  
 تو یا چوہ یا چوہ میں پانی چھوٹا بلکہ العین کا بچہ ہے اور طالع العین کا طالع ہے اگر کوئی

یہی بچہ چھوٹا ہے

یہی بچہ چھوٹا ہے

قسم اول آفتاب  
قسم دوم  
قسم سوم  
قسم چهارم  
قسم پنجم  
قسم ششم  
قسم هفتم  
قسم هشتم  
قسم نهم  
قسم دهم  
قسم یازدهم  
قسم پانزدهم  
قسم شانزدهم  
قسم هجدهم  
قسم نوزدهم  
قسم بیستم

نہ ہوا اون جانورون کو جو نجاست کہاتے ہیں لکن بشرطیکہ موضع ملاطاف ہو یا سحر  
سحر فصل دوم سری ایسا میں باقی مطرات کے ہے اور وہ کسی چیز میں پہلے آفتاب  
اور وہ پاک کرتا ہے زمین کو نجاست بول سے جب تک کہ کوئے لکن شرط یہ ہے کہ جو سحر  
خسک ہو گو وہ اتنے ہو بلکہ طاف ہو یہ کہ جو نجاست جرم میں بدگیتی ہے آفتاب کو پاک  
کرتا ہے دوسرے زمین اور وہ پاک کرتی ہے تہہ قدم اور تہہ چکر اور تہہ نعلین کو بشرطیکہ  
میں نجاست بر طرف ہو وراہ چلنے سے یا مٹی سے اور احوط چلنا بہ قدر بلند رہنا کہ  
ہے اگر نجاست کم میں طرف ہو جاوے تیسرے استعمال یعنی حقیقت مجبئی نامہ تجس کو  
چیز کی حقیقت سے بدل جانا جو خشن ہو اور بدل جانا یا ہر گز نہ ہونا یا ہر گز نہ ہونا  
اعتبار نہیں اور با حصول طہارت کا نہیں ہونا اور اس کے ان نام بہت ہیں مثلاً  
ہو جائے فضل کے یا درہن ہو جائے اور کوہ تجس لڑکیا اجتناب سے احوط ہے جو چاہے  
اسلام اور وہ پاک کرتا ہے بدن اور طہارت کا فرشتہ آب مینی و آب دین و بلغہ وغیرہ  
کے اور اس بطرح جو خیر متصل اوس کے بدن کے ہوشل مال اور ناخون اور دوا وغیرہ لکھن  
طہارت اور منسل اوس کے جن چیزوں کو بطوبت اوس نے حالت کفر میں چھو ہو یا جو برائی چیز  
ہیں یا بخون کم ہونا اور یہ آب انکو جو شیدہ جس کو پاک کرنا ہو جس کی نجاست بہت  
میں نہ کہ حاصل ہوئی ہو بشرطیکہ دولتت جل جاوے حرارت آگ سے اور اگر آفتاب ہو  
دوثلث کم ہو جاوے تو احوط اجتناب ہے چھپے انتقال نجاست کا ایک محل سے طرف  
دوسرے محل کے بشرطیکہ نجاست اوس کی سبب اوس کے اعضاء کے پہلے محل کی طرف ہواوے  
بلکہ انتقال کے محل نامی کی طرف مستحق ہو جاوے اگر مضاف ہونا اس محل کی طہارت مستلزم حکم  
طہارت کا ہو منسل اس کے کہ خول انسان کا یا اون حیوانات کا جو خول پر رکتی ہیں کہ پیش  
یا غیر یا جوں سے اور اہل ناخون انسان وغیرہ کا اوس سے مضاف ہے بلکہ پیش کا ناخون  
اگر مضاف ہو اس کے کہ نہ لگے اور نہ شہر کو مضاف ہو اگر نجاست مضاف ہو اس کے کہ نہ لگے

کہا تھا اور اگر نہ دیکھا ہو اور نہ جانتا ہو طہارت اظہر ہے ساقون سنک کہہ رہا تھا  
 اور مثل ان کے جن چیزوں کو استنجہ کیا جاوے سو آبانی کے ساتھ ترشہ الیہ مذکور کے  
 اظہر میں استبراء اور یہ سببوں کے محکوم طہارت ہوتی ہے طہارت تہیہ بول اور یہی  
 پس اگر استبراء کیا ہو جس سے اور تہیہ نہی سے یہ ہے کہ پیشاب کے دو طریق استبراء کے  
 سابق میں کو ہوا تو میں جد ہونا غسالہ کا اور یہ بہ طہر ہے اور طہارت کا جو باقی رہا  
 میں بعد نچوڑنے کے دوسوین ہر طرف ہونا نجاست کا بدن حیوان سے سوائے  
 انسان کے بشرطکہ احتمال طہارت ہو اگرچہ بعینہ ہی ہو علی الاحوط اور ہر طرف ہونا نجاست  
 کا باطن سے مثل باطن دماغ اور گوش اور دہن کی اور احوط اجتناب سے اجزائی غذای  
 باقی ماندہ در میان دانتوں کے جبیں ہو جاوے گی یا رجول نکلتا خون کا  
 محل فرج اور جانوروں میں جو پنج ہوتے ہیں اور محل نحر سے او میں بقدر استبراء  
 بہ طہر ہے خون باقی ماندہ کا اعضا کالہ میں مگر غیر کالہ میں مثل تلی کے پس احوط  
 اجتناب سے یا رجول غائب ہونا اور یہ بہ طہر ہے مسلمان کے بدن اور کپڑا کیا ستہ  
 دو شرطوں کا ایک یہ کہ اوسکو علم نجاست کا ہو اور دوسر یہ کہ تطہیر اوسکا متعلق ہو  
 احوط یہ ہے کہ علاوہ ان دو شرطوں کے دیکھ کر وہی مسلمان ایسا استعمال کرتا ہے جیسا  
 ظاہر علیہ حال مسلم کے یہ ہے کہ وہ استعمال بعد طہیر کے ہے خاتمہ جانہ ہے  
 استعمال کرنا سو اظروف طلالی اور نفقی اور پوست میت کی جلد و کالہ جو باقی  
 مسلمان وغیرہ سے بچا گئے ہوں چند جو انہی کے ہوں یا غیر اوس کے بشرط ظاہر وغیر  
 غصبی ہوئے کے تطہیر بلکہ مطلقا لکن وہ ظن کر جو مردار کے چمکنا ہو جائز نہیں استعمال  
 اوسکا اور اسطرح غرض طلالی اور نفقی کا لکن جو چیز کہ یا نہیں کھائیں ہو حرام نہیں چاتی  
 چاہے واسطہ بیع و عبت ساتھ ان کے ہو سکتا ہو اور اسطرح ظن غصبی سے اگرچہ ان  
 سے تو میں فعل حرام ہو مگر طہارت ہو جاوے گی اور اگر نہ ہو یا غسل کر طہارت

کہہ رہا تھا اور اگر نہ دیکھا ہو اور نہ جانتا ہو طہارت اظہر ہے ساقون سنک کہہ رہا تھا

یا نقرہ یا ظرف غصبی سے انہر صحت ہو اور جو طحاذاہ ہرگز در صورتیکہ ظرف وغیرہ غسل  
 ہو ظرف غصبی میں اور ممکن ہو بدون اس کی استعمال کے کہ اس صورت میں ذمہ اور اس  
 حرام ہی ہو گا اور باطل ہی ہم کتاب الطہارت و تیلوہ کتاب الصلوٰۃ  
 مقصد دوم نماز میں اور اس میں کئی بحث میں بحث اول تقدیمات نماز  
 میں اور اس میں کئی باب ہیں باب اول بیان میں اس بات کہ ہے کہ واجب  
 کئی نماز میں ہیں واضح ہو کہ نماز واجب کی پندرہ تین میں نماز یومیہ اور جمعہ اور عیدین  
 اور آیات اور طواف اور واجب پیدایہ خارج کہ مثل استسجار اور نذر اور عید اور عین  
 کے اور نماز اوس کے جواب سے فوت ہو اور نماز یومیہ یعنی جو نماز کہ پیشانی روز میں  
 ہر تکلف ہر جزئی حیض و نفاس سے ہو اور نماز و موثر طہارت اختیار یا یا اضطرار  
 ہر پنج نماز میں ہیں تھیں مجموعہ کی کوئی سترہ میں تھیں چار تھیں چار عشا کی  
 چار غروب کی میں صبح کی دو گرہ جمعہ کہ عوض ظہر کے دو رکعت جمعہ کی واجب کی  
 عینا یا تخریر اساتید اوس شرط کے جدا کر آگے آویگا اور غروب اور آفتاب غروب میں ہر  
 چار رکعت ہو دو رکعتیں کم ہو جاتی ہیں اور باقی میں کچھ کم نہیں ہوتی ہیں باب  
 دوم بیان میں اوقات نماز یومیہ واجب ہے ہر نماز کے لئے قرآن یومیہ کی دو وقت  
 میں اول وقت فضیلت اور دوسرے وقت اجزا یعنی آداب واجب ہے وقت اول نماز کا  
 زوال آفتاب ہر دائرہ نصف النہار سے پہلے تک کہ سایہ شاخص کا برابر اوس کہ ہو وری  
 اور دوسرے بعد گزرنے وقت اول کے پہلے تک کہ سایہ شاخص کا برابر اوس کہ ہو وری  
 کے مدت باقی رہی اور وقت اول نماز عظم کا بعد گزرنے اتنی مدت کہ جسمین نماز ظہر کے  
 شروع ہو تا رہی اور باقی رہتا ہی پہلے تک کہ سایہ شاخص کا دونا اوس کہ ہو وری  
 اور وقت دوم بعد گزرنے وقت اول کے پہلے تک کہ سایہ شاخص کا دونا اوس کہ ہو وری  
 پہلے تک کہ بظرف ہو وری غروب اور دوسری پہلے تک کہ سایہ شاخص کا دونا اوس کہ ہو وری

۳۸ نماز

وقت نماز

وقت نماز

وقت نماز

غروب آفتاب کو وقت دوم بعد وقت اول کے یہاں تک باقی ہر نصف شب  
 میں اتنی مدت کہ جس میں غروب آفتاب ہو کر اور وقت اول غروب کا شروع ہوتا ہے  
 گزرنے اتنی مقدار کو غروب آفتاب سے پہلے وقت میں غروب آفتاب ہو کر اور باقی  
 رہتا ہے تا نصف شب واسطی نماز کے لکن مضطرب یعنی جس شخص کی نماز مغرب میں طیار  
 نصف اول میں ممکن نہ ہو بسبب کسی ضد کے مثلاً اس کو عذاب یا مہلک یا جو کہ جس  
 و فاسد باقی ہو کوئی اور عذر ہو پس اٹھو یہی کر اور اس کے لئے وقت مغرب کے ہر ایک  
 طلوع صبح تک امدادی یہ ہے کہ نیت میں تعیین آوا اور قضا کر کے بلکہ جس نے  
 عذر انصاف میں مغرب میں کھانا کھیا ہو وہ بھی اگر پڑ قبل صبح کے تو اولیٰ یہ ہے  
 کہ نیت میں تعیین آوا اور قضا کرے اور وقت اول نماز صبح کا طلوع صبح  
 یہی یہاں تک کہ حرم مشرق میں ظاہر ہو اور وقت دوم بعد اول کرے طلوع آفتاب  
 تک اور علامت دخول وقت مغرب کے ہر طرف ہوتا ہے مشرق کا اور گزرجا اور کا  
 سمت الارس ہے اور مثلاً نصف شب کے بعد آخر وقت نماز عشاء گزرجا نا اون  
 شارون کا جو وقت غروب آفتاب طلوع آوا سمت الارس سے اور مثلاً صبح صادق  
 ظاہر ہونا سہی کا اور پہلنا اے کا عرض اتمی میں ہے علاوہ وال کی یہ ہے کہ سیاہ شام کا  
 پڑ ہی بعد کم ہو کر یا پید ہو لکھ برف ہو کر لکھ ہو دوسرے علامت اوستو میں ہے کہ  
 جب آفتاب سمت الارس نماز بدو سدن ہو کر کے مثل کہ مضطرب کے بعض اوقات  
 میں اور پہلی نماز اور اوقات میں سو وقت نکھر کے غالباً لکھ اکثر شہروں میں اکثر  
 اوقات میں شخصیں نماز کی اسی نماز ہو جاتی ہے اور جائز نہیں ہے تاخیر کرنا نماز میں جان  
 کہ وقت اور کھانڈر جا کر اور پڑھنا قبل وقت کو پس اگر نماز قبل وقت کے پڑ ہی نماز پھر  
 ہوگی تمام نماز قبل وقت کو واقع ہوئی ہو یا بعض نماز تہلیل کے ہو یا مہلک سے سزا  
 ہو یا نہ جاننا ہو اور وقت پہچاننا ہو یا نہ پہچاننا ہو بلکہ اگر نماز کو وقت میں واقع ہو

یہ ہے کہ اگر نماز اول وقت  
 نہ ہو تو نماز دوم کو پڑھنا  
 جائز ہے



حالانکہ وہ شخص چاہتا ہو کہ وقت داخل نہیں ہوا تو بھی نماز اوسکی باطل ہے اور اگر پہلے  
نویا ہو وہ بے ہونا وقت میں ظاہر اسیحت ہی اور جائز نہیں ہے اعتقاد کرنا مظنہ  
دحول وقت پر جب ممکن ہو علم اگرچہ محال ہو اہو مظنہ اذان محمدی یا قول کر  
ایک ماہ ان کے بلکہ دو سال کے بھی بنا بر احوط اور جائز ہے جب ممکن نہ ہو علم  
لین احوط یہ ہے کہ توقف کرے یہاں تک کہ یقین دخول وقت کا ہو جاوے اور یہ  
ظاہر ہو کہ زمان او میں غلط تھا چاہئے کہ اعادہ نماز کا کرے اگر وقت اٹھا  
نماز میں نہ آگیا ہو اور اگر وقت ہو گیا ہو اثنا نماز میں اگرچہ قبل سلام ہو احوط  
لازم نہ ہو تھا اور اگر کوئی شخص مشغول نماز عصر یا عشاء ہو قبل نماز ظہر اور مغرب  
کے پھر اگر یاد آوے اثنا نماز میں عدول کرے عدت سے طرف مذکور کے اور  
عدت سے طرف مغرب کے اور اگر بعد فراغ کر یاد آوے نماز اوسکی جو پڑھی ہے  
صحیح ہوگی اگر وقت مختص میں نماز مقدم کی واقع نہ ہو ہی ہو او دحوط مراعات  
اس شرط کی سبب مسئلہ عدول نہیں ہی اور جائز نہیں ہے نوافل غیر یو اور قضا  
نوافل یومیہ کے بعد داخل ہونے وقت و فیضیہ کے اور قبل ادا کرے فیضیہ وقت کر او  
اسی طرح جائز نہیں کہ نافل واسطی اوس شخص کے جس کے ذمہ بر قضا فیضیہ ہونے نافل  
روز اور نہ نافل شب **باب سوم** قبل اون لوگوں کے لئے جو سجد الحرام میں ہوں  
تقریباً خطیہ ہے اور اسی طرح جو توجہ عین کعبہ کرنے پر قادر ہوں اگرچہ  
سب سے باہر ہوں اور قبل اون لوگوں کا جو دور رکھو خطیہ ہے عین جہتہ اول  
سمت کعبہ ہے نہ تقریباً کعبہ بہر کیف قبل رو ہونا واجب ہے واجب نماز میں  
اور شرط یہی ہے اگر قدرت ہو خواہ نماز استواہ پڑھے خواہ بیٹھ کے خواہ  
لیٹ کے لکن اس صورت میں اگر روٹ سے ہو تو اس لیٹا چاہئے جس طرح روٹ کو  
تو میں لٹا کے ہیں اور اگر چیت ہو تو جس طرح عرض کو اختصار لٹا چاہئے

نہایت احتیاط ہے کہ اگر وقت داخل نہیں ہوا تو بھی نماز باطل ہے اور اگر پہلے  
نویا ہو وہ بے ہونا وقت میں ظاہر اسیحت ہی اور جائز نہیں ہے اعتقاد کرنا مظنہ  
دحول وقت پر جب ممکن ہو علم اگرچہ محال ہو اہو مظنہ اذان محمدی یا قول کر  
ایک ماہ ان کے بلکہ دو سال کے بھی بنا بر احوط اور جائز ہے جب ممکن نہ ہو علم  
لین احوط یہ ہے کہ توقف کرے یہاں تک کہ یقین دخول وقت کا ہو جاوے اور یہ  
ظاہر ہو کہ زمان او میں غلط تھا چاہئے کہ اعادہ نماز کا کرے اگر وقت اٹھا  
نماز میں نہ آگیا ہو اور اگر وقت ہو گیا ہو اثنا نماز میں اگرچہ قبل سلام ہو احوط  
لازم نہ ہو تھا اور اگر کوئی شخص مشغول نماز عصر یا عشاء ہو قبل نماز ظہر اور مغرب  
کے پھر اگر یاد آوے اثنا نماز میں عدول کرے عدت سے طرف مذکور کے اور  
عدت سے طرف مغرب کے اور اگر بعد فراغ کر یاد آوے نماز اوسکی جو پڑھی ہے  
صحیح ہوگی اگر وقت مختص میں نماز مقدم کی واقع نہ ہو ہی ہو او دحوط مراعات  
اس شرط کی سبب مسئلہ عدول نہیں ہی اور جائز نہیں ہے نوافل غیر یو اور قضا  
نوافل یومیہ کے بعد داخل ہونے وقت و فیضیہ کے اور قبل ادا کرے فیضیہ وقت کر او  
اسی طرح جائز نہیں کہ نافل واسطی اوس شخص کے جس کے ذمہ بر قضا فیضیہ ہونے نافل  
روز اور نہ نافل شب

نہایت احتیاط ہے کہ اگر وقت داخل نہیں ہوا تو بھی نماز باطل ہے اور اگر پہلے  
نویا ہو وہ بے ہونا وقت میں ظاہر اسیحت ہی اور جائز نہیں ہے اعتقاد کرنا مظنہ  
دحول وقت پر جب ممکن ہو علم اگرچہ محال ہو اہو مظنہ اذان محمدی یا قول کر  
ایک ماہ ان کے بلکہ دو سال کے بھی بنا بر احوط اور جائز ہے جب ممکن نہ ہو علم  
لین احوط یہ ہے کہ توقف کرے یہاں تک کہ یقین دخول وقت کا ہو جاوے اور یہ  
ظاہر ہو کہ زمان او میں غلط تھا چاہئے کہ اعادہ نماز کا کرے اگر وقت اٹھا  
نماز میں نہ آگیا ہو اور اگر وقت ہو گیا ہو اثنا نماز میں اگرچہ قبل سلام ہو احوط  
لازم نہ ہو تھا اور اگر کوئی شخص مشغول نماز عصر یا عشاء ہو قبل نماز ظہر اور مغرب  
کے پھر اگر یاد آوے اثنا نماز میں عدول کرے عدت سے طرف مذکور کے اور  
عدت سے طرف مغرب کے اور اگر بعد فراغ کر یاد آوے نماز اوسکی جو پڑھی ہے  
صحیح ہوگی اگر وقت مختص میں نماز مقدم کی واقع نہ ہو ہی ہو او دحوط مراعات  
اس شرط کی سبب مسئلہ عدول نہیں ہی اور جائز نہیں ہے نوافل غیر یو اور قضا  
نوافل یومیہ کے بعد داخل ہونے وقت و فیضیہ کے اور قبل ادا کرے فیضیہ وقت کر او  
اسی طرح جائز نہیں کہ نافل واسطی اوس شخص کے جس کے ذمہ بر قضا فیضیہ ہونے نافل  
روز اور نہ نافل شب

نہایت احتیاط ہے کہ اگر وقت داخل نہیں ہوا تو بھی نماز باطل ہے اور اگر پہلے  
نویا ہو وہ بے ہونا وقت میں ظاہر اسیحت ہی اور جائز نہیں ہے اعتقاد کرنا مظنہ  
دحول وقت پر جب ممکن ہو علم اگرچہ محال ہو اہو مظنہ اذان محمدی یا قول کر  
ایک ماہ ان کے بلکہ دو سال کے بھی بنا بر احوط اور جائز ہے جب ممکن نہ ہو علم  
لین احوط یہ ہے کہ توقف کرے یہاں تک کہ یقین دخول وقت کا ہو جاوے اور یہ  
ظاہر ہو کہ زمان او میں غلط تھا چاہئے کہ اعادہ نماز کا کرے اگر وقت اٹھا  
نماز میں نہ آگیا ہو اور اگر وقت ہو گیا ہو اثنا نماز میں اگرچہ قبل سلام ہو احوط  
لازم نہ ہو تھا اور اگر کوئی شخص مشغول نماز عصر یا عشاء ہو قبل نماز ظہر اور مغرب  
کے پھر اگر یاد آوے اثنا نماز میں عدول کرے عدت سے طرف مذکور کے اور  
عدت سے طرف مغرب کے اور اگر بعد فراغ کر یاد آوے نماز اوسکی جو پڑھی ہے  
صحیح ہوگی اگر وقت مختص میں نماز مقدم کی واقع نہ ہو ہی ہو او دحوط مراعات  
اس شرط کی سبب مسئلہ عدول نہیں ہی اور جائز نہیں ہے نوافل غیر یو اور قضا  
نوافل یومیہ کے بعد داخل ہونے وقت و فیضیہ کے اور قبل ادا کرے فیضیہ وقت کر او  
اسی طرح جائز نہیں کہ نافل واسطی اوس شخص کے جس کے ذمہ بر قضا فیضیہ ہونے نافل  
روز اور نہ نافل شب

اور طرح پر لیے اور اگر ممکن ہو رو بہ قبلہ ہو یا نقطہ بعض اوقات میں قبلہ ان میں سے ایک جگہ  
 اور طرح پر رو بہ قبلہ ہونا چاہیے اور اگر کسی جگہ پر رو بہ قبلہ ہو نہ سکے تو اس جگہ پر رو بہ قبلہ ہو کر  
 من اور اس طرح واجب ہے سجدہ بیسویں اور واجب ہے استقبال احوال احتضار اور نماز  
 اور دروغیت اور بیعت و حاکم میں اس طرح واجب ہے علم ہر کام میں کہ نادر و مشہور و بدو و غیرہ میں واجب ہے  
 اگر کسی جگہ میں نماز کا محل ہو یا فاسق ہو یا کافر سے اور اگر باخبر ہو کہ محل  
 کے لیے کسی چار دن طواف نماز پڑھے اگر وقت وسیع ہو اور اگر نماز پڑھی اگر طواف  
 طعن قبلہ کے بعد طاهر ہو کر پشت بہ قبلہ تھا عاودہ کرے اگر وقت باقی ہو اور اگر  
 شباتی ہو تو بیوی جو قبضہ خالی قوت سے نہیں ہو بلکہ اگر طاهر ہو کر قبلہ نماز میں بھیجے بسا  
 کے تہا تو بیوی قبضہ احوط ہو یا ان اگر دویان میں دبیار کے ہو عاودہ فضا لازم  
 نہیں ہو اور اگر انشاء غلیظین طاهر ہو کر رو بہ قبلہ نہیں ہو کر قبلہ کی طرف پہرہ عاودہ اگر کرا  
 یمیں دبیار کی طرف اس قدر نہ ہو اور اگر قبلہ حسین متعین ہو یا دبیار کے ہو جگہ اور اگر  
 اس قدر انحراف ہو گیا ہو عاودہ لازم اور اگر بعد نماز کے متنبہ ہو کر قبلہ کی طرف متوجہ تھا  
 لہذا کہ حسین عاودہ کرنا چاہتا ہو اور وقت فقط ایک کعب کا بانی ہو تو بیوی جو با عاودہ خالی  
 قوت سے نہیں ہو رو بہ قبلہ نہ کرے پشت بہ قبلہ پڑھے ہو بلکہ میں دبیار میں ہی با حیا م  
 جائز ہو نماز اور مسکنان میں جو نجاست تعدیہ سے لینے ایسی نجاست جو بدن پر یا  
 لباس پہننے کے لیے ہو یا خالی ہو اور تعریف اور حسین جائز ہو خواہ اصل مکان ملک کی  
 شہر کا ہو یا ملک غیر ملک منفعت مکان ملک ایسی شخص کی ہو گئی ہو جو اس جگہ  
 کو کسی شخص نے بکرایہ یا بیعہ اور عواہ اس جہت سے کہ ملک نے عیسائی کی ملکیت  
 اس میں رہنے کی اس شخص کے نفی ہو یا انہذا سکوا اور خواہ یہ شخص ملک منفعت  
 ہی ہو بلکہ ملک فقط تصرف کی اجازت دی ہو عموماً یا اجاد دی ہو یا نماز  
 پڑھنے کی عوا یا خواہ اور خواہ مسکن مساجد الاصل میں غفلت میں عوا کے

اگر کسی جگہ میں نماز کا محل ہو یا فاسق ہو یا کافر سے اور اگر باخبر ہو کہ محل

اگر کسی جگہ میں نماز کا محل ہو یا فاسق ہو یا کافر سے اور اگر باخبر ہو کہ محل

خواه حال ملک کا اذن تصرف پر مشابہ ہو مثل اس کے کہ رسم و دوستی مسجد اور مالک میں  
ایسی ہو کہ فساد و فتنہ مالک کا ہو و اور یا خدا اس کو اور معتبر ہے حال جو عالم کا  
ساز و بساز ملک کے مشابہ حال ہے پس اگر علم ملک ہو بلکہ منقطع ہو نماز جمعہ و عید کی نکل جاتا  
اور بتا جائے کہ اصل میں عید کی کوئی مانع مثل دیوار وغیرہ نہ ہو نماز اور عید میں جب کہ آثار  
مالک کے بارگاہی ظاہر نہ ہوں صحیح ہو بلکہ جائز ہو نماز اول میں اگرچہ ملک عید و دیوار  
بھی ہو اور اس طرح جائز ہو نماز پڑھنا کہ میں باپ اور مالک اور فرزند اور دادا اور بیوی  
اور بھائی اور بہن اور چچا اور بھوکی اور مومن اور خالہ اور دوست کو بدو یا  
کے بلکہ اگر شک رضامین ان لوگوں کو ہو یا منقطع ناراضی کا ہو تو بھی جائز ہے  
لکن احوال میں صورت میں یعنی جب منقطع ناراضی کا ہو ترک ہے اور احوال اس کے ترک نماز  
ہو کہ میں ان لوگوں کو جبکہ اجازت اور کی مکان میں داخل ہو نیکی نہ ہو بلکہ خالی توبہ  
نہیں ہو اور نماز میں نہ ہو نہ مکان میں نہ ہو اور اگر ساتھ میں نصیبت کے اضطراب لکن اگر نماز ہو  
مکان کا اور نماز پڑھیں کہ مکان کا اور نماز باطل ہوگی اور اگر غصی ہو مکان کا تا ہوا و جرم ہونا  
نماز کا مکان غصی میں نہ ہونا ہو نماز او کی باطل ہوگی اگر بطون نماز مکان غصی میں  
میں معلوم ہو اور اس طرح جبکہ حرمت جاتا ہو اور بطول نماز نہ جاتا ہو تقصیر  
بلکہ مطلقاً اور اس طرح اگر نماز ہو حرمت اور نہ فساد اور نقص ہو تحصیل احکام  
میں یعنی با وصف تنہا کے تحقق مسائل میں کی ہو نماز او کی ہی باطل ہوگی  
اگر نقص نہ ہو اور وقت میں مسئلہ معلوم ہو واجب ہے عادی نماز کا احوال ہے  
احادیث میں اگر کسی کی تہمت قریب ہو اور جو شخص جائز ہو بدو یا نقص کہ اگرچہ  
وقت کے مسئلہ معلوم نہ ہو اور نقص ہو مگر وجوہ کا محل مشکل ہے کہ وجوہ  
نہ ہونا خلیہ بجان کر نہیں ہو اور شرط ہے پاک ہونا سجدہ گاہ کا بقدر واجب  
اور اگر سجدہ کرے نجاست ہو دل نہ ہو و عادی عادی ہو و غصہ میں اور نقص

نماز واجب نہایت  
صحیح و کامل

نماز واجب نہایت  
صحیح و کامل

وقت کے ہر ارجد واجب ہو نا عادیہ کا غل جھان کر نہیں ہے اور عادیہ کا غل نہ ہوتا ہے  
اور ہر حکم پر توبہ کی ایک لکھ چوبیس ہزار ایک سو و پندرہ سو گنا عادیہ کا عادیہ ہے یا اون چوبیس سو  
سوی سو او گنی ہر نہیں سو لکھ ہر ایک پینے اور کہا نے کی نہ ہوں عبادت کر عبادت  
کہ کتان اور روئی پر ہی سجدہ جائز نہیں ہے اور جو چیز زمین کی نہیں گنی تسبیح  
بلبل اور روٹکھ اور ہر اور کہاں اور گوشت اور حبلی اور باقی اجزائی حلال  
اور حیر کے سجدہ اور چارتر نہیں ہے اور جو چیز زمین کی لکھ لکھ کر اور عادیہ میں نہیں  
ہو گئی ہو اور زمین اور ہر صواق نہ ہو جیسا کہ سونا اور چاندی اور تانبہ اور  
پتیل اور لہو اور الماس اور زنجار اور فیروزہ اور عقیق اور یاقوت اور زمرہ اور ہر  
اوسکر سجدہ اور ہر چارتر نہیں ہے اور اس طرح گیلی شے ہر اور اگر سجدہ کر کے سہوا  
یا غلط اور جائز ہے سجدہ جائز نہیں ہے سجدہ اوسکا صحیح ہے اور واجب نہیں ہے  
اعادہ اگر کر واجب تمام کر چکا ہو اگر ہر سجدہ سجدہ اور عادیہ ہر لکھ اگر ہر  
کسی چارتر پشانی کو ایسی چیز جس پر سجدہ صحیح ہو اور عادیہ ذکر کر کے البتہ اور  
اگر انشاؤں میں سجدہ گاہ کو کوئی لکھ اور لکھ اور یا ہر سجدہ کیل کر سجدہ گاہ اور ہر  
غز او کی باطل ہے اگر یہ وقت آنا تک ہو کر ایک لکھ غز بھی پڑے ہو یا پشانی  
بواسر صلی بن واجب ہے مرد ہر اور غلط ہے چہاں یا قبل اور دبر اور پیشین اور  
غز اور اجیبین ساتھ قدرت اور توبہ کے اور غز سنتی بن غلط ہو دیکھو والا کا  
کوئی پویانہ ہو اور کر سے توبہ نہ لانا یا ایفہ ساق واجب نہیں ہے لکن جو دہر  
اور جو توبہ واجب ہے چہاں یا تمام جان کا مگر توبہ اور دو کو کف دست اور توبہ اور دو  
قدم کا اور باطن قدیم کا چہاں یا احوط ہے کہ توبہ چہاں یا تمام کا چہاں یا سجدہ  
واجب ہو غز جو دہر پشانی سے اور واجب ہے چہاں یا سر کے باطن یا سر کے لکھ  
لو کی نابالغ ہے چہاں یا سر کا غز بن واجب نہیں ہے توبہ واجب ہے ایک چہاں یا جان

توبہ چہاں یا سر

توبہ چہاں یا سر

اور لباس کا ناز میں اور غلطی صحت میں اور اسطرح شرط ہے سیاح جو تلبا کلمہ  
 نہیں پڑھا غصبی کلمہ پڑھیں بلکہ باطل ہے اگر غصبت معلوم ہو اور ضرورت اوس کے  
 پہننے کی ہو پس اگر مجبور ہو یا غصبت معلوم ہو نماز صحیح ہوگی اور اسطرح اگر پہنوں  
 جاد غصبی ہو نا اور جائز ہو گا اگر کسی جامع بنائے تو مثل مدی او کتا یا غیر  
 کے اور اسطرح پوست حیوان ماکول اللحم سے فطر کی تذکیہ یعنی فرج بخرالہ نہ ہے  
 او کتا ہو گو دباخت نہ کی گئی ہو اور اسطرح جائز ہے ناز پشینہ میں ہے اور کھڑا  
 میں بالو کی جو چوہان ماکول اللحم سے نہان اگر وہ تذکیہ ہو یا مویک بالی مویک کن  
 اگر او کتا یا کئی کئی چوہا تو اوکل ملک کا پاک کر لینا واجب ہو گا اور جائز ہے پہنتا  
 اوس کے کپڑا جو غریب یا سبکے باروں سے بنا ہو بلکہ کہاں سے ہی کن احوال اختیار  
 ہے ناز میں سو اوس کے کپڑے جو غریب کے بالو نکالے ہو اور جائز ہے نزدوں کے لیے  
 پہنتا حیر کا جس میں خلط ہو ایسی چیز میں ناز صحیح ہے گو حریر میں گنا ہو چکی  
 حریر مضر نہ سکونہ کہیں اور حرام ہے مرد پر پہنتا حریر برقع کا غیر ناز میں ہے ناز  
 اوس میں باطل ہے مگر چہ ستر عورت نہ ہو اور جائز ہے ضرورت میں اور جائز  
 نہیں ہے ٹوپی ملور قرار بند اور جھڑاب اور بات اس کے جو خیرین ستر نہیں  
 اور جائز ہے پہنتا حیر کا عورتوں کو ناز میں اور غیر ناز میں اور جائز ہے  
 مرد کے لیے پہنتا طلا باق کا بکائنا ناز اوس میں باطل ہے مگر اگر پرانا ہو کہ ناز  
 جب کرایا ہو چلنے سے پہنتا اوس کا اور حرام ہے مرد پر چھوٹی سوئی یا وسیلہ  
 مکینا طلا کا حرام نہیں ہے ناز میں اور نہ غیر ناز میں سکودہ ہو یا غیر سکودہ  
 اور عورت پر پہنتا طلا کا اور ناز اوس میں چھوٹا حرام نہیں ہے اور حرام ہے بکائنا  
 میت میں راج باطل ہے خواہ لباس اس کے ہو خود غیر لباس ناز اوس میں باطل ہے  
 یا نہ ہو اور اسطرح پوست میں غلو سے چلنے کے جو ماکول اللحم ہو اور چھوٹے



مطلق اذان کہ ہے مگر اول میں دو تکبیر نہیں ہیں اور آخر میں ایک تکبیل  
 کم ہو اور بعد ہی علی طبر العلی کے دو مرتبہ قدامت الصلوۃ زائد ہو تیس فقرات  
 اقامت کہ مجموع ششہ میں اور سنت ہے اذان و اقامت نماز پنجگانہ میں اور اقامت  
 قضا فردی ہو یا جماعت مرد ہو یا عورت اور بس شخص کے ذمہ نمازین قضا  
 ہوں اور ارادہ کرے کہ نماز میں پڑھنے کا پہلا ایک مرتبہ اذان و اقامت  
 کہی اور باقی نمازوں میں فقط اقامتہ پر اکتفا کر سکتا ہے اور افضل کہنا دیکھنا  
 ہے ساتھ ہر نماز کے اور اس طرح جب دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھے  
 دوسرے اذان ترک کر سکتا ہے بلکہ سفر میں ترک دوسری اذان کا کر سکتا ہے  
 مطلقاً خواہ دو نمازوں میں جمع کرے یا نہ کرے اور سو نماز پنجگانہ کی کسی  
 نماز واجب سنتی میں اذان و اقامت نہیں ہے لکن نماز عیدین اور آیات اور  
 استسقا اور نماز میت میں جب جماعت ہو سنت ہے تین مرتبہ الصلوۃ  
 کہنا اور دو کہنی کا جب ہے کہ نماز میت کے لئے کہہ رہا ہو لنگے بالعبد کہہ رہے  
 ہوں کہ اور قبل شروع کر اور احوط ترک اذان و اکتفا باقامت ہے خیر تھا  
 میں مثل اذان نماز عصر کے جمعہ کے دن خصوصاً جب کہ جمع کرے دو نماز  
 میں اور اس طرح اذان عرفہ کے دن اور شخص کے لئے جو عرفات  
 میں ہو یا اور اس طرح اذان عشا اور شخص کے لئے جو مغرب میں مشرک الام  
 میں پڑھے اور مثل اس کے ہر نماز پر اقوی سقوط اذان و اقامت دونوں  
 شخص سے جو مسجد میں جاکر نماز جماعت کرے اور امام خارج ہو چکا ہو کہ  
 اگر امام جماعت کا ترک نہایت تو یہی ساقط ہے بلکہ اگر امام مشغول نماز ہو اور خارج  
 نہ چاہو تو یہی دور نہیں ہے سقوط جائتا ہو کہ وہ نماز جماعت ہو  
 ہے یا نہ جاشا ہو واقف ہو عدالت امام سے یا نہ واقف ہو یا فسخ تمام

اگر نماز جماعت میں  
 امام مشغول نماز ہو  
 اور خارج ہو چکا ہو  
 کہ نماز جماعت کا  
 ترک نہایت تو یہی  
 ساقط ہے بلکہ اگر  
 امام مشغول نماز ہو  
 اور خارج نہ چاہو  
 تو یہی دور نہیں ہے  
 سقوط جائتا ہو کہ  
 وہ نماز جماعت ہو  
 ہے یا نہ جاشا ہو  
 واقف ہو عدالت  
 امام سے یا نہ واقف  
 ہو یا فسخ تمام

کو جانتا ہو کہ نماز کا کمال اتنی سی یا بعض کے برہم صحیح واقع ہوئی ہو  
 یا یکہ یا مومنین مجہول احوال ہوں اور نہ معلوم ہو کہ جماعت اور نہ بطور مجہول  
 ہے یا فاسد اور اگر جانتا ہو فسق امام کو اور اس بات کو کہ نماز کسی یا مومنین  
 صحیح نہیں ہوئی ساقط نہ ہوگی اذان اور اقامت اور غرض کہ نہیں ہی سقوط  
 اذان و اقامت میں یہ کہ کسی نماز مقصود ہو اس شخص کو جو اہل جماعت  
 نہ ہو مگر کسی ایک اگر جماعت نے ظہر پڑھی ہو اور یہ شخص بارادہ غصہ کیا  
 ہو تو یہی سقوط ہو گا یا ان اگر جماعت نے مثلاً نماز عصر پڑھی ہو اور یہ شخص  
 بارادہ مغرب چاہے تو اذان و اقامت ساقط نہ ہوگی اور فرق نہیں ہے  
 اس میں کہ یہ شخص جانتا ہو کہ جماعت نے اذان و اقامت کی ہے یا نہ جانتا  
 ہو بلکہ اس قدر کافی ہے کہ نہ کہنا معلوم نہ ہو اس طرح فرق نہیں ہے  
 اس میں کہ امام اور یہ شخص دونوں حاضر ہوں یا مسافر یا امام حاضر ہو اور  
 یہ مسافر ہو یا بالعکس اور سقوط اذان و اقامت مخصوص اس جماعت کے نہیں  
 نہیں ہے جو پہلے دار و مدہو بلکہ جو شخص دار و مدہو خبیث کہ جماعت اہل اسکے  
 بعض اشخاص باقی رہیں گو وہ کسی جماعت کے لوگ شرف ہو گئے ہوں  
 اذان و اقامت اوس سے ساقط ہوگی اور اگر غرض میں دار و مدہو نہ ہوں  
 میں مردن کو تو ان سے بھی اذان و اقامت ساقط ہوگی میں مردن  
 میں سقوط مردن کے جو ہر جا ب اقل نیت کر بیان میں ہے  
 حضرت اوس کی اور جیکہ کہ خود ہے نیت میں مثل قصد اقل ترین  
 فعل کے اگر مشترک ہو مثل قصائے نماز ظہر کے اگر کسی دن کی ہو یا یکہ  
 اپنی ہو اور ایک نیت کی ہو اور با جابرہ وغیرہ اس پر واجب ہوئی ہو  
 اور قصد قربت گناہ محبت و غم میں اور قصد و حوصلہ واجب میں اور

نیت کے بیان میں



استحباب سنت میں اور ادا وقت میں اور قضا غیر وقت میں اور تمام کچھ کے لئے  
میں یہ کہہ کر نہیں ہے لکن احوط ہے اور معتبر ہے یہاں تک کہ نیت میں لکھ  
ناز نہ ہو اور معتبر میں مکروہ ہو اگر اقامت ہو اور وقت نیت قبل غار میں ہو  
مگر نزدیک تکبیر الاحرام کی یعنی شروع تکبیر الاحرام میں باقی ہو اور واجب ہے  
باقی رکعت نیت کا آخر غار تک اور نیت شرط ہے نہ کہ لکن شرط وجود کی یعنی  
ترک سے اوس کے ناز باطل ہوتی ہے عمد ترک کیا ہو یا سہو سے یا جہالت سے  
اور قضا نماز میں غافل ہو جانا نیت سے سبطل نماز نہیں ہے **باب دوم**  
قیام میں واجب ہے کہ کھڑا ہونا نماز واجب میں یومیہ ہو یا غیر یومیہ وقت تک  
کھڑے رہے اور حال قرائت میں اور متصل رکوع سے اور بعد رکوع میں چند ساتھ کر  
مستحب ہے ہو اور رکن انہیں فقط دو قیام میں ایک قیام وقت تک اور دو قطر ضیا  
متصل رکوع اور مراد رکن سے وہ چیز ہے کہ جس کا چھوٹ جانا عمد ہو یا سہو سے  
ناز کو باطل کرے اور قیام متصل رکوع سے حفظ قیام کا ہو جس کے بعد قیام  
رکوع کیا جائے اور شرط صحت ہے حال نیت میں اور سنت ہے حال مندوب یعنی  
اور مراد سنت سے یہ ہے کہ ترک قیام مع اوس عمل مندوب ہے کہ کرنا جائز ہے  
نہ یہ کہ عمل مذکور بیہوشی کے کر سکتا ہو اس واسطے کہ عمل کو سنت ہو لکن قیام شرط  
اس کی صحت کی ہے اور قیام جو معتبر نماز میں ہو قیام ساتھ انتصاب علی  
کی ہو یعنی کھڑا ہونا اس طرح کہ عرفا انتصاب صادق ہو اور کہیں کہ عید  
کھڑا ہو اور یہ حاصل وقت ہوتا ہو کہ جب پہلے آدمی کی عید ہی ہو اور لازم ہے  
حال قیام میں کسی چیز پر تکیہ نہ کرے اسطوریہ کہ اگر تکیہ بنا لیا جائے کہ زمین  
اور تکیہ کرے عمد انہو بھی باطل ہوگی اور اگر سہو کرے اوس قیام میں  
رکن ہے تو بھی احوط بطلان ہے اور واجب ہے کھڑا ہونا اور وقت میں

نیت نیت نیت نیت  
نیت نیت نیت نیت  
نیت نیت نیت نیت  
نیت نیت نیت نیت

اور چاہے یہ نیکو انسانہ پھیلا جائے ہیبت قیام کی جاتی رہے اور اس بطرح لازم ہو کہ  
 حالت قیام میں یعنی جنبش نہ کرنا اور اگر عاجز ہو کر نہ ہو تب تک کہ تو نیکو کرے اور  
 اگر بعض نمازیں قیام ہو قیام بہا و بعض میں نہ ہو تو بقدر امکان قیام واجب ہو گا اور اگر قدرت  
 قیام کی فقط ایک جزو میں ہو لکن جزو میں نہ ہو بلکہ اختیار میں اس کے ہو جائے پھلے جزو میں  
 کہ اپنا چاہے دو سر میں تو اس صورت میں پھلے جزو میں کھڑے ہونا چاہئے لکن اگر دو سر قیام  
 قیام میں ہو تو اول میں کہ نہ ہو تو خالی اس کمال سے نہ ہو لیس قیام ترک نہ کرے اور  
 اگر عاجز ہو کر نہ ہو تب تک کہ تو نیکو کرے اور اگر عاجز ہو کر نہ ہو تب تک کہ تو نیکو کرے اور  
 معنی سے کہ اپنے اسکان سے باہر نہ کھڑے قیام کو اور اگر اوصاف عاجز ہو کر اسنادہ نماز  
 نماز باطل اور کافی ہے تحقق عجز میں الرشید رجس کا تمام شاق ہو یا باعث زیادتی مرض کا ہو  
 یا حد مرض کا اور مظنہ کافی ہے ان امور میں اگر بیٹھنے سے بھی عاجز ہو بدون تکیہ کے  
 تکیہ کرے کسی چیز پر اور اگر سیدھا بیٹھنا نہ ہو تو جتنا ممکن ہو اس کے تکیہ کرے اور اگر  
 اصلاح ممکن نہ ہو حتیٰ بابت غیر تکیہ کے نماز پڑھے اور واجب کر دے کو بائیں کر دے بر مقدم کھڑے  
 ہو کر اور بائیں کر دے لیٹے کو مقدم رکھے چپ لیٹے پر اگر ہو کر اور ان احوال میں تکیہ کسی چیز  
 پر نہ کرے مگر جبکہ عاجز ہو اور حیوان یا غیر نماز ہے مذکور کیلئے آخر وقت تک خصوصاً جب عید الا  
 عذ کی ہو بلکہ وجوب اس صورت میں خالی قوت سے نہیں ہے **باب سوم**  
 تکبیر الاحرام واجب ہے اور رکوع نماز میں یعنی باطل ہوئی ہے نماز نہ کہنے سے اس کا  
 خواہ عمدہ نہ کہ یا بھٹکے سے یا جہالت سے اور بھی حکم ہے ہر رکوع کا پس اگر  
 تکبیر الاحرام نہ ہو تو تکبیر رکوع فقط کافی نہ ہوگی اور ایک تکبیر مشترک تکبیر الاحرام  
 اور تکبیر رکوع کی نیت سے نہیں ہو سکتی ہے حتیٰ کہ اگر ماسوم ہو اور خوف نہ پالے  
 رکوع امام کا کہتا ہو تو یہی ایک تکبیر کافی دونوں سے نہ ہوگی اور تکبیر الاحرام میں دوسری  
 تکرار علیہ وجوب نماز میں میں مثل استقبال لہذا ذیہ کے اور نماز میں یہ شرط ہے

اگر دو سر قیام  
 قیام میں ہو تو اول میں کہ نہ ہو تو خالی اس کمال سے نہ ہو لیس قیام ترک نہ کرے اور

معنی سے کہ اپنے اسکان سے باہر نہ کھڑے قیام کو اور اگر اوصاف عاجز ہو کر اسنادہ نماز  
 نماز باطل اور کافی ہے تحقق عجز میں الرشید رجس کا تمام شاق ہو یا باعث زیادتی مرض کا ہو

**باب سوم تکبیر الاحرام**

کہ تہ تیغ یعنی ابتدائے نماز اس سے کرے اور واجب کہ تمام تکبیرات قیام میں پس اگر ضرورت  
 ہو کر سے کرے اور بے تمام کئے رکوع میں چلا جائے یا وہ خواہ غیر ماہوم یا اوٹھنے میں کہ نماز  
 اس کی بطلان اور زوال ہے یا نہ کہ تکبیر الاحرام کا اسطرح سے کہ لفظ اللہ اگر بنا جاری کرے  
 اولیٰ اور اگر دونوں میں ہمزہ قطع کی خواہ بلند اور اگر خواہ آہستہ پس اگر کوئی چیز بجا و گانا یا بل  
 ہوگی اور اس طرح بطل ہوگی اگر کوئی اگر اللہ یا عوض میں لفظ اللہ کے یا لفظ اگر کوئی لفظ اور ہم  
 معنی کی بات جبراً دس کا کہی اور اگر یا نہ ہو تکبیر الاحرام تو سیکھنا اور کسی سے واجب کا کوئی اثر نہ  
 تاخیر اول وقت کے واسطیاً نہ کرنے تکبیر الاحرام کے اگر یا نہ ممکن ہو واجب اور اگر کسی نہ ہو سکیا  
 ممکن ہو تکبیر متوکل یعنی یا ہوا وہی پر اذکار کے لفظ صحر سند میں القضا خالی تامل سے  
 نہیں ہے اگر اذکار ممکن ہو کہ لفظ اللہ اس کے ترجمہ پر کرے اور اگر ترجمہ چاہے کسی زبان میں چاہے  
 اور اس طرح کہ کسی زبان اور غیر انیکو فارسی یا مقدم کہم اور بعد ان دونوں کے فارسی مقدم کہنا  
 اس طرح اس طرح کہ نماز زبان ترکی کا احوال اور جو کہ کوئی نام ممکن ہو کہنا اوتا کہ اگر  
 اصلاً ممکن ہو چاہے کہ دلیس کہے اور شاہ اوٹھی سے کرے اور حرکت زبان نہ ہو اور چلا  
 تکبیر الاحرام کے اور چھ تکبیریں کہنا مستحب ہے اور اس میں اختیار کہ چھو جا، تکبیر الاحرام  
 اور دے مگر افضل ہے کہ ساتوں تکبیر میں قصہ تکبیر الاحرام کا کرے اور اگر تکبیر  
 تکبیر الاحرام کہی یا نہیں پس اگر تہ شروع کر چکا ہو اللہ اس شک بظن نہ کرے بلکہ فعل  
 بعد تکبیر الاحرام محل اسکا ہو نہ ملے عاقوبہ اور سفادہ کے سب کو بھی اگر شروع کر چکا ہو تو بھی  
 التفات نہ کرے اور اگر محل تکبیر سے نہ بڑا ہو اور شک کرے تو غیر الاحرام ہے اور یہی حکم  
 ہے جمع نماز کا اور اگر شک ہو کہ تکبیر جو کسی ہے تکبیر الاحرام ہے یا تکبیر رکوع یا تکبیر بعد  
 رکوع نہ اس کے تکبیر الاحرام ہو برا اور سبط اس کو شک کرے زمین کی تکبیر رکوع اس کی  
 یا بعد رکوع کے بنا اول ہو کرے یا چہارم یا بیاد قوت میں یا واجب پڑنا حدیث کا  
 پہلے اور دوم رکعت میں نماز دہانے کو نماز رکعت میں نماز رکعت میں نماز رکعت میں نماز رکعت میں

یا ہوا وہی پر اذکار کے لفظ صحر سند میں القضا خالی تامل سے

نہیں ہے اگر اذکار ممکن ہو کہ لفظ اللہ اس کے ترجمہ پر کرے اور اگر ترجمہ چاہے کسی زبان میں چاہے

اور اس طرح کہ کسی زبان اور غیر انیکو فارسی یا مقدم کہم اور بعد ان دونوں کے فارسی مقدم کہنا

پہلے اور دوم رکعت میں نماز دہانے کو نماز رکعت میں نماز رکعت میں نماز رکعت میں نماز رکعت میں



اور ادغام صغیر اور مد لازم کا لکھن و جوب انکا اور سوکا انکو جو کچھ طریقوں کے نزدیک لازم ہے  
 ممکن ہے اور ظاہر ہے کہ واجب نہیں ہے مگر ادغام اوسط لازم کہ حکم قدیم ہے ان میں سے  
 پس اچھا اسطرح کے بان ادغام ایک کلمہ میں اور سیطرہ جو کچھ لغت عرب میں جدا ہونا کہنا  
 اور سکا واجب ہے اور احوط یہ ہے کہ وصل بسکون قحط اور نہ بکرت کرے یعنی جہاں وقف کردہ  
 حرف آخر کی حرکت کو باقی نہ رکھ کر لڑا سے اور بعد سانس لینے کے ٹھہرے دوسری نقطہ کو اور  
 جہاں دوسرے وان حرف آخر کی حرکت نہ گرائے بلکہ باقی رکھے اور قحط اور دوسری نقطہ کے لکھن  
 لازم اسکا بھی ممکن ہے اور جو شخص تمام نہ جانتا ہو سیکھنا اور سننا ہی اور اگر ممکن نہ ہو یا وقت  
 تنگ ہو غازی جماعت شر ہے اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہ ہو احوط یہ ہے کہ کسی ٹپہنیو الیکے ساتھ  
 چڑھنا جائد اور اگر بھی ممکن ہو قرآن میں دیکھ کے پڑھتے اور اگر نہ ہو سکے تو جتنا احمد یاد  
 حتیٰ اگر ایک آیت بھی یاد ہو تو ایسکو مکرر پڑھتے اتنا کہ مقدار حمد کے برابر ہو جاوے اور اگر وہ  
 بھی نہ ہو سکے تو اور بتا قرانی سو احمد کے متعارف ہر اوس کے پڑھتے اگر یاد نہ ہو دال جلیل اور تکبیر اور  
 تسبیح کے علی الاطلاق اور وہ ہے کہ تہلیل اور تکبیر اور تسبیح کو مکرر بعد حمد کے بجا لاوے اور  
 دونوں صلوٰتوں میں چاہیکہ جزو ملفوظی برابر حمد کے ہوں نہ جزو ملفوظی اور اگر کوئی چاہتا  
 اوس کے پڑھنے بجا لاوے اور جماعت میں نماز کا اثر منہا اور شہر نہیں اور عظام کہنا میں کا آخر میں  
 حمد کے بلکہ حرسا سکی مطلقا اور احوط ہے اور تہنیری اور خوشی کہتے ہیں احیاء جائز ہے  
 ہی طہیر اور چاہے سبحان اللہ ولکلم للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر میں ہر وقت اچھا  
 پڑھیں اور بھی اس احتیاط کا کرے اور سیطرہ احوط ہے چڑھنا استغفار کا آخر تسبیح میں کہ  
 اور جو حضور بجا دے کو خوشی چڑھنا کا بجا لاوے احتیاط یہ ہے کہ آخر کی دیکھیں میں چوں کہ لازم  
 ہے طہیر منہا تبعد مذکور کا افضل حدیث ہے تو تسبیح کا تسبیح کہنا احمد نہیں ہے  
 بلکہ اگر اس میں تہنیر کہے کہ کہنا اسکا جائز ہے تو لازم بلکہ تسبیح کا بھی جائز ہے اور تسبیح کا عرب  
 نہ کہہ رہے طہیر منہا ہے یعنی تسبیح اللہ توہید و تہنیر و تہنیر و تہنیر و تہنیر کے

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ  
 احوال یہ ہے کہ بعد شروع کرنے تسبیح کے بعد دل طرف حمد کے نکرے بلکہ خالی توبہ سے  
 نہیں ہے اور احوال یہ ہے کہ ایک رکعت میں تسبیح اور دوسری رکعت میں حمد پڑھے اور  
 واجب ہے کہ بعد حمد کے پہلی اور دوسری رکعت میں ایک سورہ اور پورا پڑھتے وسیع اور  
 امکان و اختیار میں اور واجب ہے تقدیم حمد کی سورہ برادر اگر سہواً پڑھے حمد کے پڑھنے کے قبل  
 رکوع کے یا احوال عاودہ کرے سورہ کا بعد حمد کے اور اگر رکوع میں یا احوال عاودہ کرے تدارک کی  
 نہیں ہے اور حرام نماز واجب پڑھنا دو سو لکھا ایک رکعت میں اور باطل ہے نماز اور سورہ لالی  
 کا وقت تنگ میں کہ جس کے پڑھنے سے نقصان نماز ہو وقت کے واقع ہونے اور پڑھنا غرام کا  
 اور وہ چار سو ہیں جن میں سجدہ واجب اگر ہوا پڑھے اور یا نہ آدھ نماز میں یا یا آدھ  
 بعد رکوع کے تو نماز صحیح ہے اور اگر یا آدھ سے قبل رکوع کے آویزہ سجدہ پڑھی ہو تو ترک کرے  
 اور سو گویا اور دوسرے پڑھے اور اگر سورہ تمام ہو گیا پورا وقت یا آدھ سے ظاہر کافی ہے  
 جگہ اگر بڑیا سجدہ کو یا آدھ سے تو بھی ظاہر کافی ہوگا اور دو صورتوں میں سجدہ ملا دینے  
 نماز کے کرے اور احوال یہ ہے کہ اگر نماز میں بھی سجدہ بطور اشارہ کرے اور یا الصلے  
 اور اگر تسبیح یہ پڑھو ایک سورہ میں اور الفیل اصل بلا میرہ نہ ہو یہی ایک حدیث  
 کہن البسم کہنا در میان میں واجب ہے اور حرام سے سورہ قل ہی اللہ اکبر  
 شروع کرنے کے بعد کرنا کسی اور سورہ کی طرف اور اسی طرح قل یا ایہا  
 الذین آمنوا ذکر سورہ کرنا شروع کے مگر نماز میں اور ظہر روز جمعہ میں عدول  
 طرف سورہ حمیمہ اور یا فقیر کر سکتا ہے اور سو قل هو اللہ احد قل یا ایہا الکافرون  
 بر سورہ میں عدول جائز ہے جب آدھ سے زیادہ نہ پڑھ لیا ہو کہ لغت میں آدھ  
 تین ہوں واجب ہیں کہ نبی سورہ کا وقت شروع کرنے والے کے کو اگر عدول کے ایک  
 سورہ سے یا دوسرے سے کرے یا سورہ کو پڑھے یا سورہ کو پڑھے یا سورہ کو پڑھے یا سورہ کو پڑھے

یا ایہا الذین آمنوا

یا ایہا الذین آمنوا



ممکن ہے کہ اس نماز کا اگر فراموشی ہو چو کہ جو کے حد رکوع تک ہو داخل فراموشی ہوا  
 اور ذکر میں ہے پس احتیاطاً اس صورت میں یہ ہے کہ تدارک رکوع نہ کرے اور نہ رکوع  
 اعادہ نماز کا کرے اور اگر تھوڑا ختم ہوا اور حد رکوع تک پہنچا ہو کہ رکوع ہو کر رکوع  
 سیدھا ہو جاوے اور رکوع کرے لکن احوط اعادہ نماز ہے اور اگر سیدھا گیا ہو اور نہ یاد  
 رکھی ہو رکھا ہے یا ابھی نہیں کیا تو رکوع کرے اور اگر سجدہ میں داخل ہو گیا ہو شک ہو کہ  
 میں تو اعتبار اس کا نہیں ہے اور اگر خم ہو گیا کیلئے اور شک کرے کہ رکوع کیا یا نہیں کیا  
 تو احتیاطاً تدارک رکوع کرے اور اعادہ نماز کرے لکن احتیاطاً رکوع کے دو مرتبہ سے  
 کہ اولیٰ ہو اور بقدر تکرار اعادہ نماز نہ کرے اور اگر تدارک رکوع میں یاد آجائے کہ  
 رکوع کر دیا ہے نماز اس کی باطل ہے اور دوبارہ رکوع میں جبکہ اتنا کہ دو رکعت چھلنا  
 زانو پر رکھ سکے اور شخص خلق یا بسبب مرض کے بہت راکع ہو واجب و اہل  
 رکوع کے تھوڑا رکع ہو اور کسی عذر سے خم نہ ہو سکتا ہو رکوع کیلئے بتنا جائے تو احتیاطاً  
 ہو سکے خم ہو اور اگر اصلاً ممکن نہ ہو اشارہ رہنے لے اور اگر زمینہ بھی ممکن نہ ہو  
 دو نواں کہیں سے اشارہ کرے اور اگر نہ ممکن ہو تو ایک انگلی سے اشارہ کرے اور اگر نہ  
 میں اور ٹھہرنا لقمہ ذکر کے اور سیدھا ہو یا بعد رکوع کے اور ٹھہرنا لقمہ ذکر کے  
 عرفا ٹھہرنا لقمہ ذکر اور جو انہیں ممکن نہ ہو واجب ہو گا اور کوئی انہیں سے رکعت نہیں ہے  
 اور حکم ان کے سبب فاسل حکم شک کے ہے اور حکم شک کا بکفرہ الحرام میں گذرنا اور  
 ذکر رکوع میں سبحان ربی العظیم اکر تہ سبحان اللہ میں تہ او احوط یاد  
 کرنا و جحد کا بوسبحان ربی العظیم کے ہے بلکہ خالی قوت سے نہ بدین ہے لکھا احوط میں  
 کہنا سبحان ربی العظیم و الحمد کا ہے وقت و سبع میں اور اگر انداز  
 مستحب ہے اور احوط یہ ہے کہ ذکر واجب کو میں کر لے اگر رائد واجب کو میں  
 ہو اور احوط یہ ہے کہ پہلی مرتبہ میں قصد خوب کرے اور حال ضرورت میں کافی ہو

اور اگر نہ ہو  
 رکوع نہ ہو





ایک کر کے دو یا کئی یا تین اعضا کرے اور واجب، محکم، منع، رک پشانی، کھڑکی، کچھ، مقام  
 یا م سے چاروں شکل سے زیادہ بلند نہ ہو اور حد یہ ہے کہ اس سے زیادہ بہت بھی نہ ہو اور باقی اعضا  
 سب جو میں پستی اور بلندی زاید چاروں شکل سے مقرر نہیں ہے، اگر چاروں حد یہ ہے کہ زائد اس سے جو  
 اور اگر پستی یا بلندی ایسی چیز جو چاروں شکل سے زیادہ بلند نہ ہو تو واجب ہے کہ یا پشانی یا کھڑکی یا  
 کچھ یا م سے بلند ہو اور اگر پستی یا بلندی ایسی چیز جس میں سجدہ نہیں جائز ہے واجب ہے  
 کہ پشانی یا م یا کھڑکی یا م سے بلند ہو اور اگر پشانی یا کھڑکی یا م سے بلند ہو اور اگر پشانی یا کھڑکی یا م سے بلند ہو  
 نہیں ہے اور اگر اتنا جھکا ممکن نہ ہو جتنا ممکن ہو جھکے اور سجدہ گاہ کو بلند کر کے پشانی یا  
 کچھ یا م سے بلند کرے اور اگر اصل جھکا ممکن نہ ہو سجدہ گاہ کو اوٹھا کے ماتھے کو گناہی اور اشارہ سر کرے اور  
 اگر نہ ہو تو نو انگلیوں سے اور اگر کچھ بھی ہو سکا تو ایک انگلی اور حد یہ ہے کہ اشارہ سجدہ کا حق ہو یا  
 سے زیادہ ہو اشارہ رکوع سے اور اگر ممکن ہو کر پشانی یا کھڑکی یا م سے بلند کرے واجب ہے کہ پشانی یا کھڑکی یا م سے بلند کرے  
 اور اگر کھڑکی یا پشانی کے رکھنے میں کچھ بھی ہو پشانی یا کھڑکی یا م سے بلند کرے واجب ہے کہ پشانی یا کھڑکی یا م سے بلند کرے  
 حالت اختیار میں زمین پر رکھنا سات چیزوں کا اعضا سے پشانی اور دو کون  
 وحش بعد دو نو یا نو اور نو نو انگلیوں سے پر کے اوکانی ہے کچھ میں مسمیٰ اور حد یہ ہے کہ اشارہ  
 دھننگہ شہد کے طول میں نہ ہو اور چاروں حد یہ ہے کہ کچھ زمین پر ڈالے نقطہ رکھ کر کھڑکی یا م سے بلند کرے  
 اس کے کھڑکی یا م میں نہیں پڑا لے کافی نہیں ہے اور واجب ہے کچھ میں ذکر اور شہادہ تذکر  
 اور سر اوٹھا اس حد سے اور شہادہ سر اوٹھانے کے سجدہ اول سے اور احتیاج ہے ذکر سجدہ  
 اور نماز یہ ہے کہ ذکر سجدہ واجب اور احتیاج ذکر رکوع کے ہر رکوع میں کچھ گری میں  
 پہلے تمام رکعات کے الا علی کہے یا سجدہ تمام تشهد سلام میں اور میں فیض  
 میں یا اول تشهد واجب ہے بعد کعتی نماز میں ایک بعد دوسری رکعت کے  
 نماز میں میں یا اول تشهد دوسری رکعت کے اور دوسری رکعت کے

۱  
 گبر بنده ای از کس که بگوید  
 با کس که بگوید اگر بگوید  
 از کس که بگوید اگر بگوید  
 چو تو شمع صورت اوئی کی  
 این صورتش بی چینی  
 کوا و سار که بگوید  
 کوا و سار که بگوید

نازک حیات پر شہدِ سلامت

نمازوں میں بھی دو نوافل واجب ہیں پہلا بعد دو رکعت کے اور دوسرا بعد چوتھی کے اور  
 نوافل میں سنت ہر اور شرط صحت ہی اور واجب ہے بیٹنا حال تشہد میں اور استسقاء  
 فکر واجب کے اور ذکر واجب باتین اور صلوات میں اور جو یہ اس طرح کہ اگر اٹھیں  
 اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
 اور زیادہ اس پر ہے کہ یوں کہ اگر اٹھیں اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور اگر اٹھیں اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 اسکا خالی قوت نہیں ہے اور دوسری تشہد میں محافظت عربیت مراد ترتیب کلمات  
 بطور مذکور اور پے در پے پڑھنا اور نفا اور تشہد میں نہیں ہے پس اگر پہول جاو تشہد  
 کو اور یاد آوے قبل رکوع کے بیٹھ کے تشہد پڑھے اور اگر یاد آوے بعد رکوع میں جا کر غار  
 تمام کرے اور بعد فراغ تشہد کے قضا کر دے جو با اور دوسری سہو بعد اس کرے اور اگر تشہد اخیر  
 جاوے قبل سلام یاد آوے پڑھے اور اگر بعد سلام یاد آوے قضا کرے اور سجدہ پڑھے  
 اور اگر حدث صادر ہو یا ہو احتیاطاً اعادہ نماز کا یہی کرے اور قضا نہ پڑھے اور سجدہ ہو  
 اور حکم تشہد میں دہی ہے جو گذر ائمرہ الاحرام میں اور کما سجدہ ہو گا تو قضا تشہد  
 کے واجب ہے وفضل دوم واجب، سلام نماز واجب بلکہ خبر نماز اور اسکی دو غائبیا  
 میں ایک السلام علینا وعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا اللہ اکبر علیکم  
 ہیں جو ان دونوں میں پڑھنا ہے نماز سے خارج ہو گا اور جو یہ السلام علیکم کے ساتھ  
 الحمد للہ ہی کہیں اور اس قیاد کو ترک نہ کرے اور سخت ہے کہ بنا ویرانہ نماز  
 کا بعد ورنہ اللہ کے اور جو یہ کہ دو سلام پڑھے ترتیب کو خاتمہ نہ کریں دوسرے اول  
 قنوت دو رکعت میں ہر نماز کے سنت کے کسی نماز شفع میں اور جو یہ کہ ہے اور اگر قصہ طویل  
 پڑھے اولیٰ ہو گا اور پہلی رکعت میں غار حیرہ کے قبل رکوع کے اور دوسری میں بعد رکوع  
 ہے اور نماز بعد میں پہلی رکعت میں یا قنوت قبل رکوع اور دوسری میں یا قنوت

نماز

واجب

نماز واجب

رکوع کے سنت ہیں اور سنت ہی قنوت قبل رکوع نماز وتر میں بلکہ نماز یومیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے نماز میں احتیاطاً یہ کہ ترک نہ کرے پڑھنا قنوت کا دوئم شرطیہ اور اجزا اور احتیاطاً اور سنت  
 میں عورت اور مرد کا ایک ہی حکم ہے مگر یہ کہ سنت ہی عورت کو دونوں پر ملا کر رکھنا اور مرد  
 سینہ پر اور حال رکوع میں دونوں پر اور وقت چلنے کے بعد میں اعضا کو باہم ملا کر رکھنا  
 اگر کھانا پیٹنے میں دونوں پر اور قنوت قبل و بعد میں کھانا اور پیٹنا البتین بعد اس کے پیٹنے  
 جانا اور حال سج میں زمین پر جھٹکنا اور اعضا کو ایک دوسرے پر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کو زمین  
 پر پھیلا کر رکھنا اور پیٹنا البتین پر اور ملا دو دونوں زانو کو نکا اور ملا کر رکھنا نماز میں سے  
 اور ملو کھڑے زمین پر رکھنا اور وقت اوٹھنے کے سیدھے اوٹھ کر اور پشت کو بلند کر کے اور  
 اطفال پر نماز مستحب ہے لیکن اور احکام نماز میں لڑکا شامل نہ کرے اور لڑکی شامل نہ کرے  
 لے ہو مگر لڑکا لڑکی میں نہجست سو ہم نمازیات میں واجب ہوئی، نماز مرد و عورت  
 اور خفیہ پر چاند گھن اور سورج گھن سے پورا ہو یا نہ اور زلزلہ سے متوجہ ہو یا نہ ہوا اور  
 تنہا اور سرخ اور تاریک شدید اور کھل اور چمک میں جو عادی یا پہلو اور جس سے اکثر لوگ  
 زمین اور پہاڑ دو رکعت ہی رکعت میں پانچ رکوع اور دو سجدا ہیں اور محمدی میں کعبہ  
 ہوتی ہیں اور کعبہ میں دو ہی طرح نماز تمام حمد کا اگر رکعتیں سورہ تمام پڑھ کر کے اور  
 اس طرح جس رکعت میں سورہ تمام پڑھے اور پہلی اور چھٹی رکعت میں سورہ تمام چار طرح  
 اور صلی کو اختیار ہے اس میں کہ چاہی رکعت میں حمد اور سورہ تمام پڑھے اور چار رکعت  
 اور چھٹی رکعت میں چار اور تفریق کر لے برائے کو دونوں سورہ میں کسی دس رکعت پڑھ جائے  
 بعض ایک سورہ کے پانچ رکعت میں اور باقی پانچ رکعت میں پانچ سورہ کا پڑھنا  
 اور اس طرح جائز ہے جمع کرنا دس ایک رکعت کے پانچ رکعتوں میں درساں نماز  
 سورہ کا ایک کے اور اوقات بعض کے لیکن یہاں احتیاط یہ کہ ہر رکعت میں پانچ سورہ پڑھے  
 یا ہر پانچ رکعت میں ایک سورہ تمام کرے اور پانچ نماز سورج گھن اور چاند گھن کا ہر رکعت

سبب سوم نماز نمازیات

سیدنا ابوبکر  
رضی اللہ عنہ

بیان لواحق نماز

سے ہر وقت تک کہ جب بالکل چھوٹ جاوے لکن احوط یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے  
چوتھا شروع ہوا اور نماز زلزل کی اور باقی اخلافت اسلامی کی آخر تک ادا لکن نماز  
ہونا نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ تاخیر نہ کرے اور شرط نماز ادا نماز آیات میں مطلع ہونا  
براہ سطر نماز کی گناہیں کہنا وقت کا بقدر ادا نماز باطل اجنبیوں اور حریفوں  
میں بنابر شہور اور احوط بڑھنا نماز کا ہر مطلقاً اور زلزلہ میں شرط نہیں ہے گناہیں وقت  
اور واجب ہے قضا نماز گنہ کی اگر پورا گنہ ہو خواہ ہو نماز نہ پڑھی ہو یا مطلع  
ہو یا نہ ہو اور واجب پورا گنہ نہ ہو تو اگر علم نہ ہو اسکا بیان تک کہ وقت اسکا گناہ  
قضا واجب نہیں ہے اور اگر معلوم ہو وقت میں لکن نہ پڑھی ہو یا سہواً قضا واجب  
اور جب کوئی آیت نہ پڑھی ہو یا سہواً قضا واجب ہو اگر علم نہ ہو اسکا مقدم ہو اور  
اگر دونوں کا وقت وسیع ہو غیر ہے جسکو چاہے مقدم لکن لغت ہو یا سہواً احوط ہے  
بسیب چہارم لواحق نماز میں اور اس میں کئی باب ہیں **باب اول**  
سبطلات نماز میں جائز نہیں ہے تو نماز کا با اختیار اور خوف یا ضرر میں مثل گھڑنے  
غلام کریمہ کے اور مارنے سانپ کے جو کاٹنا چاہتا ہو جائز اور باطل ہوتی ہے  
ٹوٹنے سے وضو یا غسل یا تیمم کے اور کلینے اور غسل سے کہ جو جو کہ صورت نماز  
اور سکون طول سے جواباً ہو بلکہ ترک فعل کثیر مطلقاً احوط ہے گو صورت صلوٰۃ  
ممنوعہ سے لکن اگر سہواً واقع ہو تو سبطل ہو گا مثل فعل قلیل اور سکون قلیل کے  
اور یہی باطل ہوتی ہے نماز کہانے سے اور پینے سے عداً اگر فعل کثیر ہو اور اگر ہو  
تو بطلان شکل ہے لکن احوط ہے اور سہواً کہانا اور پینا سبطل نہیں ہے اگرچہ  
فعل کثیر ہو مگر جب صورت نماز ہو جاوے سطر سبطل نماز ہے کلام کرنا عداً  
یا جملہ اور سہواً سبطل نہیں ہے لکن واجب ہے اور پورا اس کے سجدہ سجدہ اور  
کلام سبطل سے واپس ہے جس میں دو چیزوں یا زیادہ کو محل ہیں یا ایک

حرف جو جس سے سنی سچ میں آدین اور کانکھنا اور کراہنا اور ٹھنڈی سنی فریضہ احکام  
 سلام میں ہر اگر حرف اوس سے پیدا ہوا اور خوف خدا آہ کہنا اور نہ سچ کہ جانے ہو یا  
 باطل کرنا ہے نماز کو نہیںنا فقہہ مار کے عہد اور سبطل اندر ہے سہوا اور اس طرح  
 بھی اور فقہہ بے اختیار حکم عہد میں اور کسی تبت یا اسوئیا کیلئے سبطل اور خوف  
 خطا سے افضل اعمال نماز میں اور عہد اشت قیہ کرنا بلکہ انحراف عام لیا کا تبت سے گزشتہ  
 قیہ نہ ہو اور پھر نماز عہد کا قیہ سے جبکہ استدبار تک پہنچ سبطل ہے بلکہ انحراف  
 کو سجدہ بار نہ ہونا بلکہ احوط مثل اوسکی ہے اور جواب سلام دنیا نماز میں واجب ہے  
 فرد اسلام کرنا لامانع ہو یا طفل مہمزد ہو یا عورت اور واجب ہے سنا جواب کا اور اگر  
 کوئی مانع ہو عیسا کا مثل اس کے کہ سلام کنندہ سر پر ہو یا غل ہو تو واسطہ لگا دیا جائے  
 کہ بر تقدیر نہ ہونے مانع کے لیں اور واجب ہے کہ جواب سلام نماز میں مثل سلام  
 دیا جاوے اگر سلام کنندہ سلام علیکم یا سلام علیک یا السلام علیکم یا اطمینان  
 کہے پس جواب میں سلام علیکم کے علیکم السلام کہے جائے دوم  
 احکام شک دسہون اور اس میں چار فصلیں ہیں فصل اول احکام سہون  
 نماز میں ایک رکعت یا کئی رکعتیں اندر پڑھنا عہد یا سہوا سبب بطان نماز بقدر  
 تشہد در بیان اصل نماز اور رکعات رائے کے بیٹھا ہو یا نہ لکن اگر ایک رکعت  
 سہوا زیادہ کرے اور قبل رکوع کے یا در آجاو واجب ہے بیٹھ جاوے اور تشہد  
 پڑھے اور سلام کہو اور دو سجدہ سہو کے سبب یا دینی قیام کے بلکہ دو سجدہ اور سبب  
 زیادتی تسبیح کے اگر تسبیح شروع کرے کہ بعد یاد آیا ہو یا لاو اور اگر ایک رکعت یا کئی رکعت  
 سہوا کم پڑھی ہو اور یاد آوے قبل فعل سنائی نماز کے جواب ہو کہ نماز کو تمام کرے اور  
 اس طرح اگر یاد آوے بعد فعل سنائی نماز کے لکن نہ بلکہ وہ سنائی عورت سہو میں سبطل  
 اور اگر سنائی سہوا اور عہد سبطل نماز ہو تو نماز کو از سر نو پڑھ فصل دوم سجدہ سہو

بنا اختیار دیا مانع  
 نماز احکام و سہو  
 میں

سجدہ سہو  
 کی صورت  
 و سبب

واجب ہوتی ہیں اور شخص پر جو سہوا کلام کرے نماز میں باگمان پر تمام ہو جائے  
نماز کے اور جو ترک کرے ایک سجدہ سہوا یا تشہد اول کو اور رکوع کر نیکی بعد دعا  
یا دوسرے تشہد کو بھول جاوے یا سلام بے موقع کہا ہو یا شک اس میں ہو کہ چاند نظر  
پڑے یا پانچ درآن حالیکہ بیٹھا ہو اور ترک کرے احتیاط کو ساتھ بجا لاسے  
سجدہ سہو کے واسطے سرنہ یادتی اور کی کے جو سبطل نماز نہ ہو اور خاصۃً  
قیام کے محل قعود میں اور قعود کے محل قیام میں دوسرے سجدہ کرے اور اگر کھڑا  
سجدہ سہو میں امام اور ماہوم دونوں کریں اور اگر سبب سجدہ فقط ایک  
سجدہ ہو خاص ہی سجدہ کرے نہ دوسرا شخص اور محل سجدہ سہو کا جو سلام  
اور قبل قیام کے ہی اور طریقہ سجدہ سہو کا یہ ہے کہ پہلانت کرے کہ دو سجدہ کرنا  
واسطے زیادتی یا کمی کے جو واقع ہوئی ہے نماز میں مجھ سے قربت الی اللہ اور حوط  
یہ ہے کہ جہاں جہاں سجدہ واجب ہے وہاں واجب کی قیت ہی کرے بعد از ان  
سجدہ میں جاوے پھر سر اٹھاوے مثل سجدہ نماز کے پھر دوبارہ سجدہ کرے اور پھر  
اٹھاوے تشہد پڑھے اور حوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ تشہد تمام پڑھے جس طرح نماز  
میں پڑھا جاتا ہے نہ اذان السلام علیکم کہے اور حوط یہ ہے کہ درجۃ اللہ وتر  
کو زیادہ کرے اور جہاں السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین کو بھی سلام علیکم  
کے بالبدی کہے اور حوط یہ ہے کہ سجدہ نماز میں جو کچھ کیا جائادہ سجدہ سہو میں  
بھی کرے اور جو ترک کیا جائے اسکو میں بھی ترک کرے اور سجدہ نماز  
میں اور سجدہ سہو میں کسی بات میں فرق نہ کرے مگر ذکر سجدہ سہو میں کہ  
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ یَا اَیُّھَا اللّٰہُ  
وَبِاللّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا اللّٰہُ وَرَحْمَةُ  
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ یَا اَیُّھَا اللّٰہُ

دو نوی شریک ہوتی

بسم اللہ میں تلفظ صحیح  
کرنا کہ اس میں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَرَاجِبٌ فَوَاجِبٌ لَنَا سَجُودٌ مَبْرُورٌ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ  
 يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي أَوْ بِرَقْدٍ تَرْتَانَةٍ بِرَاحٍ وَهِيَ هِيَ كَرْتُكَ نَزَرٌ أَوْ جِ  
 فَاصِلٌ سَلَامٌ سَبَبٌ هُوَ بَاجِبٌ هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 كُنِيَ سَبَبٌ سَجْدَةٍ سَبَبٌ هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 أَحْكَامُ شَكٍّ مِّنْ أَكْرَازٍ طَرِيقٌ لِّكُلِّ يَقِينِيَا يَدُ مَوْنٍ مَّتَنِيَّ اجْرَاجًا لَّيَا أَوْ رَجَبٌ كَعْتِنِ  
 جُزْءٍ مِّنْ بِنَا يَدُ مِرْكَزٍ وَاجِبٌ هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 كَفَانِي هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 خَيْرٌ مَّرْكَزٍ هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 تَرْقِيٍّ يَعْنِي سَوْخُنًا أَوْ يَدُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 حَاصِلٌ هُوَ جَوَابٌ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 أَوْ سَبَبٌ هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 كَرَّ هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 أَعْمَالٌ مِّنْ هُوَ حَكْمٌ اسْكَازٍ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 يَنَازٍ سَلَمٌ هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 جَا هُوَ نَبَا كَرَّ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 جَا هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 مَسْخَرٌ زِيَادَتِي عَدَدُ رَكَعَاتٍ كَا هُوَ شَلَّ اسْكَازٍ هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 مِّنْ لَّازِمٌ هُوَ جَا كَرَّ هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي  
 جَعْلٌ هُوَ طَرِيقٌ هُوَ أَوْ لَوْ أَنَّ خَيْرَ يَتْرُكُ كَرَّ نَازٍ بَاطِلٍ نَهَوُكِي



نماز سہ رکعتی ہو اور اسے طرح اگر شک اس میں ہو کہ رکعت پہلی ہے یا نہیں غلط  
 جو رکعتی میں یا یاد نہ ہو کہ کئے رکعتیں پڑھی ہیں یا شک اس میں ہو کہ چلا یا  
 زیادہ چلے سے پڑھیں نماز باطل ہے اور اگر شک واقع ہو میں کہ جو رکعت پڑھتا ہے  
 یہ آخر ظہر کی ہے یا اول عصر کی یا یہ شک ہو کہ آخر مغرب کی ہے یا اول شام کی پہلی  
 صورت میں آخر ظہر کی قرار دے اور دوسرے صورت میں آخر مغرب کے اور اگر شک دومین  
 اور زیادہ میں ہو اور شک درمیان دو اور تین اور دو اور چار کے اگر حال تمام  
 ہو یا انسانے رکوع میں ہو یا درمیان رکوع اور سجود کے ہو یا درمیان سجدہ قبل  
 کے ہو یا بعد سجدہ تین ہو یا دوسرے سجدہ میں ہو قبل ذکر واجب کے نماز ان صورتوں  
 میں باطل ہے اور اگر بعد ذکر واجب کے سجدہ ثانیہ میں اور قبل سر اوٹھانے کا شک  
 ہو کہ دوسری رکعت ہو یا نہ اُٹھو یا یہ ہے کہ بنا اگر بر کر کے نماز تمام  
 اور نماز احتیاط پڑھے اور پھر اعادہ نماز کا کرے اور اگر سر اوٹھانے میں  
 یا بعد سر اوٹھانے کے شک ہو حکم اوس کا یہ تفصیل ذکر ہوگا اور اگر  
 شک ہو دو اور پانچ میں یا زیادہ میں نماز باطل ہے اور اسے طرح سطل  
 شک درمیان دو اور تین اور پانچ کے اور درمیان دو اور چار اور درمیان  
 تین اور چار کے اور مثل اس کے جن جن صورتوں میں تردد ہو یا غم سکون  
 اور زیادہ میں اور اسے طرح سطل ہے شک عدد رکعات میں جو نماز جو ہو  
 میں ہو مگر ابھرتو نہیں صورت پہلی شک ہو دو اور تین میں بعد اوٹھانے کا  
 شک ہے سر بس اس صورت میں بنا کرے تین برابر نماز تمام کرے اور یہ  
 نماز کے ایک رکعت نماز احتیاط کرے ہو کے یا دو رکعت بیٹہ کے پڑھے  
 احتیاط اول ہے اور مزید احتیاط اعادہ نماز ہے بعد رکعت احتیاط کے صورت  
 دوسری شک ہو تین اور چار میں اس صورت میں بنا کرے چار پھر تین

شک نماز باطل  
 ہوگی اور لازم ہے  
 اعادہ اور سطل  
 صحیح



بسطہ جاوے اور شہید ہو کر اور سلام لے کر اور دو سجود سہو کی واسطی واقع ہو کر شک کے  
 اور پانچ میں کاس صورت میں سجود سہو کرنا لازم ہے اور دو سجود کی اور کسے اختیار ہے  
 زیادتی قیام کر اور عاده نماز ہی کرے یہ حکام ہیں شک کے اگر انسانی نماز میں وقوع ہو جائے  
 اگر شک ہو نماز کے ہو تو اوسکا اعتبار نہیں ہے اور اگر آدمی کثیر الشک ہو تو اوسکا شک  
 انسانی نماز میں ہی معتبر نہیں ہے خواہ عدد رکعات میں ہو اور خواہ افعال میں خواہ پہلی  
 رکعت میں خواہ دوسری رکعت میں پس کثیر الشک ہر صورت میں بنا کر تکیا وقوع فعل  
 مشکوک پر مگر صورت میں وقوع فعل مشکوک کا مستلزم لطلان نماز کا ہو بنا کر تکیا  
 عدم وقوع فعل مشکوک قتلہ ہر اور اسید طرح اعتبار نہیں ہے امام اور اماموں کے شک کے  
 دوسرے کو یقیناً یاد ہو یا منطون ہو بلکہ امام کو یا اماموں کو جس کی شک ہو بنا کر تکیا  
 دوسرے کو علم اور پس اگر امام یا اماموں کو یقیناً یاد ہو کافی ہے دوسرے کے لئے اور اگر  
 منطون ہو اور اوسکی منطون سے دوسرے کو ظن حاصل ہو تو مشکل ہے اگر ظن حاصل ہو جائے  
 تو عمل موافق اوسکے ہو گا بلا اشکال اور مثل اس کے ہے جبکہ امام یا اماموں کو یقیناً ایک  
 امر کا اور دوسرے کو گمان ہو اوسکے فعل کا لکن پہر گمان اوس کا بدل جاوے اور موافق  
 دوسرے کو یقین کر ہو جائے اور اگر ہر ایک کو یقین ہو یا ظن ہو مثلاً دوسرے کو شخص بنا  
 کر تکیا اپنے اعتقاد پر اور اگر دونوں کو شک ہو اور ایک ہی امر میں ہو دونوں کو لازم  
 عمل حکم بر اوس شک کے اور اگر ایک کو ایک بتا میں شک ہو اور دوسرے کو دوسرے  
 باب میں شک ہو اور ممکن ہو بنا کر ہر ایک کا اوسے چیز جو دوسرے کو یاد ہو  
 مثل اس کے کہ ایک شخص کرے دو لوہے میں اور غرض میں اور چار میں پس  
 دونوں مکرر کر میں ہر اس حدیث سے کہ پہلی یا دوسری یا دوسری یا دوسری یا دوسری  
 یاد ہے کہ نہ ہونا میں ہے پس میں جو جاوے تکیا قریب رکعت کا چونا اور اگر جمع ہو جائے



معلوم ہو جاوے کہ احتیاط کی حاجت نہیں ہے لیکن نماز احتیاط کو نہ پڑھی اور اگر یاد آوے  
 نقصان عدد رکعت کا قبل نماز احتیاط تو نماز کو تمام کرے اگر کوئی سبطل ہو گیا  
 اور یہ مسئلہ حرج کر نکلیا ہو اور اگر کیا ہو نماز باطل ہوگی اور اگر بعد احتیاط کر یاد  
 آوے کہ پورا فریضہ کا پس اگر یاد آوے کہ ایک رکعت کم پڑھی ہے اور نماز احتیاط بھی  
 ایک رکعت کہ پڑھے ہو کہ پڑھے ہو یا دو رکعتیں کم پڑھی ہو اور نماز احتیاط بھی  
 دو رکعت کہ پڑھی ہو کہ پڑھی ہو تو نماز صحیح ہوگی اور اگر یاد آوے کہ نماز میں ایک  
 رکعت کم ہوئی تھی حالانکہ نماز احتیاط پہلے دو رکعتیں پڑھی ہوں کہ پڑھی ہو کہ  
 اور پہلے دو رکعتیں بیٹھنے کے قیام و اعادہ پر چند قول بہجت و وجہ نہیں ہے  
 بلکہ احوط اعادہ سب صورتوں میں ہر جب کسی نماز کی یاد آوے بعد نماز احتیاط  
 کے یا انما میں اور اگر بعد نماز احتیاط کے شک ہو اس میں کہ نماز احتیاط  
 ہی یا بالغ نماز صحیح ہی یا ب سووم نماز قضائین واجب ہے قضا اس  
 شخص پر جو مرتد ہو اور حال ارتداد میں وقت ایک فریضہ کا یا نہ یادہ گا  
 ہو اور اس شخص پر جو نماز نہ پڑھی یا نصف پائے جائے مثلاً ایک کے یا نہ پڑھی ہو  
 سو یا سو جاوے وقت میں یا نہ پاوے یا پانی اور سستی واسطو طہارت کی یا فوت  
 ہو کہ نماز یہ سبب ہے کہ اگر خود باعث ہو یا ہونے کا خواہ جانتا ہو کہ یہ چیز  
 کر لی ہے یا نہ اور سستی اور عالی اور باقی فرق باطلہ بر اہل قبلہ سے بعد اختیار  
 کرنے مذہب حق کے قضا اون نمازوں کی واجب نہیں ہے جو پہلے پڑھی ہیں اور  
 اس طرح نہیں واجب ہے قضا اون نمازوں کی جو طہولیت یا جنون یا  
 سہوئی یا کفر اصلی یا حیض یا نفاس میں نہیں پڑھی ہوں اگر اموزہ کو  
 تمام وقت میں ہوں اور اگر تمام وقت میں ہوں بلکہ بعد وقت خالی ان  
 سوائے سے اول میں یا آخر میں گزرا ہو اور نہ پڑھی ہو تو قضا لو سن نماز کی

باب سووم نماز قضائین

واجب ہوگی اور اگر آخر وقت پہلے ر ایک رکعت کر خالی ان اہل دار سے ہو جائے تو اس  
 سے نماز اور ادا ہوگی اگر ٹہری والا قضا واجب ہوگی اور واجب ہے قضا میں تہن  
 یعنی جو پہلا وقت ہوئی ہو اس کو پہلی ٹہر میں چاہے اگر یا د ہو اور اگر یا د نہ ہو تو  
 احوط بلکہ اقوی مراعات ترتیب پر یہ حکم ہے قضا نماز ناری دوسرے کا اور تہن  
 نہیں ہے ٹہر میں نماز قضا کا قبل ادا کر لکن احوط ہے اگر وقت ادا کا تنگ نہ ہو تو  
 جب نماز قضا ایک ہی ہو حضور صا جبکہ دوسری دکنی ہو بلکہ نماز اوس کی قضا  
 ایک ہو یا زیادہ قبل ادا کر ٹہر میں احوط ہے اور مستحب ہے اتمام در قصر میں  
 قنات پس جہاز سفر میں نہ پڑھے ہو قضا اس کی قصر ہوگی حضر میں ہی اور جو  
 حضر میں فوت ہو قضا اس کی تمام ہوگی سفر میں ہی اور جو شخص اہل قس  
 میں سفر ہو اور آخر وقت میں حاضر یا بالعکس قضا میں اعتبار آخر وقت کا  
 ہوگا اور اگر کسی شخص سے ایک نماز فوت ہو گئی ہو اور راجہ نہ ہو کہ کہیں ہی نماز  
 بتی تو ایک نماز صبح کی پڑھے اور ایک مغرب کو اور ایک چور کھنی پڑھے اور یہ  
 اہت کرے کہ جو مجھ سے فوت ہوئی ہے جو رکعتی میں ظہر ہو یا عصر ہو یا شام  
 قضا اس کی پڑھتا ہوں غفرلہ الی اللہ اور جہد اخفات میں اس صورت میں  
 اختیار ہے اور اگر سفر میں فوت ہوئی ہو ایک نماز مغرب پڑھی اور ایک رکعتی  
 پڑھی مکن احوط ہے چار نماز میں دو رکعتی پڑھی اور ایک حزب کی یا اب  
 چہارم نماز جماعت میں سنت ہے جماعت واجب نماز دن میں دوسرے میں  
 یا علیٰ ہر پڑھنا تاکہ زیادہ ہو اور جمہ اور عید میں واجب جماعت اجتماع  
 تہن اہل کے اور اسید طرح واجب جماعت میں پڑھنا ہر نماز واجب کا اوس  
 شخص پر جو جمہ اور سورہ غلط جانا ہو اور یہ سب تنگ ہو تو وقت کتنے  
 سیکہ نہ سکتا ہو اور اگر فادر سیکہ نہ ہو تو وقت کے بھی نہ ہو تو جماعت واجب

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

نہ ہوگی لکن احوط پڑنا جماعت میں ہی اور سنتی نمازوں میں جائز نہیں کہ سوا  
 استغفار اور عیدین کی اور جماعت ہو نہیں کم سے کم دو شخص ہونا چاہئیں ایک  
 امام اور ایک ماموم اور شرط ہے نماز جماعت میں بالغ اور عاقل اور مومن اور عادل  
 ہونا امام کا اور مجتہد ماموم اور مبروصہ رحمہ و دو کی شرعی اور دلد الزما اور اعلیٰ ہونا  
 اور اگر مامومین مرد ہوں تو شرط ہے امام کا مرد ہونا اور اگر قادر تمام برہن  
 تو شرط ہے امام کا تمام ہونا اور اگر ماموم قرأت واجب صحیح طرہ سے ہو اور کسی  
 حرف کو کسی سے بدلتا نہ ہو اور لحن اور غلطی نہ کرے تو شرط ہے امام کا یہی خالی ہونا  
 ان عیوب سے اور شرط ہے صحت جماعت میں یہ کہ در بیان امام اور ماموم کو کوئی  
 چیز حائل نہ ہو جو بالغ ہو دیکھنے سے ماموم کے امام کو منکر یہ کہ ماموم عودت اور امام  
 مرد ہو اور اسبطرح شرط ہے کہ ماموم بہت دور امام سے نہ ہو اور احوط یہ ہے کہ ماموم  
 ایک قدم سے زیادہ نہ ہو یعنی سجدہ گاہ ماموم سے موقوف امام تک نہ صرف مقدم نہ بل  
 امام کو ہے اس مسئلہ میں اور مسئلہ حائل میں اور پہلے صف میں آیا ہے می کی جگہ  
 یا کچھ زیادہ خالی رہنا سفر نہیں ہے اور صف اخیر میں جتنی جگہ بچیں خالی ہونا  
 نہیں ہے اور در بیان کی صفوں میں ساتھ القفال صفوف کے چہ سجدہ واسطی فر  
 فلاصلہ کے معلوم نہیں ہے اور شرط ہے طہا میں کہ جگہ قیام امام کی بلند تر جائے قیام  
 ماموم سے بہ قدر عمدہ ہو اور زمین سر اشیب میں نہ لایقہ نہیں ہے مگر یہ کہ  
 سر اشیب ہو اور ماموم کا بلند ہی ہو جو جائز ہے زمین سر اشیب ہو یا نہ ہو بلندی  
 کم ہو یا زیادہ اور اسبطرح شرط ہے ایک ہونا امام کا اور ماموم کا قصد اعتدال  
 کرنا اور یقین امام کی پس اگر قصد کرے اعتدال کا ایک شخص سے اور بعد  
 معلوم ہو کہ امام دوسرا شخص تھا نماز اسکی باطل ہے اور اگر قصد کرے اعتدال  
 اعتدال کا ساتھ امام حاضر کے اس گمان پر کہ ظالم شخص ہے پھر معلوم ہو کہ اس

شخص تھا احوط اعادہ ہے اور شرط ہے کہ ماموم اگر امام سے نہ ہو بلکہ تہوڑا موخر ہو اور واجب  
 ہے پہلو میں امام کے گہرا ہونا ماموم کو مگر صورت کہ احوط اسکو پیچھے کر کے تمام بدن سے پیچھے  
 کر دے اور شرط ہے موافق ہونا نماز امام اور ماموم کا ہیبت اور کیفیت میں پس جائز  
 نہیں ہے افتدarker نماز یومیہ میں ساتھ نماز میت یا عیدین یا آیات کر اور بالعکس  
 لیکن عدد رکعات میں موافقت واجب نہیں ہے اور واجب ہے ماموم پر متابعت کرنا امام  
 کو افعال میں یا سن بھی کسی فعل کو پہلے امام سے کرے بلکہ احوط یہ ہے کہ بعد امام کرے  
 اور اقوال پر ہے فقط تکبیر الاحرام کا بعد امام کے کہنا چاہئے اور اس طرح تسلیم کا  
 گیر کہ خیریت انفراد کرے اور باقی اقوال میں پیروہ واجب نہیں ہے، بنا برہین ہو کہ لکن  
 احوط متابعت ہے، بلکہ محتاج احتیاط کی اور اقوال میں چکو عانتا ہو یا نہ  
 کہنا ہو کہ امام فراموشی نہیں کہنا تھا مطلوب ہے پس ترک نہ ہو اور اگر امام تو تکبیر الاحرام  
 کو دوبارہ تکبیر الاحرام کہے اور ماموم شریک ہو چکا ہو بعد پہلی تکبیر کے عدول کرنے  
 خوف نیت انفراد کرے اور اگر ماموم سزا دہاوی رکوع سے یا سجود سے یا جاہ رکوع یا  
 سجود میں قبل امام کے سہوا یا خطا پس جوقت عقبہ ہو اگر اوستیو امام ہی داخل  
 ہو جاوے اس حال میں جس میں ماموم، تو نماز ماموم کی صحیح ہوگی اور اگر امام نہ ہو تو  
 نورجوع کرے طرف متابعت امام کر لکن احوط اعادہ نماز یہی ہے صورت تکرار  
 رکوع میں جس طرح کہ اگر عذر رجوع کرے احوط اعادہ نماز ہے مطلقاً اور عتھا  
 اور فضیلت اس کی حاصل ہوتی ہے شریک ہونے سے قبل رکوع امام کے اور  
 رکوع میں قبل فراغ کر کے بلکہ بعد فراغ کر کے ہی اور ان سب صورتوں  
 میں دو یکبرین یہوایت ہے۔ اقصیٰ تکبیر الاحرام اور دوسرے سنت تقصیر  
 رکوع اور اگر اتنی سہل نہ ہو تو تکبیر رکوع کو ترک کرے اور اگر پہلی رکوع امام  
 میں لکن صحت تکبیر بخیرین خوف ہو امام کے سزا دہا چکا اور کوئی مانع

کجا  
 نجات ملے گی  
 اس شخص کو  
 مخلص ہو



انتہا کا ستر بہت دوری اور جانی اور بلندی امام کی نہ ہو تو جس جگہ پر وہ ہیں کہیں  
الاحرام ہو اور رکوع میں جاوے اور رکوع میں یا بعد رکوع کے صف میں ملجاوے اور پھر  
کو غیر میں سے جدا نہ ہونے پاوے نہ چند لازم نہیں ہے بلکہ حال کر میں احتیاط بہت  
ترک ترک نہ کرے اور اگر ماموم پہلے رکعت میں نہ ہو تو جس رکعت میں شریک ہو گا  
پہلے اپنے قرار دی اور باقی بعد سلام پہلے امام کے ٹہرے اور واجبے ماموم نہ  
اسی پہلے اور دوسری رکعت میں اگر پہلی اور دوسری میں شریک نہ ہو یا وہ اور  
نہ کر سکا التماس کرے فقط حمد پڑا اور اگر ٹہری میں حمد کے رکوع امام فوت ہوتا ہو  
تو نیت الفرائض کے اور حمد کو تمام کرے اس صورت میں اعادہ نماز کا لازم نہ ہو  
یا حمد کو تمام کرے رکوع میں چلا جاوے ساتھ امام کے یا حمد کو تمام کرے اور نیت  
رکوع میں ترک کرے اور مسجدے میں ملحق ہو لکن ان دونوں صورتوں میں احتیاط  
باعادہ نماز ترک نہ کرے اسبطح اگر پہلے چلاوے فرائض اور یاد او سو آوے  
کہ جب پڑھنا حمد کا مستلزم ہو ترک متابعت کو اور اگر بعد نماز کے معلوم ہو جو  
یا کافر ہے وضو ہونا امام کا نماز ماموم کے باطل نہیں ہے اور اگر انشاء میں معلوم ہو  
مدل کرے طرف نیت الفرائض کی اور نماز اپنی تمام کرے **باب**  
فقد و اتمام میں واجب ہے سفر میں قصر کرنا جو رکعتی نماز میں یعنی ترک کرنا  
انہی کی دو رکعتوں کا سات شرطوں کے ساتھ اول یہ کہ سفر نقد رشتہ  
ہو اور نیت اہل فرسخ ہے یا قضا ایک روز کامل میں قطار اونٹ کی  
اور فاصلہ طر کرے روز متوسط میں متعارف حال سے خواہ لہتی ہو رہا  
مقصود ہو یا نصف اسکی جانا اور اسی دن پہنچا مقصود ہو اور اگر اسی دن  
قصد پہنچا نہ ہو بلکہ قصد مراجعت کا اور دن ہو مگر اندر دس دن کو احوط  
اتمام ہے اور احوط دس سے جمع پر دیر یا ان قصد و اتمام کو اس طرح کرے کہ

بدرجہ کا تہجد  
بدرجہ کا تہجد  
بدرجہ کا تہجد  
بدرجہ کا تہجد

بدرجہ کا تہجد  
بدرجہ کا تہجد  
بدرجہ کا تہجد  
بدرجہ کا تہجد

بدرجہ کا تہجد  
بدرجہ کا تہجد  
بدرجہ کا تہجد  
بدرجہ کا تہجد

تمام ہر ہر قصر اور تہہ ترک نہ ہو جب تک قلعہ سفرا پا جاو مثل وطن کر اور فرستاد  
 اس حکم میں در میان نماز اور روزہ کہ پس از خود یہ ہر کہ روزہ رکھو اور بہر قضا بھی  
 اور یہ بھی شرط ہے کہ نیت میں کچھ نہ کنی جو حتی کہ اگر تہوری سی بھی کی ہوگی تو قصر ہوگا  
 اور اگر شک کرے کہ سفر بقدر نیت ہی یا نہیں اور ہر طرف ہونا اس شک کا ممکن نہ ہو  
 چنانچہ نماز تمام ہر ہر شرط دوسری قصد نیت ہی پس اگر بے قصد بقدر نیت طح کرے  
 باعث قصر نہ ہوگا البتہ مراجعت میں قصر کرے گا اگر مسافت آئندہ فرسخ باز یاد ہو  
 اس طرح اگر ابتدائی قصد جاو اور ہر قصد آئندہ فرسخ کا کرے قصر کرنا ہائے  
 اور اگر چار فرسخ مثلاً بقصد کر گیا ہو اور پھر ارادہ پید کرے کہ دو فرسخ اور اگر چار فرسخ  
 کر دینا اس صورت میں اور جو مثل اس کے ہو یعنی نیت ذاب ساتھ بقدر نیت مراجعت کر آئندہ  
 ہو جائے تو اس کے حکم کے قصر اور تمام میں اور فرق بلین ہر قصد میں درینا اس کے قصد  
 بالاصل ہو یا تبعیت مثل غلام اور کثیر اور ندو ذیوہ کہ ہر چند مجبور ہو نیت سوم قصد نیت  
 باقی رہنا منتہا نیت تک پس اگر ارادہ مراجعت کا کرے قبل طے کرنے آئندہ فرسخ کے  
 یا متردد ہو جائے یا جانے جس چاہے نماز تمام کرے اور اگر گھر سے بقصد نیت نکلے بعد  
 زان انتظار کرنا پڑے رفقا کا اور جا با موقوف ہو او کی طے پڑا اگر چار فرسخ یا زبنا  
 طح کر چکا ہو جمع کرے قصر و تمام میں احتیاطی مگر یہ ارادہ اس کا اسی تمام ہر  
 دن کا کرے یا ہمیشہ انتظار میں گذر جاوے تو ان دونوں صورتوں میں تمام کرے گا  
 اور اگر چار فرسخ ہی نہ چلا ہو اور اتفاق ہو توقف کا انتظار رفقا میں اور یوں کہ میں  
 جو ہو جائے تو یہی تمام کرے گا شرط چار مہینہ کے ساتھ بقصد مسافت کا ارادہ نہ کرے  
 اقامت کا نشانے راہ میں نہ آئندہ اسے اور نہ نشانے راہ میں حادث ہو ورنہ  
 اقامت واجب ہوگا اور حکم اقامت عشرہ میں ہر شرط نا وطن کا نشانے راہ میں آوے  
 مراد وطن محد وہ تمام ہر حکم عرف میں وطن کہیں گو اٹھاک اور مکان مان

یہ تمام احکام  
 اگر کسی نے  
 چار فرسخ  
 یا زبنا  
 طح کر چکا  
 ہو جمع کرے  
 قصر و تمام  
 میں احتیاطی  
 مگر یہ ارادہ  
 اس کا اسی  
 تمام ہر دن  
 کا کرے یا  
 ہمیشہ انتظار  
 میں گذر جاوے  
 تو ان دونوں  
 صورتوں میں  
 تمام کرے گا  
 اور اگر چار  
 فرسخ ہی نہ  
 چلا ہو اور  
 اتفاق ہو  
 توقف کا  
 انتظار رفقا  
 میں اور یوں  
 کہ میں جو  
 ہو جائے تو  
 یہی تمام  
 کرے گا  
 شرط چار  
 مہینہ کے  
 ساتھ بقصد  
 مسافت کا  
 ارادہ نہ کرے  
 اقامت کا  
 نشانے راہ  
 میں نہ آئندہ  
 اسے اور نہ  
 نشانے راہ  
 میں حادث ہو  
 ورنہ اقامت  
 واجب ہوگا  
 اور حکم  
 اقامت عشرہ  
 میں ہر شرط  
 نا وطن کا  
 نشانے راہ  
 میں آوے  
 مراد وطن  
 محد وہ تمام  
 ہر حکم عرف  
 میں وطن کہیں  
 گو اٹھاک اور  
 مکان مان

نہ لیتا ہو اور کافی ہے صدق وطن میں ہونا ہنر کا محل توطن باپ کا دار الحکما بقصد  
 اسراض استر کیا ہو گو قصد وطن ہی کیا ہو لیکن فقط رہنا کسی شہر میں بدین  
 قصد ہمیشہ رہنے کے یا واسطی تحصیل علم یا واسطی تجارت کی کو برسوں جو جائز  
 کافی نہیں ہر وطن ہو جائے قصور ایسی شہر میں آنا سفر میں وارد ہونا  
 سبب جواز اتام صلوات کا نہ ہو گا تا وقتیکہ قصد اقامت عشرہ ملک نہ ہو جائے  
 یہ ہر کسی سفر خانہ بدوش نہ ہو مثل اس کے کہ جمیع اوقات میں جنگلوں میں کسے  
 مثل صحرا سے سو کے یا بیہ کی سفر پیشہ اسکا ہو مثل عجاں اور تاجی اویاح  
 اور قاصد و تاجر وغیرہ اور اگر سفر اس کوئی شخص نہیں کر رہی ہے بنا ہنر  
 ہمیشہ سفر کرنا ہی اگر زیارت یا حج کیلئے سفر کرے یا اور کسی ضرورت خاص کے  
 کہ جو بصفت پیشہ کے نہ ہو تو ان خود و اولی یہ ہر کہ جمیع کس قصد اتام میں نہ  
 واجب ہوتا ہی تمام کرنا یا کاتیسہ سفر میں اوس شخص پر جو سفر کو عمل اور پیشہ  
 قرار دے اور دوسرے سفر میں احوط جمیع ہر در بیان قصد اتام کے اور حکم نیز سفر  
 زائل ہوتا ہی اقامت عشرہ کسی مقام پر وطن ہو یا غیر وطن ہر گاہ بقصد ارادہ  
 ہو بلکہ وطن میں اگر بے ارادہ کہ یہی دس دن اتفاق رہنے کا ہو کثیر السفر نہ  
 رہیگا بعد اس کے اگر ہر اتفاق سفر ہو پہلے سفر میں قصر کرے اور دوسرے میں اتان  
 حج کرے اور تیسری میں اتام میں ہر اور اسید طرح حکم نیز السفر زائل ہوتا ہر  
 اگر کسی جگہ چالیس دن متر در ہو اور چالیس برس کرے اور اگر کسی شخص کو کوئی  
 ضرورت پر میں ہو کہ میں سفر پرے در پے کرے بدین اس کے کہ سفر کرے کو پیشہ  
 قرار دنیا مقصود ہو تو یہ باعث تمام کرنے نماز کا سفر میں نہ ہو گا اور اگر کسی جگہ  
 دس دن بدین قصد اقامت کے نہ ہو اور وہ حبیب جہالت مسند کے غانم  
 پڑنے ہو سبب خروج کا حکم کثیر السفر سے نہ ہو گا شرط جی یہ ہر کہ سفر کرے

بہر حال اگر کسی شخص کو کوئی ضرورت ہو تو وہ سفر کرے

بہر حال اگر کسی شخص کو کوئی ضرورت ہو تو وہ سفر کرے

بہر حال اگر کسی شخص کو کوئی ضرورت ہو تو وہ سفر کرے

اور نہ غایت سفر حرام ہو اور سنانی کسی امر واجب و کتباً میں سے نہ ہو اور سفر کا  
 عبت نہ ہو پس اگر سفر حرام ہو مثل فلاں کہ جہاد سے یا خدمت سے مالک کے یا قاعدا سے  
 مثل سفر اوس شخص کے جو بغرض اجارہ و زمین یا سلب یا قریب یا امتحان عالم ہو  
 سفر کرے یا سنانی واجب ہو پہلی سفر اوس شخص کے کہ جسکو تحصیل علم واجب ہو  
 اور سہو میں ممکن نہ ہو یا سفر صید ہو تو نماز قصر ہوگی اور اگر نیکار تو عیناً  
 ملے لئے ہو تو قصر کرے بلکہ اگر تجارت کے لئے ہو تو بھی وجہ قصر خالی و جہان نہیں  
 ہے اور احوط جمع ہر درمیان قصر و تمام کے شرط سوا میں جواز قصر کی یہ ہے  
 در شہر سے آنا دور ہو جاوے کہ دیوار میں شہر کی دکھائی نہ دین اور آواز اذان میں  
 سنانی نہ دے اور اگر فقط ایک امران دونوں میں پایا جو مثلاً دیوار میں  
 دکھائی دیتی ہوں اور آواز نہ سنانی دیتی ہو یا عکس اسکا ہو اور تاخیر نماز  
 میں ایسی نکر سکا ہو جس میں البتہ پہونج جاوے جہاں نہ آواز آوی اور نہ ظہر  
 دکھائی دیوں تو احوط یہ ہے کہ جمع کرے قصر و تمام میں اور معتبر آواز سون  
 میں اور نظر میں دیکھنے والے کے اور مستحکم سنانی والے کے اور شہر کے توسط سے  
 معتبر ہے خالی ہونا ہوا کاشتت آواز سے اور جبکہ دیکھنے والا یا دیوار یا موندی  
 یا سنانی والا نہ ہو تو بنا کیجاوگی تھویر اور فرض پر یعنی اگر دیوار ہوئی اور دیکھنے والا  
 بھی ہوتا تو دیکھائی دیتی یا نہ دکھائی دیتی اور مثل اس کے احوط اعتبار اس شرط کا  
 آئے اور جہاں دونوں میں برابر ہے ہر چند احوط آری میں جمع درمیان قصر و تمام  
 کے ہے یا ناخبرکہ ناخبر میں چٹکے کر اپنے مکان میں ہو پھر اور فرق نہیں ہوا  
 شرط میں رہبان وطن کے اور بلدا قانہ کے پس واجب ہے قصر کہ با جائز ان  
 سے غیر البتہ کے اور میں ہے اوس شخص جو عالم ہو ان شرط کی کافر سمجھ  
 کہ اور درمیان میں کہ ان دونوں میں اختیار ہر درمیان قصر و تمام کے اور عیناً

یہ خبر ہے کہ اگر کوئی  
 شخص سفر کرے

بلندی اور پستی میں

افضل ہے اور اول احوط ہی اور ملحق کیا ہے بعض نے سب کو فہ اور حائریہ الشہد کا  
 ہی لکن احوط اقتضای مسجد مکہ اور مدینہ پر ہے پس اگر تمام کرے نماز محل قصر میں  
 باوصف علم کے نماز باطل ادا عاودہ لازم ہوگا وقت میں اور قضا بعد وقت کے  
 اور اگر جاہل ہو جو قصر سے اور تمام کرے قضا اور ادا عاودہ کی ضرورت نہ ہوگی  
 تحقیق مسئلہ میں تعصیر کے لئے لکن یہ اہم دست میں ہے کہ جب جاہل اصل علم  
 قصر و تمام کا ہو اور اگر اصل حکم کو جانتا ہو لکن محل اوسکا نہ جانتا ہو یا باقی  
 احکام قصر کو جانتا ہو یا محل تمام میں وجوب تمام بخانتا ہو اور قصر کرے تو ان  
 صورتوں میں نماز باطل ہوگی اور اگر قبول کیا ہو اور جو ناقص کا سفر میں اور  
 تمام طرح سے پہر یاد آویں اگر وقت باقی ہو ادا عاودہ کرے اور اگر گزر گیا ہو  
 تو کچھ ضرورت نہیں ہے اور جہان میں دن رہنے کا قصد کرے ضرر ہو یا آگیا  
 شہر ہو یا قریہ تمام و مان لازم ہے لکن اگر یہ قصد جہاد ہی پس اس کا نماز  
 جو کہ معنی تمام طرح بجا ہو تو جبکہ و مان نہ ہی تمام طرح جادی اور اگر کلا نماز  
 جو کہ معنی تمام نہ ہی ہو اور قصد اقامت جہاد ہی تو تعصیر ہے اور اگر ایسا ہے  
 رخصت قصد کرے اس بات کا کہ نسبت محل اقامت کے جو حد رخصت ہے اس سے  
 باہر نہ نکلا لکن اگر شہر میں اقامت ہو قصد کرے کہ حد تک اس شہر کا باہر  
 نماز کا پس اگر حد رخصت سے باہر نکلا دی اور بلشہ کے بعد محل اقامت میں  
 دن رہنے کا قصد نہ ہو احتیاطاً یہ ہے کہ قصر و تمام میں جمع کرے اور ترک  
 اس احتیاط کو نہ کرے اس طرح احوط یہ ہے کہ قبل تمام ہونے آگاہی کے خلیج  
 حد رخصت سے نہ ہو اور اگر کسی شخص کو منظور ہو کہ دیہات میں مرجع میں رہے  
 مثل جاد یا غیریہ کرے اور کسی ملک تمام حلقہ میں منقطع اتصال ہو گیا قصد  
 اور یا ملک تمام حد رخصت آہ ذریعہ کا نہ ہو عاودہ کرے اگر حد میں ہی باہر تمام کرے

اگر کسی شخص کو منظور ہو کہ دیہات میں مرجع میں رہے  
 مثل جاد یا غیریہ کرے اور کسی ملک تمام حلقہ میں منقطع اتصال ہو گیا قصد  
 اور یا ملک تمام حد رخصت آہ ذریعہ کا نہ ہو عاودہ کرے اگر حد میں ہی باہر تمام کرے

# کتاب الصوم

مقصود تیسرا مسائل سومین وافصح ہو کہ روزہ کی قسم کھوتنا ہی روزہ اور منوہ  
 اور کردہ اور حرم اور ہر ایک کے لئے ان اقسام میں سو پہچان نام میں اور اس  
 مقصد میں چند بحث ہیں بحث اول بن مابیت اور شرعیہ اور کفایت  
 اور حکام اور اس کے بیان میں اور اس میں کی باب میں باب اول  
 شرائط وجوب صحت میں وجوب روزہ میں کئی ہیں شرط میں مطلق بلوغ و عاقل  
 عقل تیسرے ولیس سفر میں نہ ہونا جس میں غار قصر ہوئی ہے قحط نہ ہونا عذر نہ  
 شفت شدہ کا جس کا محل عادیہ ہونہ مکر اور خوف جان کا اور آب و کال اور مال کا  
 جس کا حکم واجب ہو یا چون بہرہوش نہ ہونا آتما کہ حسین جو اس غلو میں واجب  
 چھ نہ ہونا حیف غفاس کا اور صحت میں بھی یہ شرطیں ہیں سیدہ ابلیغ کے  
 اور علاوہ انکو اور کئی شرطیں میں اول ایمان دوم نہ ہونا سفہ و عیض  
 اور احمی میں اور روزہ غیر رمضان کا رمضان میں اور نہ کم ہونا زیادہ کا  
 ایک مہینہ ایک لکھی اون روزوں میں جن میں دو مہینوں کے روزے ہیں  
 میں تو مخصای ماہ رمضان اور روزہ کفارہ کر نہ ہونہ روزہ سختی کے  
 صحت میں شرط ہی چہارم اجازت شوہر کی اور مالک کی عذہ سنتی نہیں  
 تعدد اور غلام اور کنیر کے اور واجب توسع میں اذن شرط نہیں بلکہ خلاف  
 زوج اور مالک بھی ہونا مضر نہیں ہے اور احتیاط خوب ہے اور روزہ  
 سنتی میں اولاد کی شرط ہے نہ منع کرنا باب کا اور ان کا حکم جاننا  
 حکام حرم کا اجتہاد یا تعلیق ہے مگر جو حکام ضروریات میں سر میں  
 یا تعلیق حرم میں اول میں تعلیق ضروری نہیں کیس اگر سہل انکار کی کرے  
 اور سائل عذہ کیے جانے اور نہ مفسدات یا شک میں اول میں شخص ہے

بجائے روزہ اور کفایت

بجائے روزہ اور کفایت

جو لائق اعتقاد نہ ہو اور اعتقاد واجب اعتقاد کا اوس پر نہ رکھتا ہو روزہ صحیح ہوگا  
 اور یہی علم ہے بعد عبادات میں البتہ جو شخص غافل ہو اور نفس الامر میں متکبر ہو اور  
 چیزوں کا جو منقذات معلوم ہیں اور کسی ملین اور کو اجمالاً اعتقاد ہی اسکا رکھتا ہو کھانا  
 منقذات سے واقع ہو اور جو قضا الشیخ شخص پر معلوم نہیں ہے اور ذرہ سی بلکہ مطلقاً  
 مستحب میں آتا کافی ہے کہ حرام نہ ہونا اور اسکا جانا ہو اور استیجاب کی کوئی چیز  
 یا قول کسی مجتہد کا پایا ہو یا قول کسی کا جو واجب جانا ہو اور اپنی مجتہد پر عدم واجب  
 ہو اسکا معلوم ہو کہ اتنا رجحان غل میں کافی ہے اور جو کج کتب شیعہ میں مستحب یا  
 ہو دیں اگر یہ بقصد حضور صلیت کر کے بلکہ بامید ثواب بجا لاؤ نہ اب ہو شکار  
 چہ بے قیمت قربت پوشیدہ نہ ہے کہ غالی ہونا استیفاء سے شرط صحیح معلوم نہیں  
 ہے یعنی روزہ مستیفاء کا صحیح ہے اگر غسل روزہ شب واسطی غا کے بجا لاؤ  
 اور احوط یہ ہے کہ وہ ضرور درود بناو دی کا اور جو کچھ سوا اس کے مستیفاء ہے  
 کہ وہ پر چند صحت روزہ کر سوا افعال کے کسی اور امر پر موقوف نہیں ہے اور  
 افعال میں جو کسی پر صحت موقوف ہو وہ ظاہر افعال روزہ میں اور غسل  
 شب گذشتہ ہو بشرطیکہ غسل غا صبح قبل طلوع صبح کے کمرے والا صحت  
 معلوم میں وہ کفایت کر لگا غسل شب گذشتہ سے اور غسل شب آئندہ کو دخل  
 صحت معلوم میں نہیں ہے اگرچہ کر لیتا اور اس کا بھی محط ہی لوہ بجا لانا غسل صحیح  
 کا قبل اور اس کے بقصد نافذ کے احوط ہے اور بعض کا روزہ صحیح نہیں ہے  
 اگر روزہ کرے اور روزہ میں معتبر یہ ہے کہ معلوم یا منطوق ہو بلکہ کفایت خوف  
 عزہ ہی بعد نہیں ہے اگرچہ احوط جامع در میان روزہ اور فضا کر ہے اور  
 کافی ہے منطوق ہونے میں عزہ کے وجود مثلاً یا تجزیه یا قول اوس شخص کا  
 جس کے قول سے غل ہو اگرچہ شخص کا فر ہو اور سفر میں روزہ واجب نہیں ہے

اگر روزہ کرے اور روزہ میں معتبر یہ ہے کہ معلوم یا منطوق ہو بلکہ کفایت خوف  
 عزہ ہی بعد نہیں ہے اگرچہ احوط جامع در میان روزہ اور فضا کر ہے اور  
 کافی ہے منطوق ہونے میں عزہ کے وجود مثلاً یا تجزیه یا قول اوس شخص کا  
 جس کے قول سے غل ہو اگرچہ شخص کا فر ہو اور سفر میں روزہ واجب نہیں ہے

ہے مگر میں روزے بدل ہی کے اور اٹھارہ روزہ بدل بدلتے کر اوس شخص  
 کے لئے جو عرفات سے قبل عذوب آفتاب کے بعد نکلا ہو اور روزہ نذر کا اگر  
 نذر کی ہو سفر اور حضور و نون میں یا سفر میں رکھنے کے اور روزہ من و سکا  
 مکروہ ہونا سفر میں خالی قوت میں نہیں ہے لکن اجو ط ترک ہے مگر میں نذر  
 حاجۃ کے مدینہ میں اور اگر نذرہ رکھیں صاحبان اغذار سابقہ صحیح ہو  
 اور قضا واجب ہوگی مگر جو مسافر جاہل مسئلہ ہو اور روزہ رکھ کر اوس کا  
 صحیح ہے اور قضا ضرور نہیں ہے بخلاف اوس شخص کے جو بھول گیا ہو  
 اور اگر اٹھا سے روز میں مسئلہ یا د آوے یا معلوم ہو واجب افطار  
 کرنا افضل و وسر کا واجب ہے افطار کرنا حائض اور نسا برا اگر  
 آوے جین یا نفاس قبل عذوب کے یا مونہ ہو بعد طلوع صبح کے اور جو  
 بالغ ہو قبل عذوب کہ یا مسلمان ہو اوس پر اسکا کرنا بقیہ روز کا واجب  
 نہیں ہے لکن اگر کوئی مضطر قبل بلوغ کر عمل میں نہ لایا ہو اور بلوغ  
 سبطل صوم کے ہو اور بملکہ مطلقاً تو اسکا احوط ہے اسبطلح اگر  
 قبل اسلام کے مضطر صوم عمل میں نہ آیا ہو اور اسلام قبل ظہر کے قبل  
 کیا ہو احوط ہے اسکا بقیہ روز میں اور یہی حکم ہے دیوانہ اور  
 بے ہوش کا اگر افادہ ہو قبل عذوب کے اور اسبطلح واجب نہیں ہے  
 اسکا مریض اور مسافر اگر صحیح اور حاضر ہو جائے قبل ظہر کے اور  
 افطار کیا ہو قبل اوس کے اور اگر افطار نہ کیا ہو واجب ہو گا تمام کرنا  
 روزہ کا اور اگر حاصل ہو جائے عذر میں اٹھا سے صوم میں افطار  
 کرے خواہ قبل زوال کے ہو خواہ بعد اور مسافر اگر بعد زوال کے نکلے  
 کرے لکن احوط یہ ہے کہ سفر نہ کرے قبل ظہر کے مگر نہ کہ نیت سفر

احوط ہونا معلوم نہیں ان مضائقہ  
 کوئی ہو اور بقیہ روز میں  
 قبل ظہر کے افطار کرنا روزہ کا  
 صحیح ہے



رات سو کر بٹا ہوا اور اگر نیت نہ کیا ہو تو اس روز کے کو تمام کرے اور  
 قضا بھی کرے اور جو مرد یا عورت بہ سبب پرانہ سال کے یا جو عورت کے  
 سے بیکر صوم اوسکو کرنا چاہی اور اس طرح صاحبہ بن عیسیٰ عیسیٰ علیہ السلام  
 نہ ہوا ہو لیکن واجب ہے ہر ایک پر ان میں سے اختیاری کرنا عوض میں  
 ہر روزہ کے ایک مد طعام سے اور واجب نہیں ہے قضا مرد پر یا عورت پر  
 ویر پر سطلعاً آسان ہو قضا یا نہ لیکن صورت اول میں احوط ہے اور  
 اور یہ احتیاط ترک نہ ہوا اور صاحبہ عیسیٰ اگر صحت اور کس مرض سے  
 حاصل ہو قبل دوسرے رمضان کے قضا اور سب واجب ہوگی مالاطلاق  
 جائز ہے اوسکو پانی پینا بیہوشی کے اور اس طرح واجب ہے ترک  
 صوم حاملہ پر اگر وضع حمل نزدیک ہو اور خوف ہو اور کس ایسا بار  
 کا یا دونوں کا اور اس طرح واجب ہے افطار مرضیہ پر اگر دودھ  
 کم ہو اور خوف ہو مگر طفل کایا ہو سکی ہو کے یا پیاسے زمین کا اور  
 نصرت کرے گی زن مذکورہ ایک مد طعام عوض ہر روزہ کے  
 اور قضا بعد زوال صبر کے اور مرد مرضیہ سے عام ہے اس سے  
 نہ مان ہو یا آنا یا مسفت بلاتی ہو اور جب ممکن ہو واسطی مرضیہ  
 ساتھ بضع مزید کے طفل سے اپنی عوض اور کسی سے پلوامہ دودھ  
 افطار صوم نہیں کر سکتی ہے اور ملازم کہ نصف مال مرضیہ سے جو  
 نہ گریہ ہوگے روزہ رکھیں روزہ ان کا مطلق ہے باب دوم  
 بیان میں حقیقت روزہ کے چار اور اس باب کی تفصیل فصل اول  
 ابتداء وقت صوم طلوع صبح صادق سے پس واجب ہے ترک  
 روزا وقت مذکور سے دن امور کا جتنا ذکر آوے گا اور ترک کرنا

یعنی نیت نہ کرنا  
 و اگر نیت نہ کرے  
 و اگر نیت نہ کرے  
 و اگر نیت نہ کرے

مباشرت کا قبل صبح کو اس قدر چمن غسل سے فراغت قبل صبح کو ہو کر اور  
حکم مباشرت میں ہے استمنا اور آخر وقت اور سکا بنا برقوی واحوط بظرف  
ہونا محرم شرعیہ کا اور گزرنے جانا اور سکا بالاسریر فصل دوم کا نیت  
میں قہر نہ روزہ کا قریحہ الی اللہ اور عین کے لینا اور سکا اگر سینٹ ہو اور قصد کرنا  
ہو جو کایا اسجبا کا یا تصویر کرنا ان امور کا ضرور نہیں ہے اور روزہ (نقد معتبر کا مال  
ہے خواہ عمارت خواہ مہو اور اجارہ کر روزہ میں قصد نیت میت لازم ہے اور  
وقت نیت شب ہے پس اگر ترک کرے عداقت کو یہاں تک کہ صبح ہو چکا ہو روزہ  
میں نہیں ہے اور قضا واجب ہے نہ کفارہ اور اس طرح کا اصل ہے روزہ اور  
کا جب کاشب کو قصد یہ ہو کہ صبح کو روزہ نہ رکھوں گا اور بعد نیت صوم کے منظر  
انا علیین لا ناقبل صبح کر سبب بطلان نیت کا نہیں ہوتا ہے اور تجدید نیت  
ضروری نہیں ہے اور حال اضطرار میں وقت نیت ظہر تک باقی رہتا ہے مثل اس  
کہ شکوکیت کر یا پہل کیا ہو یا نہ معلوم ہو پہلی رمضان کے اور انداز اس کو اگر  
ظہر تک یا د آوی اور فوراً نیت کر لے تو وہ روزہ صحیح ہو جائیگا اور اگر فوراً بعد  
یا د آئے کہ نیت نہ کرے روزہ باطل ہو گا اور واجب غیر حسن میں مثل قصار رمضان  
اور نہ مطلق وغیرہ کو نہ الکت تجدید نیت کر سکتا ہے اگر سنائی صوم علم میں لایا  
اور سندوب میں جائز ہے نیت کرنا قریب غرض آفتابیت اگر بعد نیت کر چکے  
باقی رہے اور کافی نہیں ہر نیت روزہ رمضان کی قبل دخول رمضان کو اور  
جائز ہے اقل ماہ میں نیت پوری بھیجے روزہ نئی اور کتفا کر سکتا ہے اور سبب  
ہر شب نیت جدا جب یہی کر سکتا ہے اور یہی احوط ہے بلکہ یہی حیاط ترک نہیں  
اور ماہ رمضان میں روزہ غیر رمضان کا نہیں ہو سکتا نہ روزہ واجب مسکت  
نہ غیر میں نہ حاضر میں لکن اگر داخل مہینہ رمضان کا شکوک ہو مثل ایام

فصل دوم میں نیتیں

نیت کی نیتیں

نیت کی نیتیں



میں محفوظ نہ ہوا ہو اور جو نہ میں جمع کر کے نکلنے کا ترک احوط ہی اسطرح احوط ہی  
 نہ پہنچنا فضلاً اور طو بات کا سر طرف خلق کے اور آب دہن کا میر نہ سے  
 باہر لاکے نکلنا مبطل ہے اور ضرر نہیں ہے چوسنا انگوٹھ کا واسطی دفع شنگی کے  
 اور چبانہ طعام کا واسطی طفل کے یا دانت کا واسطی بہر مرغ اور کبوتر کے اور چلنا  
 نمک کا اور مانند اس کے جب تک عمدہ کوئی خبر خلق میں نہ جاوے اور احوط اور  
 مادی ترک انکا ہی ہے ضرورت کر اور اگر بدو اختیار اور تر جاوے روزہ باطل  
 نہ ہوگا اگرچہ عیث مونیہ میں ڈالا ہو لیکن احوط ترک اسکا ہی اور جائز ہی کلی کرنا  
 جس میں سی ہو لیکن شہدک کے لیے کلی نہ کرنا افضل ہے سوا وضو کے اور مکروہ ہے  
 تکرار کرنا اور مستحب ہے بعد طہی کرنے کے تین مرتبہ تہہ کنا اور اگر کھلی میں بانی  
 خلق میں اور تر جائے بقصد کے پس اگر وضو واجب ہو یا کلی وہ آویا  
 ازالہ نجاست کے ہی ہو روزہ باطل نہ ہوگا اور اگر وضو نافذ ہو یا کلی  
 عیث کی ہو یا شہدک کر لئے کی ہو تو فضا لازم ہوگی اور اسطرح اگر ناک سے  
 پانی خلق نہ پہنچے روزہ فاسد ہوگا علی الاقویٰ اور جائز ہے سوا اک کرنا  
 یہاں تک کہ چوب تر سے بلکہ طلقاً سنت ہی لیکن سواک کو مونیہ نہ کرنا اور  
 جب تک سواک کرتا رہے اور اگر سواک نہ کرے کہ برہمہ میں طواری  
 تو آب دہن کو نہ نکلی اور جائز نہ دوا کا اخلیل میں اگرچہ پیٹ میں پہنچے  
 اور اسطرح ڈالنا دوا کا رخم میں اسطرح کہ پیٹ میں پہنچے اور ناس لینا  
 اسطرح کہ خلق میں پہنچے اور مثل اس کے ابتدائے احوط ہی تفسیر کے جماع  
 کرنا یعنی داخل کرنا خشقہ کا قبل یا دہن میں عورت کر یا عیث میں عیث کا دہن  
 مرد کو کہ یہ مفہوم اور سو جب فضا اور کفہہ ہی فاعل اور مفعول دونوں پر اگرچہ مفعول  
 یہی مرد ہو انزال ہو یا نہ ہو اور اسطرح فرج حیوانات میں دخول مبطل صوم ہے

اجماع اختلاف روزہ میں مغرب نہیں ہے چھوٹے بہت کرنا خدا یا رسول یا امام کی  
 کہ مبطل روزہ اور جو جب قضا اور کفارہ ہو لیکن اوست میں مبطل ہے کہ جنب  
 جانتا ہو اور پہنچو سب کرے طرف خدا و رسول اور ائمہ معصومین کو اور اگر  
 اعتقاد دل و دماغ ہو نیکانہ رکھتا ہو اور نسبت کرے حالانکہ واقعہ میں نہ ہو  
 باطل ہو گا اور نہ قضا و کفارہ لازم ہو گا اور احوط اس کو کرنا واجب ہے  
 کا اور باقی انبیاء و اوصیاء کا اس حکم میں سابقہ علیہ طاعت کو ہے یا نہ ہو  
 ارتماس پانی میں کہ یہ بھی مبطل روزہ اور جو جب قضا اور کفارہ ہے اور مبطل  
 ہوتا ہے ارتماس اس طور سے کہ پانی میں غوطہ گناوے کی طرح اس طور سے کہ سر پانی  
 کے اندر ڈبو دے اگرچہ بدن یا بال سر کے باہر میں یا بر فرق میں ہو دیسالیں ہو کہ  
 خفاقیہ کے مثل کان یا ک غیر کے بند کرنے ہوں یا نہ درمیان روزہ و آب  
 اور سنت کو بطلان میں اور نہ درمیان اس کی کہ دفع تھا سر پانی کے اندر لیجئے  
 یا نہ ریجا مگر یہ ہر ایک جز کو ایک قیت پانی کے اندر ڈبوے اس طور سے کہ  
 تمام سر ایک قیت نہ ڈوبنے پاوے کہ اس صورت میں حرام روزہ مبطل ہے  
 اگر ارتماس بقصد غسل ہو غسل باطل ہو گا یہ سب احکام بقصد ارتماس کے  
 ہیں اور اگر سہوا ہو تو روزہ باطل نہ ہو گا مگر یہ کہ اندر پانی کے یاد آوے  
 فوراً سر باہر نہ نکالے کہ اس صورت میں بھی روزہ باطل ہو جاوے گا لیکن غسل نہ ہو  
 صورتوں میں صحیح ہو گا اور اگر ارتماس کرے سہوا آب غصبی میں نہ صحیح  
 ہو گا اور غسل باطل ہو گا اگر غصبت جانتا ہو چھوٹے پہنچا غیر کا حق میں  
 اور حداد کی خارجہ فقط داری کہ یہ بھی موجب قضا و کفارہ ہے خواہ عیال  
 ہو جبے انا یا حرام ہو غسل خاک کو اگر حوز حلق تک پہنچا و بااعت ہو ہو جائے  
 کا شکر اس کی کہ ہر ہوا سے تمام جہاں غیر اعدا ہوا اور خطہ سر نہ ہو

اگر تحقق کر دے مطہر چاہے اور اس پر بھی ہر موکہ غبار ہو بجا تو کچھ قیاح نہیں ہو اور شرط  
 نہیں ہے غلیظ ہو یا غبار کا بلکہ اشکافی ہے کہ مخصوص ہو تا ہو اور احوط اجتناب ہے  
 دھان اور بنا غلیظ سے بھی بلکہ خالی قوہ سے نہیں ترساتوں سے لڑنا اور یہ سب  
 قضایہ اگر نقد کرے اور اگر بے اختیار ہو تو کچھ ضرر نہیں ہے اور اگر ضرورت ہو تو  
 تے انہی کو کر دے بگاڑ نہ ہو گا لکن روزہ باطل ہو گا اور اس پر طرہ اگر کمانا یا پانی حلق  
 آتے آتے اور لبہ جاکو کھنہ نہیں ہے اور اگر موندہ نہ آجاء تو تھوک دیوی اور اگر  
 عیہ انگل جاکو نوقضا و کفارہ واجب ہو گا اہلویں استمناء یعنی نکاحا منی کا بی  
 جامع کر اور واجب ہو تا یہ سبب اسکی کفارہ اور نوقضا اور اس پر طرہ جو محل سبب ال  
 ہو عادتاً گو قصد انزال اسی نہ ہو اور اگر قصد انزال ہو کسی فعل سے لکن انزال نہ ہو  
 روزہ صحیح رہے لکن گنہگار ہو گا اور اگر دیکھنے سے انزال ہو اگر قصد انزال معلوم نہ ہو  
 یا عادت انزال کی اور منی نہ گشتا ہو موجب کفارہ ہو گا خواہ نظر طرف حلال کے  
 کرے یا حرام کے والا نوقضا احوط ہوگی اور کفارہ لازم نہ ہو گا اور یہی حکم ہے حیض کا  
 اور زنتی کا اور بقور جامع کا اگر عادت انزال ہو تو منی عمل لینا بد ضرورت کے  
 اور یہ حرام اور مطہر مومند موجب کفارہ ہے اور نہ سیادہ ہو تھوٹ کر ہے  
 و مومن عیہ اجنبی بنا صبح صادق تک خواہ نہایت اعتدال سے مونی ہو  
 باجماع وغیرہ سے ہر کیف جنب ہے ہاں عیہ حرام سے اور مطہر مومند اور مومند قضا  
 و کفارہ ہے اور یہ حکم روزہ رمضان را و سکی قضا میں ثابت کی اسکا لے  
 اور یہ ان دو کو اور روزہ میں جنسی مستحب احوط فساد ہے بلکہ خالی قوہ کر  
 نہیں ہے اور میں جنب رہنے کی ہے باقی رہنا جفیف و نفاس استعمالہ بر یعنی  
 عیہ غسل کرنا صبح تک لکن ظاہر اس وجہ قضا ہے فقط نہ کفارہ اور غسل نہیں  
 غلط صحت موم نہیں ہے اور منی جنب رہنے کے ہے عیہ نہایت بیکہ قصد غسل

اگر عیہ جنب رہے  
 اور منی نہ گشتا ہو

در کمال با برود و بگوید که قصد غسل کا و در کمال است و قضا و کفاره الله هم بگویند و در کمال است  
بگویند اگر بگوید که او در باره غسل کا و در کمال است و قضا و کفاره الله هم بگویند و در کمال است  
احوط بر او اگر کسی را برسد سو قضا و کفاره دو نوبت از هم بگویند اگر قصد غسل می باشد  
چون شخص غافل می باشد یا غسل قبل صبح که یا شب نوبه می باشد یا کفاره او بگذرد می باشد  
که قضا احوط اول وقت می باشد و در کمال است و در حالف و غیره غسل واجب تیمم او بر حوط  
می باشد که نوبت تیمم بجا آید اگر در وقت است یا مشکل بر مانی برین است مقام من بعد جنبین  
اول تیمم بجا آید و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
بر بوسه کوئی غسل بجا آید و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
سقط می شود کسی که در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
اراده که کوئی غسل بجا آید و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
ایستادن می باشد که اگر از او کسی می باشد که کوئی بجز حلق می باشد و در کمال است  
او سکونت اندر کند و اختیار بجا آید و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
ضرر نفس بجا آید بر مال برادران دینی برادر بختل او منکر کالایق او که حال  
نیست و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
نزد روزی او سکونت بجا آید و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
از کسی که در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
او سکونت بجا آید و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
کفاره ظاهر او اگر حال فقر و روزی بطل می باشد و در کمال است و در کمال است  
می باشد که خالی قوه می باشد و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
می باشد که خالی قوه می باشد و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
سویب می باشد که خالی قوه می باشد و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است  
سویب می باشد که خالی قوه می باشد و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است

در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است

در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است

در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است و در کمال است

بگویند

تحقیق کرد هیچ با و صفت قدرت که بر هر جائز و حرام یک یقین طلوع فجر گانه حاصل ہوگا اگر بعد معلوم ہو  
 صبح ہوگی حتی قضاء واجبگی نگذارد اگر ملاطفت او در شخص کی اورات کر یا فی ہونہ بر اطمینان  
 ہو جاوے قضاء ہوگی کہ غارہ لوہر اگر وقت تحقیق نہ رکھتا ہو اور بعد معلوم ہو کہ صبح ہی احتیاطاً  
 قضا کرے اور یہ حکم مخصوص ساتھ شہر رمضان اور واجب کہ دو سر کبانا اور دنیا اور شہر  
 اسکو اعتماد کر کے قول بر کسی دوسر شخص کے جو خبر و قضا شہر است اور او کو سوزندہ او کو صحت  
 کا ہو اور بعد معلوم ہو کہ صبح ہوگی حتی اگر علم حاصل ہو یا خود تحقیق کی قضا لازم ہوگی شہر اگر  
 کوئی شخص خبر دے کہ صبح ہوگی اور یہ گمان کرے کہ کبلا اسکا او کہ کبلا او از ان معلوم ہو چند و سکل  
 لازم ہوگی قضا نہ کفارہ بچت سوم حرام پر زورہ واجب کا اظہار قبل دال کے عادی  
 خواہ قضا یا رمضان ہو یا سوا اسکو اور کچھ وہی اظہار کرنا نیز دال کے غیر قضا رمضان  
 میں اور امنی حرام بر او لازم کفارہ بار اظہار کے اور اگر وقت ہو قضا کا حرام ہوگا اظہار  
 اگر کفارہ لازم ہوگا اگر اظہار کی قبل دال کے لوہر اگر موجب کفارہ کسکے دن ہی اگر  
 کمرہ موجب کفارہ عمل میں لاوا آخر یہی کہ کمر کفارہ دیکھو اور اگر خواہ رمضان میں اظہار کرے  
 بعد از ان معلوم ہو کہ سجدہ عید تہا کفارہ لازم ہوگا اور اگر کوئی شخص ایسی زدہ کی حرام کرے  
 اور وہ فلان روز سے ہونہ واجب بگین دو کفارہ شہر پر یا دماگر وہ اظہار کی شوہر کی  
 واجب ہوگا بایک بایک کفارہ بچت چہارم حایم بن عطاء ماہ رمضان کا او  
 وہ ای طبر بن میں ہو و کبنا جائد کا بس شخص خود دیکھو یا یقین اسکو ہو جو کہ روزہ  
 اوہ واجب ہوگا گو لوہر کوئی نہ دیکھو دوسر شعبان میں دن کو کہ نا اسکو شہر میں  
 روزہ واجب ہوگا بر چند جائد دکھائی دی اور اسبطر چہ عید معلوم ہوگا رمضان کے  
 عید میں دن کو کہ چہا سر غیر گوہی دو عادلونی انشور کبنا قضا بیان و صفت بیان  
 ہو جو لوہر گوہی دین و کبیر کی اور شوہر نہیں ہو قبول کن شہادت کا حکم حاکم غری ہو  
 ان قبول کن شہادت عادلین کی اگر حاکم شہادت نہ ہو یا دافعی مال کی ہو

بحث سوم از قضا و صحت  
 کتاب ماہ رمضان اور روزہ انھیں میں کفارہ کی واجب ہوتا ہے اور

واجب ہے کہ صحت کا اظہار

پھر یہ صحت کا اظہار  
 عمل کا اور ماہ رمضان میں اگر کسکے دن کو  
 ہوگا اور ماہ رمضان میں اگر کسکے دن کو



اردی ہو جو کچھ علی شیعہ یعنی میان کرنا ایک حکم الہی کا جو قول کے مطابق ہے  
 وہ کافی ہو تاہم یہی کا جو ذریعہ علم ہوا اس قسم میں ممکن نہ ہو کہ کچھ عبادت  
 سزا جو درود نہیں تھا کھوم کے فوت ہونا روزہ کا کوئی وجہ کہ نہیں ہوگی یا حالت عیسا  
 یا بیہوشی یا کفر میں اور کو قطعاً واجب ہوگی البتہ اگر قبل صبح صادق کا رشتہ  
 ہو اور مجھ تو اخذ ہوا ہے یہی میں میں جن کو اور کا فرمان مسلمان ہو بعد پر روزہ  
 نہ کہیں تھا اور یہ کہ اور اسید طرح واجب تھا یا ہم جنہیں انھیں کے روزوں کے  
 اسید طرح واجب تھا اور اس شخص پر جو روزہ مکنا پہل گیا ہو اور اس شخص  
 جس نے روزہ نہ کیا ہو کہ یا جائز شرط واجب کے بلوغ و عقل وغیرہ میں لفظ ایک شرط  
 میں کوئی چیز اور عاقل مقام رہنے کی ضرورت لانی گئی ہو مثل فدیہ کو اسلامی شیخ اور سنی  
 اور ذوالطمان وغیرہ سے اور تحقیق پر جو پہل گیا ہو مثل جنابت کرنا کرنا اور گدگد  
 کئی دن یا ماہ سبب اور اگر پہل گیا ہو حیض کو جس نے کو یا یکہ شب یا روزہ  
 واجب نہ ہوگی قضا اور اسید طرح واجب تھا نہ یہ یعنی جو بعد اسلام کو کا جو  
 خواہ کا فرمان ہو یعنی سنا راہ نہ ہو یا فکر ہو یعنی مسلمان خادہ ہو اور واجب ہے سنی  
 بہا و نہ اور فرق مسلمین پر جو حکوم کفر میں مثل خوارج و ملات کے مگر جو در نہ کی  
 پہل نہ یا نابراہینہ کے بطور غیر مسلم رکھ لیا اگر جتنا زیادہ شیعوں کو صبح میں قضا  
 اوکلی ہو اور جو قضا فرمائی نہیں ہو اور بر رکنا اوکا سخت ہے اور فریضہ  
 نہیں ہو خواہ یک سال گزرا ہو یا زیادہ لکن سخت ہے اور روزہ سخت ہے  
 اور سخت ہے جس کا ذمہ ہر روزہ واجب ہے مگر جو قادر نہ ہو واجب ہے کہ اس کو

卷之四

بن پس روزے میں بھی

五

三六九

ماہ جون ۱۳۱۲ء مطابق ماہ ذوالحجہ ۱۳۱۱ء بمقام خیر سرائے مشرق  
کراچی، امجدیہ پورہ خیر سرائے بمقام خیر سرائے مشرق

خط نامہ رسالہ سبک

عق				عق			
بجھیم	خط	۲	۳	صحیم	خط	۲	۳
پڑھنا	پڑھنا	۱۵	۱۶	جناب المولوی	جناب مولوی	۲	۲
چا	چا ہے	۱۱	۱۸	نخل	نخل	۳	۳
پارچوں میں لک	پارچوں ایک	۱۳	۴	خشفہ	خشفہ	۱۲	۵
نفرادی نہ	نفرادی	۲۱	۱۹	اٹھوین شرط یہ ہے کہ	اٹھوین شرط	۱۴	۸
اللہ	اللہ	۲۰	۲۰	کم ہونے مقدار کی ہوں	کم ہونے کی ہوں	۲	۹
اگر	اور اگر	۱۳	۷		ہو	۶	۷
نما پنجہ	تبا پنجہ	۷	۲۱	نر کہتا ہو	ہو	۱۰	۱۰
	دست	۱	۲۳	مالک کو کرایہ	مالک رایہ	۱۴	۷
اون	اول	۷	۲۴	انحصار دسی	انحصار اسی	۱۶	۷
جانورون	جانورون	۳	۲۷	اوسی جگہ	ایسی جگہ	۱۷	۹
الوہیت	الوہیت	۱۹	۲۸		اوس کی	۱۸	۱۰
	یسی	۴	۳۰	اشکال	اشکال	۲	۱۲
تحقق	تحقق	۱	۲۹	پہر کری	پہر کری	۱۰	۷
اشکال	اشکال	۱۹	۷	جب تک مشغول ہوں	جب تک ہوں	۲۰	۷
تغیر حسی	تغیر	۲۱	۳۲	احوط اور حکم	احوط حکم	۱۶	۱۳
متغیر	متغیر	۷	۷	اور اگر قبل	اور قبل	۱۵	۱۵
اصلی	اصل	۲	۳۳	پاک ہونا اور سکال	پاک ہونا اور	۱۸	۱۵
مزوج	مزوج	۱۶	۷		اور سکال اور	۱۹	۷
کی ہے جو	کی جو	۲۰	۷	دوسری	مطلب دوسرا	۵	۱۶
جتنی	جتنی	۲۱	۷	مطلب دوسرا	مطلب پانچواں	۱۰	۷
گر	سکال	۱۳	۳۴	مطلب تیسرا	مطلب چوتھا	۱	۱۷

مقن

مقن

فہرست	صفحہ	مقن	صفحہ	مقن	صفحہ	فہرست	صفحہ
۱	۳	مستزعات	۲۰	۱۲	۱۲	مستزعات	۱۲
۵	۵	نہ چکھ	۱۲	۱۲	۱۲	نہ چکھ	۱۲
۱۶	۱۶	چہنی	۱۲	۱۲	۱۲	چہنی	۱۲
۲۱	۲۱	کھیل	۱۴	۱۴	۱۴	کھیل	۱۴
۱	۳۶	کی شراط	۶۳	۶۳	۶۳	کی شراط	۶۳
۸	۳۸	کی جو	۶۳	۶۳	۶۳	کی جو	۶۳
۱۰	۴۰	کر داج	۶۵	۶۵	۶۵	کر داج	۶۵
۱۰	۴۰	ہیز اور حفر	۶۶	۶۶	۶۶	ہیز اور حفر	۶۶
۱۱	۴۱	ہوئے اور	۶۶	۶۶	۶۶	ہوئے اور	۶۶
۱	۴۹	اور وقت	۶۶	۶۶	۶۶	اور وقت	۶۶
۱۳	۴۱	جائز نہیں	۶۶	۶۶	۶۶	جائز نہیں	۶۶
۶	۴۱	چاندن	۶۶	۶۶	۶۶	چاندن	۶۶
۱۰	۴۱	نور	۶۶	۶۶	۶۶	نور	۶۶
۱	۴۱	اور کہاں	۶۶	۶۶	۶۶	اور کہاں	۶۶
۹	۴۱	گی لی	۶۶	۶۶	۶۶	گی لی	۶۶
۱۱	۴۳	باکر	۶۶	۶۶	۶۶	باکر	۶۶
۱۳	۴۵	ہوا دان	۶۶	۶۶	۶۶	ہوا دان	۶۶
۵	۴۵	نہی نماز	۶۶	۶۶	۶۶	نہی نماز	۶۶
۲۰	۴۹	تکبیر الاحرام	۶۶	۶۶	۶۶	تکبیر الاحرام	۶۶
۲۱	۵۰	کی نماز میں اور	۶۶	۶۶	۶۶	کی نماز میں اور	۶۶
۵۳	۵۳	۵۳	۶۶	۶۶	۶۶	۵۳	۶۶
۲۱	۵۳	کچھ ہو	۶۶	۶۶	۶۶	کچھ ہو	۶۶
۵۳	۵۳	۵۳	۶۶	۶۶	۶۶	۵۳	۶۶
۱	۵۳	عین ہے	۶۶	۶۶	۶۶	عین ہے	۶۶

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۳	۱۸	کی اجتناب	کو نکر اجتناب	۵	۱۳	حدود ہی	حدوسی
"	۱۹	یاد دہن ہو کر	یاد دہن ہو کر	۱۲	۱۴	تکرک حج	تکرک ہج
۸۴	۱۰	یاد دہن	یاد دہن	۹	۱۵	بہی اگر حق ہو	بہی اگر حق ہو
۸۵	۱	قباحت	قباحت			کا اون چیزوں میں	کا اون چیزوں میں
"	۱۹	حیف کا نفاس	حیف کا نفاس			جکا ذکر ہوا یا وقت	جکا ذکر ہوا یا وقت
۸۶	۱	ہوگا	ہوگا			ہوا اور وضو کرے تو	ہوا اور وضو کرے تو
"	۵	اور مکن	اور اگر مکن			بطل ہے ۱۲ غلط	بطل ہے ۱۲ غلط
"	"	و غیرہ کو	و غیرہ کو	۱۴	۱۶	اس صورت میں یا کسی	اس صورت میں یا کسی
"	۹	ہوگا اور اگر	ہوگا اور اگر			لوہر دیکھو	لوہر دیکھو
"	۱۳	پر عیال	پر عیال	۱۹	۱۷	مطلوبہ ہر قسمی	مطلوبہ ہر قسمی
۸۷	۸	افطار قبل	افطار نہ ابلکہ ہر صحن	"	۱۸	مطلوبہ خواہش	مطلوبہ خواہش
"	"	اور تدرہ سمین میں	اور تدرہ سمین میں	۲۰	۱۹	اس حال	اس حال
"	"	کندہ ہی دیا جوتا ہے	کندہ ہی دیا جوتا ہے	۲۸	۱۱	حج غلط	حج غلط
"	"	داجہ برسمین کا	داجہ برسمین کا	۳۸	۱۲	اول فضیلت	اول فضیلت
"	"	قبل	قبل	"	۲۰	سرخی کی	سرخی کی
"	۱۰	وقت	وقت	۴۱	۱۳	قوت ثابت نہیں	قوت ثابت نہیں
"	۱۱	دن	دن	۴۲	۱۰	"	"
"	"	بکر دینا واجب کا اور	بکر دینا واجب کا اور	"	۱۳	یعنی پر کر نہیں حکم	یعنی پر کر نہیں حکم
"	"	ماہ رمضان ایک دن	ماہ رمضان ایک دن	"	"	اوس کو تاہی کی	اوس کو تاہی کی
"	"	کی حالت عقل اسلام	کی حالت عقل اسلام	۴۳	۱۹	بہ اعتبار سے	بہ اعتبار سے
"	"	پہلے میں جو	پہلے میں جو	۵۳	۵۳	۱۲ غلط	۱۲ غلط
"	"	تہنہ کے نہیں	تہنہ کے نہیں	"	"	۱۲ غلط	۱۲ غلط
"	۲۱	شیر علی طبع	شیر علی طبع	۵۴	۱	محنت نما	محنت نما
"	آخر					سے نہیں	سے نہیں

# حاج

نمبر	سر	خط	مجموع
۹۸	۱۹	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۹۹	۱۱	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۰۰	۱۹	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۰۱	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۰۲	۷۱	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۰۳	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۰۴	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۰۵	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۰۶	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۰۷	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۰۸	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۰۹	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۱۰	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۱۱	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۱۲	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۱۳	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۱۴	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۱۵	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۱۶	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۱۷	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۱۸	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۱۹	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک
۱۲۰	۰	۰	یہاں حیدر آباد کے نزدیک

## تہ

نقد راسخان مقابل  
 میں وقت کی گئی  
 کلاما قیاس





